2608/3

رسالہ چہل جواب تاریخی



یعنے

اسمین چالیس سوال تاریخی کا جواب ہے اور یہ سوالات اور چالات متفرق کوائف بعض ممالک اور بعض بعض حکمران

راجستان اور حدود ملک گیری نوشیروان اور اثر شاعت علوم اہل اسلام وغیرہ کے شامل ہین

 جو

صاحبزادہ عبید اللہ خانصاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے پاس کہین سے آئے تھے اور ریاست مذکور کے

اکثر عالی دماغ حضرات نے اوسکے جوابات لکھنے مین بہت طبع آزمائی کی ہے مگر تاہم

حسب تحریک بعض احباب کے

منشی دیبی پرشاد صاحب خلف منشی چھٹن لال صاحب متخلص بہ بحجت قوم کایستہ سکسینہ متوطن قدیم نخویل

حویلیا بستی شہر ٹونک نے کتب تواریخ معتبرہ سے بعرق ریزی تمام استخراج کر کے بحسن لطافت تصنیف کیا

ماہ جنوری ۱۸۸۸ع

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین مقام لکھنو طبع ہوا

فہرست رسالہ جمیل جواب تاریخی

خلاصہ مطالب	صفحہ	خلاصہ مطالب	صفحہ
دیباچہ —	۲	سیواجی مرہٹہ کی حسب و نسب و سوانح عمری کا بیان	۴۴
فہرست سوالات —	۳	سمراس بیگم کی حکومت کا بیان —	۵۸
آغاز کتاب —	۷	چین کی عجیب چیز کا بیان —	〃
جوناگڈھ کی وجہ تسمیہ کا بیان —	〃	روس کے عجائبات کا بیان —	۵۹
ٹھاٹھک کون قوم تھی	۸	ہندوستان کی عمدہ عمارات کا بیان —	〃
وجہ تسمیہ ٹونک —	〃	بادشاہان فارس کی حکومت کا بیان دنیا مین	〃
بیسلدیو چوہان والی اجمیر کے فتوحات راجگان	۹	راجپوت کس کس چیز کی زیادہ عزت کرتے تھے	۶۰
گجرات و میواڑ پر —		مامون رشید کی چتور پر حملہ کرنیکی تحقیق —	۶۲
فیروز شاہ کی لاٹ واقع دہلی کی ہندی کتبہ کا بیان	〃	قوم جہالا کا بیان —	〃
سلیمان بن داؤد اور سکندر کی حالات کا انتخاب	۱۰	ملک یورپ کا مسلمانوں کی چڑھائی سے محفوظ رہنا	۶۳
نوشیروان کے ملک گیری کے حدود —	۲۳	ران کچھان کا بیان —	〃
کیخسرو نے کیا کیا کام کیے —	〃	قوم موری کا بیان —	〃
پٹھان بنی اسرائیل ہین یا نہین —	۲۷	ہند کو مسلمانون کے آنے سے کیا فائدہ ہوا	۶۴
ہرپاسنگھ کون تھا —	۲۸	قوم سیسودیا کا نیپال پر قابض ہونا —	۶۵
ہارون رشید کے وقت مین ہندوستان کا	۲۹	بخت نصر کا خواب مع اوسکی تعبیر اور ثبوت کے	۶۷
کون بید گیا تھا —		وجہ تسمیہ ہند —	۶۸
مامون رشید کے عہد مین سنسکرت کی کون کتاب کا	〃	ایجاد قطب نما —	۷۰
ترجمہ ہوا —		رانا سانگا اور پرتاب کا مختصر احوال —	۷۱
لکرگس کے قانون کا بیان —	۳۲	عالمگیر کی قلمرو کی عرض و طول کا بیان —	۸۹
طوفان نوح مین کسقدر آدمی غرق ہوئی تھی	۳۷	دنیا مین بہادر شخص کون گذرا ہے —	〃
واٹرلو کی لڑائی کس سنہ مین ہوئی تھی اوسکا ثبوت	۳۹	روم کے قدیم بادشاہ آگشس کو کس راجہ نے	۹۲
دنیا مین اول کون کون قوم عقلمند مشہور تھی	۴۰	نامہ شوقیہ لکھا تھا —	
مسلمانون کے علوم کی اشاعت کا اثر —	〃	مصر روم مین کب سے شامل ہوا اور کلیوپٹرہ کون تھی	۹۳
یونانیون کے حصول علم کا بیان —	۴۱	تتمہ نمبر ۱۱ — بابت سوال ۱۳ — شمار غرقیان	۹۵
پارلیمنٹ کی رسم کہان سے نکلی —	۴۳	طوفان نوح علیہ السلام —	

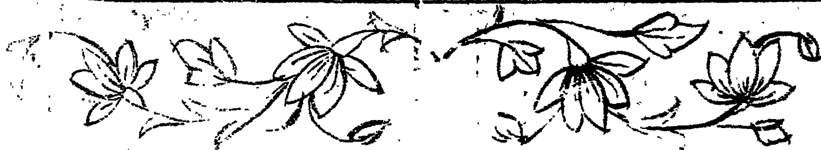
اشتہار

ذیل سطور مین مطبع کے ذخیرہ کتب فن تاریخ سے ایسی درج کیجاتے ہین کہ ہمارے قدردان ایک کتاب کی خریداری سے اور اور کتب بھی جو اس فن کی کتب خانہ مین فروخت کے لیے موجود ہین اوس سے آگاہ ہوکر توجہ فرماوینگے۔ ۲۔ عام قیمت مجوزہ کارخانہ کتاب کے مقابل مین لکھی گئی ہے خرید تاجرانہ در کمین شرایط سے تخفیف قیمت مقررہ مین مطبع سے ہوسکتی ہے مطبع کے نام خط کتابت فرمانے سے قدردانون کو فہرست مطول جسمین ہر قسم کی کتابین موجود ہین بفور ورود درخواست وارسال ٹکٹ ار محصول فہرست مطول ارسال ہوسکتی ہے۔ و شرایط تخفیف قیمت اوس فہرست سے معلوم ہونگی ❦

کتب تاریخ زبان اردو

نواے غریب	۱ر	تاریخ عہدنامجات واقرارنامجات وعطاے سند	۱۲ر
اقوام الہند	۱۲ر	تاریخ جدولیہ	۱۲ر
تاریخ چین	۱۲ر	تاریخ نیپولین بوناپارٹ	۱۲ر
تذکرۃ الکاملین	۸ر	سفرنامہ جناب فورسایتھ صاحب	۸ر
عجایبات روزگار	۸ر	قصص الانبیا اردو مولفہ محمد طاہر	۵ر

قصص الانبیا مطبوعہ شعلہ طور	۷ر	تاریخ انگلستان	۷ر
تاریخ بغاوت ہند مسمی بہ محاربہ عظیم	۱۲ر	وقایع نگار انگلستان	۸ر
وقایع کیب	۳ر	مراۃ السلاطین	۹ر
تاریخ حبیب الله	۸ر	ترجمہ مغازی الرسول	۱۲ر
حیات افغانی	لاعہ	فتوح الشام	۸ر
گلدستہ فتوح	۶	فتوحات عجم	۱۲ر
تاریخ پنجاب	۵ر	مجموعہ ترجمہ اردو فتوحات	لاعہ
سیر سیاح	۲؍ر	واقدی	
تاریخ ستارہ ہند	۳؍ر	ترجمہ منتخب لتواریخ	
ریاض الامرا	۲ر	طلسم ہند	
الفیاً کاغذ خفائی	۱۰ر	ترجمہ راجستان ٹاڈ	
تاریخ گورکھہ پور	۲ر	آثار الصنادید	
تاریخ مسعودی	۶ پائی	تزک جہانگیری	
تاریخ تجارت روس	۱۰ر	انیس السیاحین	۴ر
کارنامہ سکندری	۸ر	تاریخ گلشن پنجاب	۳ر



بعون صناع مکین و مکاں و فضل خالق زمین و آسمان



مطبع نامی گرامی منشی نولکشور میں طبع ہوئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خالق کائنات و رازق مخلوقات کے ضعیف العباد بندہ دیبی پرشاد خلف منشی نتھن لال بہجت تخلص شائقین علم تواریخ کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ ان دنون مین کہین[1] سے اکتالیس سوال تاریخی صاحبزادہ عبید اللہ خان صاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے پاس بطلب جواب آئے تھے ہر چند کہ اس ریاست کے اکثر عالی دماغ شخصون نے طبع آزمائی کرکے اونکے جواب لکھے اور شاید کہ کوئی سوال باقی نہین چھوڑا مگر تاہم اس ہیچمدان کو بعض بعض عنایت فرماؤن کے اصرار سے جو اوسکے حق مین تاریخ دانی کا گمان رکھتے ہین اونکی طرف متوجہ ہونا پڑا اور ہر سوال کا منشا اپنی فہم ناقص کے موافق سمجھ کر اوسکا جواب کتب معتبرہ کی رو سے لکھا اور اونکی خدمت مین پیش کیا +

[1] اس بارے مین کہ یہ سوال کہان سے آئے ہین بڑا اختلاف ہے کوئی تو کہتا ہے دہلی سے آئے ہین کسیکا قول ہے کہ انجمن شاہجہانپور نے بھیجے ہین کوئی کوئی انجمن اجودھیا اور بنارس کا نام لیتے ہین اور [illegible] کا نام مینے بصراحت کیون نہین لکھا میری نارسائی اور بحالت ناپرسان ہونے مین داخل ہے +

ان سوالون مین دو سوال ایسے تھے کہ اونکا منشا ایک ہی معلوم ہوا اسلیے دونون کا جواب ایکجا لکھا گیا اسوجہ سے اکتالیس سوال کے چالیس جواب ہوے اور اس مختصر رسالہ کا نام چہل جواب رکھا بزرگون سے امید ہے کہ املا اور انشا کی غلطیون کو بخیال بے استعدادی مؤلف کے درست فرما وین —

وہ سوال یہ ہین

جونا گڈھ[1] کی وجہ تسمیہ کیا ہے — ٹانک[2] کون قوم تھی — بسیلدیو[3] چوہان والی اجمیر نے جو گجرات اور میواڑ کے راجاؤن پر فتح پائی تھی اسکا کچھ ثبوت بھی ہے — فیروز[4] شاہ کی لاٹ واقع دہلی پر جو ہندی کتبہ ہے اوسکا مطلب کیا ہے — ٹونک[5] کی وجہ تسمیہ کیا ہے سلیمان[6] بن داؤد اور سکندر کے سچے سچے حالات سے ایک دلچسپ انتخاب لکھو — نوشیروان[7] نے کہان سے کہان تک ملک گیری کی تھی — کیخسرو[8] نے کیا کیا کام کیے پٹھان[9] بنی اسرائیل ہین یا نہین — ہرپال[10] سنکھلا کون تھا — ہارون[11] رشید کے وقت مین ہندوستان کا کون بید گیا تھا — مامون[12] رشید کے عہد مین سنسکرت کی کون کون کتابون کا عربی ترجمہ ہوا — لکرگس[13] کے قانون کیسے تھے — نوح[14] کے طوفان مین کسقدر آدمی غرقاب ہوے — واٹرلو[15] کی لڑائی قبل از سنہ مسیح ہوئی تھی یا بعد اور اوسکا ثبوت کیا ہے — دنیا[16] مین اول اول کون کون قوم عقلمند مشہور تھی — مسلمانون[17] کے علوم نے کہان سے کہان تک اثر پیدا کیا — یونانیون[18] نے علم کہان سے حاصل کیا تھا — پارلیمنٹ[19] کی رسم کہان سے نکلی ہے — سیواجی[20] مرہٹہ کا سوانح عمری در حسب نسب بیان کرو — سمرالیس[21] بیگم جو حسب بیان انگریزون کے سب سے پہلے ہند پر حملہ آور ہوئی تھی کس ملک مین حکومت کرتی تھی — چین[22] مین عجیب چیز کیا ہے —

روس[23] کی عجائبات بیان کرو۔ ہندوستان[24] مین کون کون عمارتین عمدہ ہین۔ یہ سچ ہے[25] کہ فارس کے بادشاہون نے تمام دنیا مین فرمانروائی کی تہی۔ راجپوت[26] کس کس چیز کی زیادہ عزت کرتے ہین۔ یہ کیونکر تحقیق ہوا[27] کہ ماموں رشید نے چیتور پر حملہ کیا تہا[28] جہالا کون قوم ہے۔ یورپ[29] کا ملک مسلمانون کی چڑہائیون سے کیونکر محفوظ رہا۔ راڑن[30] کنہان کسکو کہتے ہین۔ قوم[31] موری راجپوتون مین داخل ہے کہ نہین۔ ہندکو مسلمانون[32] کے آنے سے کیا فائدہ ہوا۔ قوم[33] سیسودیا نیپال مین کیسے قابض ہوئی۔ بخت[34] نصر کا خواب اور اوسکی تعبیر مع ثبوت کے بیان کرو۔ ہندکی وجہ[35] تسمیہ کیا ہے قطب[36] نما کسنے ایجاد کیا۔ رانا[37] سانگا اور رانا پرتاپ کا مختصر احوال لکہو۔ عالمگیر[38] کی قلمرو کا عرض طول بیان کرو۔ دنیا[39] مین بہادر شخص کون ہوگذرا ہے۔ روم[40] کے قدیم بادشاہ آگسٹس کو ہند کے کس راجہ نے شوقیہ خط لکہا تہا۔ مصر کب[41] سے روم مین شامل ہے اور کلیوپٹرہ کون تہا۔

سوال کرنے والے نے اگرچہ ایسے ایسے متفرق سوال کیے ہین کہ جنکے جواب لکہنے کو تمام دنیا کی تاریخون کی معلومات مطلوب ہے لیکن توبہی بعض بعض سوال ایسے عجیب ہین کہ ویسے سائل کی عالی دماغی اور اوسکے مذاق کی عمدگی بخوبی پائی جاتی ہے بعض بعض سوالون کے مضمون اوسکی تاریخی معلومات اور سوال کرنے کی لیاقت کوبہی ظاہر کرتے ہین اور یہ سب سوال باعتبار مناسبت کے جو ایک کو دوسرے سے ہے اسطرح بترتیب وار ہوسکتے ہین۔

متعلق تواریخ راجپوت۔ ۱۳۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۱۰۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۳

متعلق تواریخ بنی اسرائیل۔ ۱۔ جہتی[37] سوال[14] کا پہلا حصہ۔ ۹۔ ....

متعلق تواریخ عباسیون کے ۳ - ۱۱ - ۱۲ - ۲۷ ....
متعلق تواریخ یونانیون کے ۳ چنیزسوال کا پچھلا حصہ - ۱۳ - ۱۸ - ۱۹ ....
متعلق تواریخ تمام مسلمانون کے ۱ - ۱۷ ....
متعلق تواریخ بابل کے - ۲۱ - ۳۴ ....
متعلق تواریخ چین - ۱ - ۲۲ ....
متعلق تواریخ روس - ۱ - ۲۳ ....
متعلق تواریخ ہندوستان - ۴ - ۱ - ۲۴ - ۳۵ - ۴۰ ....
متعلق تواریخ فارس - ۳ - ۷ - ۸ - ۲۵ ....
متعلق تواریخ فرانس ۲ - ۱۵ - ۲۹ ....
متعلق تواریخ سلاطین تیموریہ ۱ - ۳۰ ....
متعلق تواریخ روم قدیم - ۱ - ۴۰ ....
متعلق تواریخ مصر - ۱ - ۴۱ ....
متعلق تواریخ مرہٹہ - ۱ - ۲۰ ....
سوال طبع آزمائی یا امتحان معلومات کے ۶ - ۱۴ - ۱۶ - ۲۷ - ۳۴ - ۳۶ - ۳۹ ....

نوان سوال پٹھانون کی تواریخ سے بھی علاقہ رکھتا ہے جیسے ستائیسوان سوال عباسیون اور راجپوتون کی تواریخ سے متعلق ہے علی ہذا القیاس -

مین یہ نہین کہہ سکتا کہ مینے ان سوالون کے جواب اور مضمون کی بہ نسبت انکو کھے یا اچھے لکھے کیونکہ تاریخی جواب کوئی خیالی مضمون یا مشاعرہ کی طرح نہین ہے جو ہر ایک کی بندش مین نئے طرز سے آوے ہان یہ ضرور ہے کہ ہر ایک کا مذاق بطرز خاص ہوتا ہی

دوسری تواریخون مین بھی تھوڑا کچھہ نہ کچھہ اختلاف رہتا ہی ہے اس سے البتہ ایکدوسرے
کی تحریر کسیقدر بیش وکم یا کبھی کچھہ مختلف ہو سکتی ہے معہذا مورخ کو چند باتون کا عادی
ہونا فرض ہے۔ اول یہ کہ جس ملک یا قوم کی تاریخ کی طرف متوجہ ہو تو سب سے پہلی اوسکے
زمانہ کو تحقیق کرے اور تقلید کو چھوڑ دے کیونکہ قدیم حالات اکثر بے تحقیق لکھے گئے ہین
جیسے بعض مورخ کیخسرو کے غار مین چھپنے کو سلیمان کے خوف سے بیان کرتے ہین
حالانکہ سلیمان کیخسرو سے چارسو برس پیشتر مرچکا تھا اسی طرح فرشتہ اردشیر ایرانی کو بیت
بکرماجیت کا ہمعصر بیان کرتا ہے اور یہ سراسر غلط ہے کیونکہ اردشیر ۲۲۶ء مین والی ایران
ہوا تھا اور اوسوقت بکرماجیت کے سمت سے دوسو تراسی برس گذر چکے تھے۔
دوسرے علم جغرافیہ کی رو سے سلطنتون کے عرض طول اور مقامات بود و باش اصناف
مخلوقات کو تحقیق و تصدیق کرنا کیونکہ بغیر اسکے بادشاہون کے جاہ وجلال اور ہر ایک
قوم کے طور طریق خو خصلت معلوم نہین ہوسکتی جغرافیہ تاریخ کا رکن اعظم ہے عالم جغرافیہ
مورخون کی غلطیونکی تمیز کرسکتا ہے جیسے راجہ کندن لال بہادر اپنی کتاب مین لکھتے ہین
کہ مینے تاریخ چین کے حال مین دیکھا ہے کہ اونمین سے ایک نے چین پر لشکرکشی کی
اور تاریخ شام مین لکھا ہے کہ ہند سے ایک بڑا لشکر وہان پہونچا اور جہاز و مرکب وغیرہ کا
کچھہ ذکر نہین ہے پس عالم جغرافیہ ہرگز یقین نہ کریگا کہ یہ خبرین صحیح ہون *
ایسے ہی محمود غزنوی کی نوین مہم مین کوچون کی تعداد بہت خراب بیان کی گئی ہے جیسا
فرشتہ لکھتا ہی کہ پنجاب سے پہلے وہ قنوج مین گیا اور وہانسے میرٹھہ آیا اور میرٹھہ سے متھرا کو گیا **

* منتخب تنقیح الاخبار صفحہ ۲۔
** تواریخ فرشتہ جلد اول مقالہ اول۔

تیسرے مختلف روایتون مین ذہن اور قرائن سے غور کرکے سچ کو جھوٹ سے جدا کر لینا
چوتھے تعصب مذہب کو تواریخ نویسی مین دخل دینا اور بڑے بھلے آدمیون کے نامون
کے ساتھہ تعریف اور ہجو کے الفاظ ادا نہ کرنا۔
پانچوین جو حال کسی کتاب سے لینا یا انتخاب کرنا تو ذیل مین اوسکا حوالہ لکھدینا کہ یہ بات
مورخ کی صداقت پر دلالت کرتی ہے۔
پہلے میرا یہ بھی ارادہ ہوا تھا کہ ان سوالون کے مختصر مختصر جواب لکھکر ذیل مین اون کتابون
کے حوالے لکھدون جن سے مفصل حال معلوم ہوسکتا ہے مگر پھر اوسمین عمدہ کارروائی
اور حصول مطلب سائل نہ دیکھکر ناچار درگذر کی ہرچند کہ انگریزی مورخ بخوف اطناب ایسا ہی
کرتے ہین اور اونکی تصنیفات مین صدہا جگہ اس قسم کے حوالہ ہوتے ہین مثلاً دیکھو فلان
صاحب کی کتاب۔ اور فلان سوسئیٹی کا فلان رسالہ اور فلان تاریخ کا ترجمہ۔ اسمین یہ نقص
ہے کہ جسکے پاس کتب مصرحہ ہونگی وہ تو اونکی تصنیفات سے بخوبی حظ اوٹھائے گا اور جسکے
پاس نہ ہونگی وہ کوچۂ مطلب سے نابلد رہے گا اور اون کتابون کا منتظر بھی۔
اب مین اس تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ خداوند تعالی ہر مورخ کو قوت بیان اور قوت
حافظہ عطا کرے کہ علم تاریخ مین صرف دو چیز یعنی واقفیت کامل اور حافظہ کی درستی کارآمد
ہوتی ہین۔

آغاز کتاب

سوال

جونا گڈہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

جواب

یہ قلعہ معلوم نہین کہ کسنے بنایا تہا اور کون لوگ یہان رہتے تھے کیونکہ جب ایک لکڑی کاٹنے والے نے اوسکی دیوار جہاڑیون مین دیکھکر بن تھلی کے راجہ کو اطلاع دی اور اوسنے جہاڑی کٹوانے کے بعد اس قلعہ کو دیکھا تو بہت متعجب ہوا کیونکہ یہان سے بن تھلی تک صرف پانچ کوس کا فاصلہ تہا اور باوجود اس قرب کے کوئی بھی اوس سے واقف نہ تہا یہان تک کہ بڑے بڑے مورخ اور معمر آدمی اوسکا احوال نہین بتا سکے تب راجہ نے اوسکا جونا گڈہ نام رکھا یعنی پرانا قلعہ - اور بن تھلی چہوڑکر اوسمین بود وباش اختیار کی پس رفتہ رفتہ جوناگڈہ سورت کا صدر مقام ہوگیا - پہلے سولنکھی راجون کے پاس تہا جنکو منڈلیک کہتے تھے پہر گجرات مسلمان بادشاہون کے قبضہ مین آیا اور اب بابی افغانون کے پاس ہے -

سوال ۴ - ٹانک کون قوم تہی سوال ۵ - ٹونک کی وجہ تسمیہ کیا ہے -

جواب ۴ - قوم ٹانک قدیم راجپوتون مین داخل ہے وہ بروقت حملہ سکندر کے سندہ ندی کے کنارون پر آباد تہی بعد جیسلمیر کے بہاٹیون نے زابلستان سے آکر اوسکو وہان سے خارج کی تب وہ اسیر مین جاکر آباد ہوئی جب کھمان راول کے وقت مین چیتوڑ کی حفاظت کو ۳۶ قوم کے راجپوت جمع ہوئے تھے تو ٹانک لوگ بھی اسیر سے آئے تھے چند کبیشر نے پرتھی راج کی جہات مین اس قوم کی بہادریون کا ذکر بہت کچہ لکھا ہے اور یہ اوسوقت پرتھی راج کے نشان بردار تھے شہر ٹونک بھی انہین کا بسایا ہوا ہے چونکہ اب یہ قوم بالکل معدوم ہوگئی ہے اسیلئے ٹونک کی وجہ تسمیہ مین نئی نئی روائتین وضع کی گئی ہین -

وجرات سکندری ۔ اکبرنامہ ۔ تاریخ راجستان -

سوال ۳

بیسلدیو چوہان والی اجمیر نے جو گجرات اور میواڑ کے راجاؤن پر فتح پائی تھی اسکا کچھ ثبوت بھی ہے۔

جواب ۳

گجرات کی فتح کا ثبوت تو یہ ہے کہ جب بالک راج سولنکھی والی گجرات بیسلدیو سے ہارا تو اوسنے ایک نوجوان عورت مع چند کرور روپیہ کے اوسکے پاس بھیجی بیسلدیو نے عورت تو رکھ لی اور روپیہ واپس کر کے سولنکھی راجہ کو حکم دیا کہ جہان ہمنے فتح پائی ہے وہان ان روپیون کے صرف سے ایک شہر آباد کرو چنانچہ اوسنے اس موقع پر بھیل نگر نامی ایک شہر آباد کیا جو اب بھی گجرات کے شمالی حصہ مین موجود ہے ++ اسی طرح بیسلدیو نے میواڑ کو فتح کر کے ایک ستون اوسکی یادگاری کا بمقام مریانڈل قائم کیا تھا مگر تھوڑا عرصہ ہوا کہ اہل میواڑ نے اوسکو اوکھاڑ ڈالا ‡

سوال ۴

فیروز شاہ کی لاٹ واقع دہلی کے اوپر جو ہندی کتبہ ہے اوسکا مطلب کیا ہے۔

جواب ۴

اس کتبہ مین بیسلدیو اور پرتھی راج چوہان کے مسلمانون پر فتح پانے کا ذکر ہے اور لفظی ترجمہ اوسکا سر ولیم جونس اور مسٹر کالبروک اور کرنیل ولفورڈ کی تصنیفات مین درج ہے ‡

++ نبس بھاسکر۔ ٹاڈ راجستان ۔ ‡ ٹاڈ راجستان ۔

‡ ٹاڈ راجستان جلد دوم

سوال ۹

سلیمان بن داؤد اور سکندر کے سچے سچے حالات سے ایک دلچسپ انتخاب لکھو۔

جواب

اگرچہ ان دونون نامی بادشاہون کے حالات کو عرب کے مورخون نے بڑی شرح وبسط کے ساتھہ لکھا ہے اور اون مین عجیب وغریب روایتین داخل کی ہین مگر سچ پوچھو تو ان بادشاہون کے سچے سچے حالات وہی ہین جو اسرائیلی اور یونانی مورخون نے لکھے ہین کیونکہ وہ اون کے ہموطن اور ہمقوم تھے دوسری دلیل یہ ہے کہ جیسے دیسی مورخ اپنے ممالک کے جزوی اور کلی واقعات سے واقف ہوتے ہین ویسے غیر ملک والے واقف نہین ہوتے اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہندوستان کی تواریخ سے جیسے صاحبان انگریز واقف ہین ویسے ہندو لوگ واقف نہین حالانکہ وہ خاص باشندے یہان کے ہین تو اوسکا جواب یہ ہے کہ ہندوون کو تواریخ کا اسقدر شوق نہین ہے اگر کچھہ بھی توجہ کرین تو اون سے زیادہ واقفیت حاصل کر سکتے ہین کیونکہ انہون نے جو کچہ حاصل کیا ہے اوسکے ذریعہ اور سامان اونکو یہین سے ملے تھے۔

پس اس صورت مین ہم ایشیائی مورخون سے قطع نظر کرکے سلیمان اور سکندر کے حالات کو اون کے ہموطن مورخون کی تحریرات سے منتخب کرتے ہین۔

سلیمان بن داؤد کا احوال

بنی اسرائیل کی تواریخ سے مترشح ہوتا ہے کہ سلیمان اس خاندان کا تیسرا بادشاہ تہا اوسکے

باپ داؤد کو نے جو سنہ عیسوی سے ایکہزار پچپن برس پہلے ساول طالوت * بادشاہ اول
کا جانشین ہوا تھا شہر اور سلیم کو دشمنون سے چہوڑا کر بزور شمشیر ایک بڑی سلطنت پیدا کرلی
تھی اور اوسکا ایسا انتظام کیا تھا کہ فتنہ و فساد کا نام کو بھی نشان باقی نہ رہا تھا سلیمان
سنہ عیسوی سے ایکہزار سولہ برس پہلے ایسی عمدہ بادشاہت کا وارث ہوکر علم اور ہنر کی
ترقی مین مشغول ہوا اور فرصت وقت کو غنیمت سمجھکر ہیرام صور کے بادشاہ سے
موافقت کی اور اوسکی رعیت سے تجارت کی حکمت سیکھی اور اہل فنیس کی دیکھا دیکھی
ممالک شرقی مین تجارت کا ارادہ کرکے ایلات اور ادیو انجیر مین آیا اور اپنے دوست
ہیرام صور کے بادشاہ سے چند ملاحون کو طلب کرکے ان دونون شہرون مین بسائے
اور اون سے ایک حلقہ جہازون کا تیار کروایا اور جہازون مین عرب ہند اور افریقہ
کے سفر کے لیے سوداگری اسباب بھرے پس فنیس * کے ملاحون نے اوسکو بحیرہ
قلزم کی راہ سے عرب اور افریقہ مین پہونچایا اور ملک زنگبار مین اکثر اجناس کا مبادلہ
کروایا چنانچہ اس پہلے ہی سفر مین سلیمان کو اسقدر زرسرخ حاصل ہوا کہ جسکے ۳۲ کرور بہ
لاکھہ روپیہ ہوتے ہین اور اوسنے اسی طرح اون دونون شہرون کے واسطے سے

* ساول طالوت سے پہلے بنی اسرائیل کا کوئی بادشاہ نہ تھا یہ لوگ خدا کو اپنا بادشاہ سمجھکر اپنے قاضیون
کی حکومت مین رہتے تھے۔

* اب یہ ملک بنام پونیقا سلطنت روم مین شامل ہو گئے ہین کہ سب سے اول فن جہاز رانی کو اس ملک کی
لوگون نے جو کنعانی تھے ایجاد کیا تھا اور وہ اوسکی بدولت رود نیل اور بحر قلزم کی راہ سے ہند عرب اور
افریقہ مین جاتے اور وہان کی چیزون کو فنیس مین لا کر یہان سے چار دانگ طرف روانہ کرتے اونکو اس قسم کی
تجارت سے ایسا فائدہ ہوا تھا کہ دولت اور مالداری مین شہرہ آفاق ہو گئے تھے۔

افریقہ عرب فارس اور ہند کی ہر طرح کی چیزین اور عیش و عشرت کے سامانون کو اورشلیم مین جمع کیے اور اسقدر دولت بہم پہونچائی کہ چاندی ٹھیکرے اور پتھر سے بھی زیادہ بقدر ہوگئی تھی پھر اوسنے حیرام صور کے بادشاہ کے وسیلہ سے کوہ لبنان کے صنوبر کی لکڑیان جو بہت مضبوط اور پاکیزہ ہوتی ہین اور بہت سے کاریگر بہم پہونچا کر عبادت کے لیے ایک ایسی ہیکل تیار کروائی جسکے عمارت دنیا کی تمام عمارتون کی بہ نسبت عمدہ اور شاندار تھی اور اوسکی تعمیر اور آراستگی مین بہت سا چاندی سونا صرف ہوا تھا + +

بعدہ سلیمان نے مصر کے بادشاہ فرعون کی دختر سے شادی کی اور ایسی شہرت و ناموری پائی کہ ویسی کسی نے نہ پائی تھی کیونکہ وہ جیسا دولتمندی مین سارے بادشاہون سے زیادہ تھا ویسا ہی فہم و فراست مین سب سے بالاتر تھا اور اوسکے دولتخانہ کی حشمت بیان سے باہر تھی مگر آخر اوسکی نیکنامی بدنامی کے ساتھ مبدل ہوگئی کسلیے کہ دنیا کا یہ دستور ہے کہ جب انسان اقبالمند زیادہ ہوتا ہے تو اوسکا دل بگڑ جاتا ہے چنانچہ سلیمان نے خدا کو بھولکر کئی عورتین محلمین داخل کین اور بعض بعض غیر کفو عورتون کے خوش کرنے کو جو اونمین تھین بت پرستی بھی کی پس خدا نے ایک نبی کی معرفت جسکا نام بعض مورخون نے سموئیل لکھا ہے فرمایا کہ اگرچہ داود کی خاطر سے سلیمان زندگی بھر سارے ملک پر بادشاہت کرے گا لیکن اوسکے مرنے کے بعد بادشاہت اوسکی تقسیم ہوجایگی اور یربعام اوسکا خادم دس قبیلہ کی حکومت کرے گا۔ چنانچہ ایسے نامی بادشاہ کی پیرانہ سالی بسبب اس معصیت کے جو اوسکی نسل پر آنے والی تھی تلخی اور کدورت سے بسر ہوئی اور اوسکے مرتے ہی بنی اسرائیل کے دس قبیلہ اوسکے بیٹے رحبعام سے ناراض

+ مرشاد صاحب لکھتے ہین کہ سلیمان کے معبد مین بعل یعنی سورج کی مورت تھی۔

ہوکر بریعام کے مطیع ہوگئے جسکی بادشاہت اسرائیل کی بادشاہت کہلاتی تھی اور بنیامین
دو قبیلہ رحبعام کے تحت مین رہے اور اوسکی سلطنت بنام یہودیہ مشہور ہوئی اور
شہر اورسلیم اوسکا پایہ تخت تھا یہ تقسیم سنہ عیسوی سے نوسو چہتر برس پہلے ہوئی تھی

سکندر کا احوال

یونانیون کی تواریخ سے جانا جاتا ہے کہ جب فارسیون کی حملہ آوری سے یونان مین
طوائف الملوکی واقع ہورہی تھی اوسوقت مقدونیہ کے بادشاہ فلفؔ دویم نے عیاری
سے یونانیون کے خانگی فسادون مین شیرانہ دخیل ہوکر حسن حیلہ اور بہانہ کے ساتھہ اوسکا
اپنا ملک بڑہایا اور یہ ارادہ کیا کہ اسی طرح کل ممالک کا مالک ہوجاے مگر اہل اثینیہ ایک
فصیح شخص دیموستہنس نامی کے ترغیب سے چند شہر والون کو متفق کرکے اپنی آزادی
کی غرض سے فلف کے مقابلہ کو گئے فلف نے اپنے بیٹے الکزنڈر عرف سکندر کی بہادری
سے اونکو شکست دیکر یونان پر قبضہ کرلیا اور یونانیون سے سپہ سالاری کا خطاب لیکر
اثینیہ کی تسخیر کا قصد کیا مگر قبل ازروانگی اپنے بیٹے کی شادی مین ایک منصب دار کے
ہاتہہ سے مارا گیا اور سکندر نے اوسکی جگہ بیٹھکر یونان کی سپہ سالاری لی اور شہر سایب
برہیان کے باشندون نے بغاوت کرکے اوسکی فوج کو بعد قتل افسرون کے قلعہ سے
نکالدی تھی حملہ کرکے فتح پائی اور وہان کے باشندون کے قتل اور اسیر کرنے مین ایسی
سختی دکہائی کہ اوسکی ہیبت کل یونان مین غالب ہوگئی۔
بعدہ سکندر مقدونیہ مین آیا اور اپنے دوستون کو نشانے جاگیر اور زر نقد سے نہال
کرنے لگا جب پارمینو کی باری آئی تو اوسنے یہ دیکھکر کہ خزانہ خالی ہوا جاتا ہے پوچھا

ہ دیکھو سیر متقدمین صفحہ ۹۰ سے ۹۹ تک۔

کہ خداوند نے اسکے لیے تیار کیا فرمایا کہ امید تب پاتینوں نے عرض کی کہ ہم لوگون کو
یہی چاہیے کہ اسی امید پر قانع رہیں پھر کچھ سکندر نے اونکا دینا چاہا اوس نے
نہیں لیا ـ

سکندر نے ... پانچ ہزار سوار اور تیس ہزار پیادہ کے ساتھ
بلسپانٹ سے ... گذر ... ہزار سوار اور ایک لاکھ
پیادہ ... اونکو پس پا کر کے گرانیکوس ... کر کے آسیہ
کے ... مین عمل کر کے تا انقضا سے ... ٹہرا ... اور مصاحبت کے
... ایک عورت کا تہا جسکو سکندر نے اوسکے قبضہ مین بحال رکہا اور
... عنایت ... گذری ... لطیف کہانے ... ابو نوبات
سکندر کے ... جو ... خوب ... سے جو فن طباخی مین
کمال تہے چند باورچی ... خدمت مین رہنے کے لیے بہیجے مگر سکندر نے عورت کو کہلا
بہیجا کہ ہمارے یہان محنت اور پرہیزہ دو باورچی ایسے ہین کہ اونکو ہمارے اوستاد نے
عنایت کیا ہے محنت ہمارا ناشتا تیار کرتی ہے یعنی علی الصباح خوب ورزش کر کے کہانا
کہاتا ہون اور دوسرے کو یہی احتیاط سے کہ شب کو بہوک لگے ـ

بعد انقضا ... کے سنہ عیسوی سے ۴۳۳ برس پہلے سکندر نے ایران کے بادشاہ
دارا کو جو خود اوسکے مقابلہ کو آیا تہا صوبہ ... مین شکست دی اور اوسکی جورو بیٹی
اور خزانون کو اپنے تحت مین لا کر اپنے طرف کے مقتولون کو بعزت تمام دفن کیا اور
زخمیون کو تسلی دیکر دارا کے حرم مین گیا اور سب کو دلاسا دیکر بلد چلا آیا اور پہر کبہی
اون کے دیکہنے کو نہ گیا تا کہ لوگ متہم نہ کرین اس امر مین اوسکو یہان تک احتیاط تہی

کہ از راہ تہدید کے حکم دیدیا تھا کہ دارا کی بی بی کے حسن و خوبی کا چرچا (جو نہایت جمیلہ و شکیلہ تھی) زنہار کوئی میرے روبرو نہ کیے

بعدہ سکندر نے شہر صور کو گھیر کر حملہ سے فتح کیا اور وہاں کے باشندوں کو قتل کر کے اور یروشلیم کو جہاں کے یہودیوں نے بہ سبب [illegible] دارا کے [illegible] رسد نہ پہونچائی تھی اس ارادہ سے چلا کہ اونکو جڑ سے کھود کر پھینک [illegible] جب پہنچا تو سردار کاہن جو فارسیوں کی طرف [illegible] تمام جماعت اور [illegible] کے مع کل باشندوں کے جو سفید لباس [illegible] استقبال کو آیا یونانی سپاہ اور خصوصاً اہل فینس اور سیریا جو سکندر کے ہمراہ سپاہی اور یہودیوں کے جانی دشمن تھے یقین رکھتا تھا کہ بادشاہ [illegible] قتل کرے گا مگر جب سکندر نے سردار کاہن کو سجدہ کیا تو اونکو بڑا تعجب [illegible] پرمینیو نے پوچھا کہ سب لوگ تو آپ کو سجدہ کرتے ہیں اور آپ سردار یہودیوں کو سجدہ کرتے [illegible] سکندر نے کہا میں اوسکو نہیں بلکہ اوس خدا کو سجدہ کرتا ہوں جسکا [illegible] کہا ہوا ہے اور یہ اوسکا بندہ ہے اور اسنے ایک رات [illegible] میں [illegible] تھا کہ کیونکر فارس [illegible] اگر [illegible] عازم ہو [illegible] اہل [illegible] ایسے [illegible] کو لگے لگا [illegible] یروشلیم میں پہونچکر دستور کے موافق [illegible] سردار کاہن نے وہ عبادت جو [illegible] کی پیشین گوئی [illegible] یعنی یونانی سلطنت [illegible] اہل [illegible] اور [illegible] سلطنت کو نیست و نابود کریگا [illegible] سکندر نے خوش [illegible] کی

شریعت پر قائم رہنے کی اجازت دی اور سریہ یعنے ملک شام کو مغلوب کرکے مصر کا
عزم کیا اور قلعہ غازہ کو جو مصر کی گہاٹی مین ہے جا گہیرا وہان کا حاکم بتیس نامی جو دارا
کا متوسل تہا دو مہینے تک اوسکا مقابلہ کرتا رہا آخر سکندر نے حملہ کرکے وہ شہر فتح کیا
اور اپنے زخمی ہونے کے انتقام مین وہان کے دس ہزار باشندون کے ٹکڑے
اوڑا دیے بقیۃ السیف کو مع جورو بچون کے غلام بناکر فروخت کردیا اور جب بتیس
روبرو آیا تو ایڑیون مین چہید کرواکر رسی پہنائی اور گاڑی مین باندہکر شہر مین گہسٹوایا
جس سے وہ جوانمرد ایک سخت صدمہ اوٹہاکر مرگیا یورپ کے مورخ سکندر کے ذمے
اس ظالمانہ حرکت کا بہت کچہ الزام لگاتے ہین۔
مصریون نے جو اہل فارس کی متابعت سے برداشتہ خاطر تہے سکندر کے چلے جانے
مین کچہ روک ٹوک نہ کی یہانتک کہ وہ سب ملک مین قابض ہوگیا اور منفیس مین پہونچکر
یہ ارادہ کیا کہ تبر ان کے عبادتخانہ مین بیٹہکر عبادت کیجیے وہ معبد لوبہ کے ریگستان مین
مصر سے بارہ منزل تہا چنانچہ اوسکے لشکر کو اس سفر مین نہایت تکلیف ہوئی اور تشنگی
سے ہلاکت کے قریب نوبت پہونچی اوسکا مطلب اس سفر سے یہ تہا کہ اپنے کو اوس معبود کا
بیٹا مشتہر کرے یقین ہے کہ یہ امر اوس سفر کا منشا ہو اسمین لکہا ہے کہ سکندر آٹہ آٹہ دن تک
پہونچا۔
بعد ازان بحیرۂ روم کی طرف کوچ کیا اور وہان جہان دریاے نیل سمندر مین ملا ہے
ایک قطعہ زمین جو تجارت کے لیے مناسب تہا پسند کرکے سکندریہ نامی ایک شہر آباد کیا
جو ابتک اوسکا یادگار ہے۔
جو کہ اس عرصہ مین دارا نے پہر کچہ لشکر جمع کرلیا تہا اسلیے سکندر شروع بہار مین مشرق

کی طرف روانہ ہوا اور شہر اربلہ کے میدان میں جو دجلہ کے اوس پار مملکت روم میں شامل ہے صف جنگ آراکر فارسیون کو شکست دی دارا میڈیہ کو بھاگا سکندر نے بابل کی طرف کوچ کیا اور وہان والون کو مطیع کرکے سوزہ کی طرف متوجہ ہوا وہان فارس کے بادشاہون کا بیشمار خزانہ تھا وہ سب سکندر کے ہاتھ آیا اور اوسنے دارا کے متعلقون کو وہان چھوڑکر آگے بڑہنے کی تیاری کی کہ اس عرصہ مین مقدونیہ سے کئی ارغوانی کپڑے آئے اوسنے اونکو مع کاریگر دارا کی مان کے پاس بھجوا کر کہلا بھیجا کہ اگر آپ ان کپڑون سے خوش ہون تو ان کے تیار کرنے کی حکمت اپنی پوتیون کو سکھاوین کہ وہ اپنے ہی ہاتھ کے کام سے جسکو چاہین گی انعام دینگی دارا کی مان نے اس بات سے آبدیدہ ہوکر کہا کہ ہاے اب گردش فلکی سے یہان تک نوبت پہونچی کہ بادشاہ مجھے کپڑا اپنوانا چاہتا ہے یہ بات سکندر تک پہونچی اور فوراً واسطے عذر کرنے کے اوسکے روبرو گیا اور عرض کی اے امان جو کپڑا اب میں پہنے ہون میری مان بہنون کا بنایا ہوا ہے آپ میرا قصور معاف کیجیے کہ مین آپ کے ملک کے دستور سے واقف نہ تھا پھر وہ اوس سے رخصت ہوکر پرسپولس یعنے شہر اصطخر کو گیا وہان بھی بہت خزانہ تھا یہ وہ شہر ہے جسکو تائیسہ نامی ایک زانیہ کے کہنے سے شراب کی مستی مین سکندر نے خود مع مصاحب بمیت خوان طعام سے اوٹھکر مشعل سے جلادیا تھا۔

سکندر وہان سے چلکر دارا کے تعاقب مین روانہ ہوا دارا گو کہ اوسکے لشکر نے اپنی سمجھالی سے گرفتار نہ ہونے کی زبان دی مگر اوسکے ایک سپہ سالار نے فریب سے اوسکو گرفتار کرلیا اور ہنگام قریب پہونچنے سکندر کے زخم کاری مار کر راہ پر چھوڑدیا کچھ دیر بعد سکندر کا ایک سپاہی وہان آیا اوسنے اوس سے پانی مانگ کر پیا اور جب ہوش مین آیا

تو کہا کہ ضرور ہنین کہ سکندر سے کہون کہ میرے قاتلون سے انتقام لے اور تو اوس سے کہیو کہ مین اپنے آپ کو اوسکا ممنون سمجھتا ہون اور اوسکی بھی شکرگزاری کرتا ہون کیونکہ اوسنے میرے ناموس یعنی ماں اور جورو اور بیٹی اور لڑکون کی بعزت تمام نگاہ رکھا ہے مسعود رہین اوسکو فیروزمند کرین اور ہفت اقلیم کا مالک یہ کہکر مرگیا اوسوقت سکندر پہونچا اور اوسکی لاش پر [illegible] اپنے تمام [illegible] اوسکی لاش [illegible] مین رکھکر اوسکی ماتا کے [illegible] پہونچا دیا کہ اپنے طریق پر مدفون کرے —

پس اسطرح سے سکندر نے چار برس کی لڑائی کے بعد [illegible] پہلے فارس کی سلطنت پر تسلط پایا اور فارسی سلطنت بعد دو سو چھ برس کے جو کیخسرو کے وقت سے دارا کے زمانہ تک گذرے یونانی سلطنت مین ملگئی —

سکندر دارا کے مارے جانے کے بعد اوسکے قاتلون کی تلاش کو نکلا اور ہرکینیہ اور سغدیانہ سے ہوکر سیحون ندی تک پہونچا اور اسی عرصہ مین جا بجا نئے شہر بھی آباد کیے اور پارتھیہ کے اون قومون پر جو اثناے راہ مین تھے دفعتاً چڑھکر [illegible] آسانی مغلوب کیا اور وہین دارا کے قاتل کو بھی پاکر [illegible] سے [illegible] کیا

اپنی فیروزمندی سے سکندر کے مزاج مین بہت کچھ خودپسندی اور مغروری سمائی اور اہل یونان سے وہ تعظیمین اور آداب جو ایرانی اپنے بادشاہون کے روبرو کرتے تھے چاہے بلکہ یہ خواہش کی کہ لوگ اوسکے سامنے بطور پرستش سجود [illegible] جلد وین مگر جب یہ سنا کہ اہل یونان اسبات سے ناراض ہوکر شکایت کرتے ہین اور مجکو میرے باپ سے برا سمجھتے ہین [illegible] ہوکر [illegible] ہوا اور کوئی بہانہ کرکے [illegible] اپنا کو جو اوسکے باپ کے مشیرون [illegible] ہاتھ سے مارا اور [illegible]

کی طرف روانہ ہوا [illegible] سبب یہی تہا کہ سپاہی جنگ و جدل مین مصروف رہکر فرصت نہ پاتے ہین
[illegible] سلطنت مین مخل ہون اور کچھ [illegible] اونہے اپنے معبودون کی داستانون مین
سنا تہا کہ جو [illegible] کے [illegible] دریا پار جاتا تہا وہ بیٹھے ملک ہند تک گئے اور یہ جانا کہ
وہ بھی سے [illegible] [illegible] سلیے ظفر سے ہوکر دوسنہ کے اوس کنارے پر جہان
تنور ایک سپاہی وہان پہنچا [illegible] آنے کے عبور ہونے کے لیے تیاری کی گئی تہی
جب تک سکندر ہند کو [illegible] آیا تہا [illegible] نورستان کو ہند کے صحیح حالات
[illegible] سے کوئی ایک شخص ویسا جو سکندر کے ہمراہ تھے اس غرض
کے ذکر ہوا [illegible] اونکے خرم ہوا اس نے قلمبند کیے چنانچہ اون کے
لکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سکندر [illegible] ملک کی یہ صورت تہی کہ ریاستین
وسکی [illegible] کی نہین جیسی بالفعل ہے اوس وقت بہی اتنی خاصکر
برہمنون کا ذکر کرتے ہین اور گوشہ نشینون کا جنکو حکیم برہنہ کہتے ہین۔

ہند کے راجون نے سکندر کی اطاعت قبول کی مگر پورس نامی ایک بادشاہ نے اوسکے
مقابلہ کے لیے لشکر آراستہ کیا جہلم ندی پر دونون کا صف جنگ مقابلہ ہوا پورس اور اوسکے
لشکر نے [illegible] کی مگر فتح [illegible] آخر کو شکست ہوئی اور پورس سکندر کے روبرو
لایا گیا سکندر نے اوس سے پوچھا کہ اب تیرے ساتھ کیا سلوک کرون اوس نے جواب دیا جیسا
بادشاہ کو چاہیے سکندر نے کہا کیا اور کچھ عرض نہین کرنا پورس نے کہا ہمین سب کچھ آگیا
سکندر نے خوش ہوکر اوسکی سلطنت اوسکو پھیر دی اور اوسکے سوا ہند کے دو صوبہ بھی جن
[illegible] سکندر نے عمل کر لیا تہا اوسکے حوالہ کیے اور گنگا کی طرف جانے کا قصد کیا مگر اوسکے لشکر

[illegible] پورس کی نسبت مورخان کے مختلف خیالات ہین چنانچہ ہریان اور عرب کے مورخ تو اوسکو

نے بیاس کو عبور اور پنجاب کو بہت دور سمجھکر اور نیز یہ سنکر کہ مگدہ دیس کا راجہ جہانند ۲۰ ہزار سوار چار لاکھ پیادہ اور نو ہزار جنگی ہاتھی سے اوسکے مقابلہ کو آمادہ ہے آگے بڑہنے سے انکار کیا پس وہ پورب کی طرف آگے نہ بڑہا مگر پنجاب کو مغلوب کرکے جنوب رویہ چلا اور روانہ ہونے کے قبل معبودون کے شکرانہ مین بارہ قربان گاہ بنوائے جو ہر ایک لنبائی مین پچاس ہاتھ تھے ہر ایک خیمہ ایسا بلند تیار کروایا کہ اوسکے گرد کی خندق عمق مین تیس ہاتھ تھی اور چوڑائی مین چھہ — اور حکم دیا کہ ہر ایک آدمی اپنے ڈیرون مین پانچ پانچ ہاتھ کے لمبے پلنگ بنواکر چھوڑدین اور گھوڑون کے اصطبل بھی ویسے ہی انداز پر تعمیر کیے اسلیے کہ لوگ سمجھیں کہ سکندر اور اوسکی فوج کے لوگ طویل القامت تھے —

پہر وہ جہان کہ پنجاب ندی سندہ ندی مین ملتی ہے مع لشکر جہازون پر سوار ہوکر خلیج فارس تک گیا اور وہان بتون کے دیوتا کے لیے قربانی گذرانی اور سونے کے پیالے سمندر مین چھوڑ دیے اور تب یہ حکم کرکے کہ کوئی جماعت تری کی راہ سے بابل کو جاوین آپ خشکی سے اوس شہر کو متوجہ ہوا جب فرات ندی پر پہونچا تو اوس جماعت سے جو تری کی راہ سے بابل کو گئی تھی ملاقات ہوئی وہان سے مع جہازی لشکر سوزہ مین پہونچا اور دارا کی بڑی بیٹی روشنک سے شادی کی اور اوسکے منصبدارون نے بھی اوس عالی جاہ خاندان کے بیٹیون

سے اوسی روز اپنی شادیان کین —

قنوج کا راجہ بتاتے ہین اونکی تصنیفات مین اوسکا نام پورس یا فور درج ہے انگریزی مورخ اس بات کو نہین مانتے وہ کہتے ہین کہ سکندر قنوج تک نہین گیا راجہ پورس پنجاب کا بادشاہ تھا بعض لکھتے ہین کہ سندہ کا اور کوئی اوسکو از قوم ہنود سمجھتے ہین اونکی دانست مین پورس عرب ہنوا رہے —

سلہ آئینہ تاریخ نما —

سکندر نے اپنی اخیر عمر کو اپنے ممالک محروسہ کی بہبودی مین بسر کی چنانچہ اوسنے جہازون
کی حفاظت کے لیے بندرون کی مرمت کی اور ملاح خانون کو آراستہ کیا بابل کو اور اوسکو
جا بجا اوسے تزئین اور آرائش بخشی چونکہ فرات کا پانی بندون کے ٹوٹ جانے سے بخت نصر
کے وقت مین چارون طرف پھیل گیا تھا اس سبب سے اصل ندی خشک ہو کے میدان
ڈوب گئے تھے اسنے اپنی اولوالعزمی سے چاہا کہ اوس آب رفتہ کو پھر اپنی جگہ پر لاوے
تاکہ کشتیان مین بدستور بلا تکلف آتی جاتی رہین مگر خلاف خواہش خدا کے کسی کام مین فیروزمندی
پانا محال ہے بابل کے ویران ہونے کے حق مین تو آگے ہی جیسا اشعیا نبی کے تیرہوین
چودہوین باب مین مندرج ہے قلم تقدیر پھر گئی تھی سکے ناقص نکلنے سے اوس کام مین
ایسا توقف ہوا کہ سکندر کے حیات تک انجام کو نہ پہونچا اور اوسکے بعد اوسکے جانشین سب
اپنے ہی مختلف مہمات مین مشغول رہے اور کوئی بابل کی آراستگی کی طرف متوجہ ہوا —

سکندر نے چاہا کہ اپنے ملک کی مختلف رعایا کو ہم ملت اور ہم عادت و رسم کرے چنانچہ اپنے
مطلب کو ہمیشہ پیش نہاد رکھکر ایسے ایسے قانونون اور دستورون کے ایجاد کرنے مین
مصروف رہا جس سے وہ انجام پاوے اور اوسنے ایتھیہ کے لشکر کو اس انداز پر مرتب کیا کہ
ہر جماعت مین بارہ بارہ سپاہی فارسی اور چار چار یونانی آپس مین ملے جلے رہین یقین ہے کہ
اگر چند روز اور بھی سکندر کی حیات مستعار وفا کرتی تو اوس رنج اور مصیبت کے مکافات
مین جو اوس سے خلق کو پہونچا تھا رفاہیت اور آسایش اوس سے خلق کو پہونچتی مگر اوسنے
جب اون تدبیرون کے انجام دینے کی زحمت سے فرصت پائی تو جیسا کہ لڑائیون کے رنج
اور مصیبت سے فرصت پاکر عیش و عشرت سے اپنی تفریح طبع کرتا تھا ویسا ہی اب عیش و عشرت
اور غوغا و مستی مین اکثر اوقات اپنی عمر عزیز کو بسر کرنے لگا اور اسلیے کہ بابل کے نجومیون

اوس سے کہا تھا کہ تیری عمر دراز نہ ہوگی اسکا غم ہمیشہ دلمین رکھتا تھا اور میکشی کی طرف بیشتر مائل تھا تاکہ اوسکے سرور مین اپنے دل کا کھٹکا فراموش کرے چنانچہ ایک دن جشن نوروز کی نوشا نوشی کی حالت مین اوسنے ایک ایسا پیالہ پیا کہ جسمین قریب چار سیر کے شراب آتی تھی منگوا کر دو مرتبہ پیہم پیا اور پیتے ہی بیخود ہو کر گر پڑا اور گیارہ دن کے بعد اوسی حرارت مفرط سے مرگیا—

اس حادثہ سے تمام یونانی اور فارسی غمناک ہوے اور کوئی ایسا نہ تھا جسنے اوسکی ماتم مین گریہ و زاری نہ کی ہو دارا کی مان بھی جسنے اپنے باپ اور شوہر اور بھائی اور بیٹے کے مرنے مین صبر کیا تھا سکندر کے غم مین کھانا پینا ترک کر کے مرگئی اہل بابل نے اوسکی میت کو اپنے طریق پر مومیا کیا اور اوسکی تجہیز و تکفین کی تیاری ایسی شان و شوکت اور تکلف سے کی کہ اوسے بابل سے سکندریہ مین لیجانے اور خاک کو سونپنے تک دو برس گذرے اور وہان اوسکا مقبرہ نہایت عظیم الشان بنایا—

سکندر نے [illegible] بارہ برس سلطنت کی اور ۳۳ برس کی عمر پائی سکندر کے مرنے کے بعد سے چھ برس تک اوسکے امیرون مین جھگڑے رہے سکندر کا بیٹا جو اوسکے بعد پیدا ہوا تھا مع والدہ اور پھوپھی کے اوسی لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی سلطنت بموجب پیشین گوئی دانیال نبی کے چار حصون مین منقسم ہوئی تفصیل جنکی یہ ہے—

نام حصہ	نام جو مشہور تھا	نام قابضان
ملک مصر جسمین لبیہ اور ایتھوپیہ تھا	مصر	بطلیموس سوطر

یہ سکندر کا سب حال سیر متقدمین سے لیا گیا ہے اور اسمین بعض بعض جگہ آئینہ تاریخ نما اور [illegible] اور [illegible] جہستان کی روایتین بھی داخل ہین—

نام حصہ	نام جو مشہور تھا	نام قابض
ایشیا	سیریا	سلیوکس+
ملک تریس	ایضاً	لیسیماکوس
مقدونیہ و یونان	ایضاً	کساندر

سوال

نوشیروان نے کہان سے کہان تک ملک گیری کی۔

جواب

مشرق مین سندھ بلوچستان تک شمال مین فرغانہ تک مغرب مین روم تک — چین اور ختا کی اطاعت جو شاہنامہ وغیرہ مین درج ہے وہ وہان کی تاریخون سے ثابت نہین ہوتی گو کہ چین کی تواریخ مین نوشیروان کا ذکر آیا ہے مگر وہ چین سے کچھ علاقہ نہین رکھتا۔

سوال

کیخسرو نے کیا کیا کام کیے۔

جواب

کیخسرو موجب تواریخ فارسیون کے ایران کے بادشاہ کیقباد کا پوتا تھا اور اوسنے اپنے باپ سیاوش کے معاوضہ مین جو باپ سے ناراض ہو کر افراسیاب بادشاہ توران کے پاس چلا گیا تھا اور افراسیاب نے اوسکو مار ڈالا تھا بعد محاربات عظیم کے افراسیاب کو شکست دیکر پکڑا اور اپنے دادا کیقباد کے روبرو قتل کیا کیقباد نے اوسکو سلطنت حوالہ کی بعد حکومت شصت سالہ کے ایک غار مین

+ سلیوکس کی سلطنت دولت سوریہ کہلاتی ہے اوسنے بابل کو اپنا پایہ تخت قرار دیا تھا بالفعل انطاکیہ ... [illegible]

دیکھو تاریخ ... اور پوٹنجر صاحب کا سیاحت نامہ۔ دیکھو تاریخ چین تصنیف کارکرن۔

جاکر غائب ہوگیا *

انگریزی مورخون مے کتاب توریت اور یونانیون کی روایتون سے کیخسرو کا حال اس طرح پر لکہا ہے کہ میدیہ عرف آذربایجان کے بادشاہ استیاجیس نے جسکو مقدس کتاب مین اہاسوئیرس لکہا ہے اپنی بیٹی ماندانہ کو کمبیس یا سیوش (سیاوش) کے ساتھہ بیاہی اوس سے کیخسرو جو سلطنت فارس کا بانی تہا تولد ہوا اہل میڈیہ اور فارس کی تاریخ اوسیوقت سے ملی جلی چلی آتی ہے —

کیخسرو کے عہد مین فارس کی سلطنت باسفورس کی آبنائے سے سندھ ندی تک دو ہزار آٹھہ سو میل لمبائی مین اور چوڑائی مین بحر ٹبلس سے عربی خلیج تک تمام اون خطون پر جو اب ملک روم اور دیار عجم کہلاتے ہین مشتمل تہی ان امر کا بیان کرنا کہ آب و ہوا کا اختلاف ایسی وسیع سلطنت مین بہت متناقض ہے یہین فارس کوہستان ہے اور وے خطے جو اوسکے شمال مین ہین بنسبت [illegible] ہے خطون کے سردسیر جنوب کی طرف حرارت زیادہ پانی کم اور کہین کہین ریگستان اور کہین زرخیز زمین اور خوش آب و ہوا ہے —

اگرچہ اہل فارس قدیم سے آتش پرست تھے لیکن زردشت نے اوس عبادت کو نئی وضع سے تکلف کے ساتھہ رونق دی —

ایسا جانا گیا ہے کہ کیخسرو سے پہلے اہل فارس اکثر میدیہ اور میدیہ کے باجگذار تھے مگر اپنے ذوق کے بیس کے عمل مین رہتے تھے کیخسرو کا جد کمبیس جا لینا نذان تہا اوسوقت تمام اہل فارس بارہ چھوٹے قبیلے تھے وہ گنتی مین فقط ایک لاکھہ بیس ہزار آدمی تھے مگر عالی ہمت اور مشاق سپہ گری اور کیخسرو سے شکوہ مند سردار کے محتاج تھے کہ جسکی تربیت

* دیکہو شاہنامہ و روضۃ الصفا وغیرہ —

سے سلاطین کے درمیان ایک نامدار رتبہ کو پہونچیں
کیخسرو وجیہ اور نیک ذات تھا اوسنے بارہ برس تک فارس کے دستور پر ایک سخت اور
پر ریاضت تربیت پائی اور پھر اپنی ماں ماندانہ کے ہمراہ اپنے نانا استاجیس والی آذربائجان
کے پاس جاکر دلیری اور خوش خلقی سے آپ کو ہر دل عزیز کیا اور گو وہاں سب طرح کے
عیش و عشرت کا سامان مہیا تھا مگر کیخسرو نے اوس میں دل نہ لگایا اور جب سولہ برس کا ہوا
تو شاہ بابل کے مقابلہ میں جو میڈیہ پر حملہ آور ہوا تھا اپنی مردانگی دکھا کر فارس میں آگیا
اور چالیس برس کی عمر تک وہاں رہا اس عرصے میں استاجیس مرگیا اور سیاکزیل اوسکا
بیٹا آذربائیجان کے تخت پر بیٹھا بابل کے بادشاہ نرگلسا نے اہل میڈیہ اور فارس کے
ایک گروہ ہوجانے سے متردد ہوکر ملک لدیہ کے دولتمند بادشاہ کریسوس نامی کی مدد سے
بابل پر لشکرکشی کی کیخسرو فارس سے اپنے ماموں کی مدد کو آیا تین برس فریقین میں
خونریزی ہوتی رہی آخر بابل کا بادشاہ نرگلسا مارا گیا اور کریسوس لدیہ کو بھاگا کیخسرو نے
اس فتحیابی کے غنائم سے گھوڑے تو خود لے لیے اور باقی اموال ماموں کے حوالہ کیے
پھر دونوں ماموں بھانجہ سلطنت آشوریہ کے شہروں اور قلعوں کو لیتے ہوے بابل
کے قریب جا پہونچے اور لبنی طوس عرف بلساذار جو نرگلسا کا جانشین ہوا تھا خوف زدہ
ہوکر کریسوس کے پاس گیا اور اوسکی سرداری میں ایک بڑی فوج یونان اور کوچک آشیہ
سے جمع کرکے واسطے فتح میڈیہ کے لایا مگر کیخسرو نے سبقت اختیار کرنے ایک ہی صف
جنگ میں اونکو شکست دی اور شہر سارڈس کو لیکر کریسوس کو پکڑا اور اوسکی سلطنت کو اپنی
مملکت محروسہ میں شامل کی اور کوچک آشیہ کی سلطنتوں کو مغلوب کرکے میڈیہ اور عرب کو گیا اور
ایران کو بھی فتح کر کے [illegible] آیا اور لبنی [illegible]

ڈراستا شکست دیکر شہر کا محاصرہ کرلیا جو کہ اوس شہر مین بیس برس کی خوراک کا ذخیرہ تہا
اور شہر پناہ کی دیوار بہت بلند تھی اور شہر کے اندر کہیتی ہوتی تہی اسلیے دو برس تک
ساری تدبیرین اوسکی ضایع گیئن آخر اوسنے فرات ندی کا جو شہر مین ہوکر نکلی تہی بند توڑکر
اپنے لشکر کو شہر مین داخل کیا اور عین اوسوقت مین کہ تمام شہر والے مع بادشاہ کے
عید کی تقریب سے نشہ مین مست پڑے تھے تیغرانی کی اور بادشاہ کو مع اوسکے
ارکان دولت کے قتل کرکے بابل مین قبضہ کرلیا دو برس بعد کیخسرو کے والد اور ماموں
نے وفات پائی اور کیخسرو جو اونکا سپہ سالار رہا بالاستقلال ایسی سلطنت کا بانی ہوا جسکا
طول بحر یونان سے سندہ ندی تک تھا اور غالب ہے کہ ایسی بڑی اور کوئی سلطنت
اوسوقت دنیا مین نہ دیکھی گئی ہو —

کیخسرو نے اپنے جلوس کے اول برس یہودیون کو جو ستر برس تک بابل کی غلامی مین
رہے تھے آزاد کرکے حکم دیا کہ اپنے وطن یعنی اورشلیم مین جاکر اوسکو ازسرنو آباد کرین
اور ہیکل بناوین —

کیخسرو نے سات برس سلطنت کی اور اوس ملک وسیع کے بندوبست کو جسکو اوسنے اپنی ہی
تلوار سے فتح کیا تہا ایسی پایداری اور استواری بخشی کہ باوجودیکہ اوسکے جانشین نا رسا اور
بے تدبیر تھے تو بہی اوس درستی اور انتظام کے سبب جو اوسنے ریاست کے باب مین کیا تہا
وہ سلطنت دو سو برس تک قائم رہی اور بعد ازان یونان مین شامل ہوگئی جیسا کہ سکندر کے
احوال مین لکہا گیا مورخ کہتا ہے کہ کیخسرو کی حمد وثنا علی العموم سب نے کی ہے اور اوسکے
نام نے توریت انجیل اور یونانی شعرا اور ایشیہ کے مورخون سے بہی اشتہار پایا ہے *

ے یونانی اور انگریزی مورخ فارس کی سلطنت کا بانی کیخسرو کو سمجھتے ہین اور اوسکے بزرگون کو

سوال ۹

پٹھان بنی اسرائیل ہین یا نہین —

جواب

پٹھانون کے مورخ تو بالاتفاق اونکو بنی اسرائیل لکھتے ہین اور اون کے نسب کا سلسلہ یعقوب پیغمبر سے ملاتے ہین جنکا لقب اسرائیل تہا مگر بنی اسرائیل کی تواریخ سے کچہ اسکا ثبوت نہین ملتا کیونکہ اول تو بنی اسرائیل کی زبان پشتو نہ تہی جو عموماً کل افغان بولتے ہین لارڈ الفنسٹن نے جو مشہور مورخ گذرا ہے پشتو اور عبرانی زبانون کے ملانے مین بہت کوشش کی مگر ایک لفظ بہی مطابق نہوا — دوسرے بنی اسرائیل کے نام ایسے نہ تہے جیسے کہ افاغنہ کے نسابون نے لکہے ہین تیسرے بنی اسرائیل کی تواریخ سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ ساؤل بادشاہ کی نسل مین کوئی شخص بنام افاغنہ پیدا ہوا ہے جس سے افغانون کا سلسلہ چلا —

بعض مورخون نے افغانون کو قبطی لکہا ہے اور یہ روایت کی ہے کہ جب فرعون

بعض فارسی مورخون نے پیشدادیہ پیشت بادشا [illegible] ہے [illegible] گئے ہیں اور بابل اور آذربایجان کے خراجگذار بیان کرتے ہیں [illegible] روایت کے بموجب فارس مین [illegible] بادشاہ ہوئے کیخسرو یعنی سائرس کمبیسیس سمرڈیس [illegible] دارا گشتاسپ یعنی ہسٹاسپ [illegible] اگراکسیز [illegible] —

غضنفر و دو سو چہ [illegible] اول [illegible] اور سو برس تک [illegible] جانشین [illegible] بعض رہے بعدہ [illegible] یعنی اشک نے [illegible] اٹھائیس [illegible] پچاس برس [illegible] اور آخری بادشاہ [illegible] ہوا [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] پہر فارسیون کی سلطنت [illegible] مین مسلمانون [illegible] سے ختم ہوئی [illegible] متقدمین —

شاہ مصر موسیٰ پیغمبر کے معجزہ سے مع قبطیون کے دریاے نیل مین غرقاب ہوا تو اوس وقت بقیہ قبطی وہان سے بہاگ کر کوہ سلیمان توابع ہند مین آ رہے قبائل افغان اون کی ذریات ہین —

فارسی مورخ افغانون کو یہودیون کی نسل سمجہتے ہین اور جہانگیر بادشاہ کے روبرو بہی شاہ عباس داراے ایران کے ایلچی نے دربارہ اصلیت افاغنہ یہی کہا تہا +

انگریزی مورخ کہتے ہین کہ قیس عبدالرشید پٹہانون کا مورث اعلی ایک مجہول شخص تہا جسنے مسلمان ہوکر آپ کو بنی اسرائیل مشہور کیا یا اوسکے بعد اس قوم کے مورخون نے یہ فقرہ اون کے نسب نامہ مین داخل کر دیا +

جیسلمیر کی تواریخ سے ایسا پایا جاتا ہے کہ پٹہان قبل از قبول اسلام یادو راجپوت تہے مگر جب وہ مسلمان ہوگئے تو مورخون نے اونکو یہود بنا دیا یادو اور یہود مین تہوڑا ہی تفاوت ہے اسیطرح غوریون کو گوڑ راجپوت بتاتے ہین +

چونکہ افغانستان مین پہلے ہندو آباد تہے اور اب تک اونکی مذہبی مورتین اور عمارتون کے آثار اور سکہ وغیرہ وہان کی زمین اور پہاڑون سے نکلتے ہین اسیلئے عجب نہین کہ جیسلمیر والون کا قول صحیح ہو —

سوال ۱۰

ہرپا سنکہلا کون تہا —

جواب ۹

ہرپا قوم سانکہلا سے مارواڑ مین ایک مشہور راجپوت تہا سانکہلا ایک شاخ پرمارون کی ہے

+ مجمع افغانی و حیات افغانی — + تاریخ الفنسٹن — حیات افغانی — + ٹاڈ راجستان جلد دوم —

تاریخون مین اوسکی بہادری سخاوت اور ریاضت گری کے بڑے بڑے اوصاف لکہو
ہین غرضکہ وہ سپاہی بہی تہا اور عابد بہی اوسکا سدابرت بارہون مہینے جاری رہتا تہا
اور وہ اپنے بہالے سے زنہاریون کی مدد کیا کرتا تہا اوسنے اپنی عمر عبادت مین بسر
کی یا جنگ وجدل مین جو کہ زحد سخاوت پیشہ تہا اسلیے جدہر حملہ آور ہوتا تہا فتح پاتا تہا
وجاوسکی تیر بہدف تہی اوسکے اخلاق عالمگیر تہے سمت ہندرہ سو کے قریب گہلوتون
نے راٹہوروں سے ... مین لیا تہا اور راو جودہا بانی جودہ پور ملک ومال کہو کر
ہربا سنکہلا کے پاس پناہ گیر ہوا تہا ہرباسنے اوسکو بہت دنون تک اپنے گہر مہمان رکہا
اور آخیر کو مدد کرکے مارواڑ کا ملک وسکو پہر دلادیا +

سوال ۱۱

ہارون رشید کے وقت مین ہندوستان کا کون بید گیا تہا ۔

جواب ۱۱

مانک اور شالا یہ دو بید گیے تہے * جام جہان مین لکہا ہے کہ ہارون رشید مرض
بیدون کی دوا کہاتا تہا ++ نگارستان مین اون بیدون نے عجب عجیب معالجے کیے ہین ++

سوال ۱۲

ہارون رشید کے عہد مین سنسکرت کی کون کون کتابون کا عربی ترجمہ ہوا ۔

+ تاور جستان جلد اول روزنامچہ مصنف ۔

* اخبار لارنس گزٹ میرٹہ مطبوعہ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۸۸۸ء ۔

** جام جہان نما جلد اول ۔

** نگارستان

جواب ۱۱

ایک قرابادین اور ایک کتاب خاصیت سمیات کا اور ایک بیج گنت یعنی جبر و مقابلہ کا عربی ترجمہ مامون رشید کے وقت مین ہوا ++

سوال ۱۲

لگرگس کے قانون کیسے تھے۔

جواب ۱۲

لگرگس یا لائی گرگس ملک اسپارٹہ واقع یونان کے بادشاہ کا بہائی تہا اوسنے اپنی رعایا مین اتفاق اور حب الوطنی کے جوش پیدا کرنے اور دردمندی اور غایت درجہ کی جفاکشی اور سپاہیانہ پامنون کے اوٹھانے اور فضول باتون اور عیش و عشرت کے تکلفات و طمع و حرص کے وسائل اور حسد و بغض کے سامانون اور سستی و کاہلی وغیرہ عیبون کے مٹانے کے لیے چند عجیب و غریب قانون ایجاد کیے تھے جنکے رواج پانے سے ملک اسپارٹہ کی شان و شوکت سو برس تک روز بروز ترقی پاتی رہی اور سات سو برس وہ قانون جاری رہے۔

لگرگس نے قبل [illegible] سے ان قانونون کے تجربے کی غرض سے مختلف ملکون مین سفر کیے تھے اور وہان کے مختلف قانونون کو دیکھ بہالکر ایک عمدہ معلومات قانون بنانے اور اونکے اجرا کرنے کی لیاقت پیدا کی تھی۔

اول لگرگس نے بادشاہ کے اختیارات اور رعایا کے حقوق محدود رکھنے کے واسطے ایک محکمہ قائم کیا جو ہر وقت بے اعتدالی بادشاہ کے رعایا کی جانب داری کرتا تھا

+ اخبار انڈین گزٹ میرٹھ مطبوعہ ۲۰ ستمبر [illegible] — اہل عرب جو دعوی کرتے ہین کہ علم جبر و مقابلہ ہمنے ایجاد کیا یہ غلط ہے —

اوسوقت اس محکمہ مین دو حاکم اٹھائیس سنٹر کل تین ممبر تھے بعدہ اونہنے محتاجون کی پرورش اور اہل مقدور کو درجہ مساوات مین رکھنے کے واسطے تمام اراضی خالصہ کرلی اور پہر کل باشندون کی تعداد کے موافق اوسکے برابر برابر حصہ کرکے اونکو تقسیم کردیے اس ترکیب سے لوگون سے چھوٹائی بڑائی کا امتیاز جاتا رہا اور سب کی جائداد اور آمدنی یکسان ہوگئی بعد تقسیم جائداد غیر منقولہ کے لکرگس نے منقولہ جائداد یعنی سونے چاندی کو اسی طرح تقسیم کرنا چاہا مگر جو کہ سونا چاندی لوگون کو جان کی برابر عزیز ہوتا ہے اور اوسکا برابر تقسیم کردینا بہی ایسا آسان نہ تہا اسلیے سونے چاندی کی محنت اوٹھادینے کو روپیہ اور اشرفی کا رواج بند کردیا اور بجاے اوسکے لوہے کا سکہ ایسا وزنی اور کم قیمت جاری کیا کہ کوئی اوسکو جمع نہ کرسکے کیونکہ دس مانیاس کے ٹکسال سے گھر تک لانے کے واسطے ایک بڑا چھکڑہ مع دو بیل کے درکار ہوتا تہا اور رکھنے کے واسطے ایک کوٹہا - اگر حساب کرو تو دس مانیاس کے کل دو سو روپئے ہندوستانی ہوتے ہین —

اس سکہ کے جاری ہونے سے مال اور دولت کا لالچ لوگون کے دل سے جاتا رہا اور ساتھ ہی اوسکے تمام بفایدہ فن جنکا رواج روپیہ کی کثرت سے ہوتا ہے خودبخود موقوف ہوگئے —

اب لکرگس کو کہانے پینے اور پہننے اوڑہنے کے تکلفات کے کہونے اور بجاے اوسکے کفایت شعاری اور سادہ پوشی کے مروج کرنے کی فکر ہوئی پس اوسنے ایک فہرست ضروری اور سادہ کہانون کی تیار کرکے حکم دیا کہ سب لوگ بادشاہی باورچیخانے مین باہم مل جلکر کہایا کرین اور جو کوئی امیر یا غریب اپنے گھر کہانا کہاے گا اوسکو سزا ہوگی

چنانچہ ایکس بادشاہ کو اس قصور پر سزا دی گئی کہ جب وہ مہم سے آیا تو اوسنے اپنی بی بی کے ساتھ کھانا کھایا تھا۔

یہ بھی کسی کو مقدور نہ تھا کہ اپنے گھر میں کچھ عمدہ کھانا کھائے جلسہ عام مین شریک ہو کیونکہ ایک دوسرے کا نگران رہتا تھا کہ اسنے پیٹ بھر کھایا نہین اگر کوئی کچھ کم کھاتا تو اوسکو یون ملامت کرتے کہ یہ نازک مزاج کمزور پھرتا ہے اور یہان کا کھانا اسکو پسند نہین آتا کھانے کا یہ دستور تھا کہ ہر میز پر پندرہ آدمی بیٹھتے تھے اور ہر شخص کو ہر مہینے مین ۲۲ سیر آٹا ڈہائی سیر پنیر سوا سیر انجیر اور آٹھ پیالہ شراب کے دینے پڑتے تھے اور نیز اسکے علاوہ کچھ شکار کا گوشت ہوتا تھا عمدہ غذا امام اللحم تھا تمام آدمی خصوص عمر رسیدہ لوگ اوسکو بہت پسند کرتے تھے کھانے پینے کے وقت اچھی اچھی باتین ہوتی تھین اور یہ التزام تھا کہ کوئی کلمہ ایسا زبان پر نہ گذرے جس سے کسی کو رنج ہو پہنچے بلکہ جب کوئی گفتگو ایسی ہوتی کہ ناگوار گذرتی تو اوسیوقت موقوف کیجاتی۔

لڑکون کو رازداری اسطور پر سکہاتے تھے کہ جوان سالار آدمی کو دروازہ دکھا کر کہتا تھا کہ جو کچھ یہان زبان سے نکلے وہ اس دروازہ سے باہر نہ نکلے۔

ایک دفعہ اوس بادشاہ اس عام جلسہ مین شریک ہوا تھا اوسنے برخلاف سب کے تمام کھانا کو بدمزہ بتایا تب باورچی نے عرض کی کہ جب تک فضلہ تحلیل نہ ہون اور بدن کو پسینہ نہ ہو یا ورزش نہ ہو تب تک کھانے پینے کا مزا نہین آتا اور [illegible] محنت سے آگ روانہ کی اور کھانے کے لیے بیٹھ گئے۔

[illegible] کا قانون کے جاری کرنے مین یہان تک سرگرم تھا کہ جب ایک [illegible] سے نا راض ہو کر دیکھا آنکھ پھوڑ ڈالی تو اوسنے کچھ پرواہ کی [illegible]

اوسکی چشم نمائی سے صاف چشم پوشی کر گیا اگر وہ چاہتا تو اوسکو طرفۃ العین مین خاطر خواہ سزا دے سکتا تھا ـــ

لائی کرگس نے رعایا کو حب الوطن اور جنگی لیاقت سکہانے کے لیے یہ حکم دیا کہ اون کے بچہ ماں باپ کی نسبت گورنمنٹ سے زیادہ علاقہ رکہتے ہین اور اونکی تعلیم و تربیت کے واسطے جداگانہ قاعدے مقرر کیے جب کسی کے بچہ پیدا ہوتا تھا تو ہر قوم کے عمدہ عمدہ آدمی اوسکو بغور دیکہتے اور جانچتے تھے اگر وہ اونکی تشخیص مین جوڑ بند کا مضبوط اور خوبصورت ہوتا تو اوسکو دے آتے تھے اور فالتو زمین کے نو ہزار حصون مین سے ایک حصہ اوسکے نام لکہتے تھے اور اگر اوسکو ایسا کمزور دیکہتے تھے کہ اوسکے قوی اور تندرست ہونے کی امید نہ ہوتی تو اوسکے مارنے کا فتوی دیتے تھے ـــ

لڑکون کی تعلیم مین بھی انوکھا پن تھا چنانچہ اونکو سکہاتے تھے کہ جیسا کہانا حاضر ہو اوسکو کہا لیا کرین ... اور اندھیرے مین نہ ڈرین رونین چلائین نہین اور غصہ اور بد مزاجی کی عادت نہ ڈالین چنانچہ ان تعلیمون کے پورا کرنے کے واسطے اونکو ننگے پانو پہراتے تھے کہری کہاٹون پر سلاتے تھے گرمی اور جاڑے مین صرف ایک کپڑا پہناتے تھے ساتوین برس جماعت مین داخل کرتے تھے اوسوقت ایک قانون سب پر جاری ہوتا تھا جسکا ایک بڑا مقصد یہ تھا کہ گورنمنٹ کی اطاعت کو یہان تک مقدم سمجہین کہ جو کچہ اون سے کہا جاوے ... بے تامل کرین ـــ

استاد ... کا یہ عالم تھا کہ کہانے پینے کے وقت بھی لڑکون سے تعلیم کی چہیڑ چہاڑ کرتے جاتے تھے مثلاً ان سے پوچہتے کہ شہر مین کونسا آدمی معتبر ہے اور اس مقدمے مین ... سے ... بھی ... مختصر ... عرض کرتے تھے

اور یہ طاقت اونکو ایک خاص قسم کے محاورے کے عادی کیے جانے سے ہوتی تھی
وہ یہ تہا کہ تھوڑی سی لفظون مین بڑا مطلب ادا کیا جاوے یا قلم سے لکھا جاوے کیونکہ
لاکونکس کو تقریر مختصر اور بیان مطلب خیز سے انس تام تہا۔
وہان علم ادب کی تعلیم بقدر ضرورت دی جاتی تھی اور پھر سوائے فنون جنگ اور رسوم
اطاعت کے اور کسی علم و ہنر کی تعلیم نہ ہوتی تھی۔
لڑکون کو علم کے علاوہ محنت اور تکلیفون کے عادی کرنے کی غرض سے اجازت تھی
کہ بڑے بڑے مکانون اور باغون مین کہانے پینے کی چیزین ایسی ہوشیاری سے چرا وین
کہ دوسرے کو خبر نہ ہووے اگر کوئی پکڑا جاتا تو اوسکو اس قصور پر سزا دیجاتی کہ ہوشیاری
سے کام کیون نہین کیا۔
ایک دفعہ ایک لڑکے نے لومڑی چرائی اور اوسکو دامن کے نیچے چھپالی لومڑی اوسکا
پیٹ پہاڑتی رہی اور وہ ویسا ہی کہڑا رہا یہان تک کہ اوسنے اوسکا کام تمام کیا مگر اوسنے
دم نہ مارا اور بدنامی گوارا نہ کی۔
اس اجازت سے یہ مقصد تہا کہ سپارٹہ والے داو گہات مین پورے ہوجاوین اور تھوڑی
اوقات پر بسر کرین اور خود کماوین اور جفاکشی کے عادی رہین اور لڑائیو مین کام دین
اسپارٹہ مین ایک تیوہار مقرر تہا کہ جسمین لڑکون کے ننگے پٹہون پر اونکے
مان باپ کے روبرو کوڑے لگتے تھے جو اس بے رحمی کی حرکت مین اکثر لہولہان ہوجاتے
تھے اور بعض بعض مرہی جاتے تھے مگر کوئی اُف نہین کرتا تہا اور مان باپ کے
جگر کو دیکھیے کہ وہ ہر چوٹ پر لڑکون کو شاباش کہتے تھے۔
لکرگس کے قانونون سے شہر والون کے دلون مین حب وطن اور رفاہ عام کے ولولے

استغنے سماگئے تھے کہ وہ اپنی ہستی کو اپنے ذات کے واسطے نہ سمجھتے تھے بلکہ اس بات پر جمے ہوئے تھے کہ ہم رفاہ خلائق کے واسطے پیدا ہوئے ہین اور خدا کو ہماری پیدایش سے صرف رفاہ عام مقصود ہے اس خیال نے نفاق اور نفسانیت کو اونکی طبیعتون سے کھو دیا تھا اور حسد کا کام باقی نہ رکھا تھا چنانچہ پڈارٹیس نامی ایک ذی رتبہ شخص جب کسی تعین منجملہ اون تین سو آدمیون کے جو عمدہ اور منتخب تھے شمار ہوا تو اوسنے اوسوقت کمال رضامندی سے کہا کہ نہایت شکر کا مقام ہے کہ اسپارٹہ مین تین سو آدمی مجھ سے زیادہ قابل اور ہوشیار ہین۔

لائی کرگس نے جب دیکھا کہ میرے قوانین سے سپارٹہ کو بخوبی ترقی ہوئی اور برائی کو تنزل۔ تو اوسنے بیگانہ لوگون کو اپنے شہر مین آنے اور اپنے آدمیون کو غیر شہرون مین جانے کی قطعی ممانعت کی تاکہ اون کے ملنے جلنے سے عیاشی اور اوباشی کا دخل ان نئے مہذبون مین نہ ہووے۔

فی الجملہ اوسکے اور اوسکے لوگون کے تمام کاروبار لڑائی کے کامون کے لیے تھے اور وہ فنون جنگ اور ہتھیارون کی کارفرمائی مین مشاق بھی ایسے ہی ہوگئے تھے کہ اوسوقت دنیا کی کوئی قوم اون کے برابر لڑنے بھڑنے اور مرنے مارنے والی نہ تھی اونکا عام مسئلہ یہ تھا کہ جہان کھڑے ہونا کھڑے رہنا مرنا یا مارنا مگر فوجون کی کثرت سے منہ نہ موڑنا جب گشتاسپ کے بیٹے ورکسیز نے تین لاکھ فوج سے یونان پر حملہ کیا تھا تو وہان کے تین سو سپاہی ایسی مضبوطی اور دلیری سے لڑے تھے کہ تین لاکھ کے دانت کھٹے کردیے تھے اور کسی نے بھی منہ نہین پھیرا تھا ایکدفعہ اسپارٹا کے ایک شاعر نے یہ مضمون باندھا کہ آدمی کے حق مین ہتھیار ڈالدینا جان عزیز کے کھونے سے بھی بدتر

اسپر وہ اوسی وقت شہر سے باہر نکالا گیا—

اسکی اور بہت مثالین تواریخ مین موجود ہین چنانچہ ایک عورت نے اپنے بیٹے سے یہ بات کہی کہ ڈھال لگاتے ہوے آنا یا ڈھال پر پڑکر- اور ایک عورت نے جب یہ سنا کہ اوسکا بیٹا لڑائی مین کام آیا تو کمال بے پروائی سے کہا کہ مین نے اوسکو اسی کام کے لیے پالا تھا ایک لڑائی مین اسپارٹہ والون کو شکست ہوئی اور بہت آدمی ونکے مارے گئے مقتولون کے ماں باپ ایسے خوش ہوتے تھے اور باہم مبارکباد دیتے تھے کہ گویا اونھون نے فتح پائی ہے مگر جو لوگ بھاگ کر آئے وہ ایسے خوار ہوے کہ اونکا جینا مشکل ہوگیا تھا کیونکہ اسپارٹہ والون کا یہ قاعدہ تھا کہ بھاگنے والون کو ساتھ نہین کھلاتے تھے پاس نہین بیٹھنے دیتے تھے اون سے رشتہ نہین کرتے تھے سرکاری محکمون مین نوکر نہین رکھتے تھے وہ جہان جاتے تھے ہزارہا بری بری باتین اون کو سناتے تھے—

لائی کرگس نے جب دیکھا کہ میرے قانون بخوبی رواج پاگئے اور رات دن اونپر عملدرآمد ہوتا ہے تو بہت خوش ہوا اور کل رعایا کو جمع کرکے فرمایا کہ ابھی یہ قانون تمام و کمال پورے نہین ہوے کچھ باقی رہ گئے ہین چونکہ وہ اپالو یعنی دیوتا کی مشورت پر منحصر ہین اسلیے مین ڈلفاس کو جاتا ہون جب تک نہ آؤن یہی قانون بدستور جاری ہین یہ کہکر ہر ایک سے قسم لی اور ڈلفاس کو گیا اور بعد چند روز یہ کہلا بھیجا کہ دیوتا نے میرے قانون پسند کیے اور یہ فرمایا ہے کہ جب تک وہ جاری رہینگے اسپارٹہ والون کی بات بنی رہے گی بلکہ یہ ملک تمام دنیا کے ملکون سے ترقی اور شایستگی مین اول درجہ پر رہیگا—

بعد وہ اوسنے یہ سوچکر کہ جب تک مین واپس نہ جاؤنگا یہ قانون بدستور جاری رہینگے
کھانا پینا چھوڑ دیا اور آپ کو بھوکہا پیاسا ہلاک کیا اور اوسکے قانون اوس ملک مین
سات سو برس تک جاری رہے ـ

یہ ترجمہ حال ہے لائی کرگس اور اوسکے قانون کا جو مینے کتب معتبرہ سے منتخب کیا
ہر چند کہ بموجب منشاے سوال کے اسکا جواب بھی مختصر ہونا چاہیے تھا مگر مینے اسلیے
کسیقدر مفصل لکھا کہ مختصر مین ہر ایک کی وہ قدر تشفی جو اس سے متوقع ہے ممکن نہ تھی +

سوال ۱۴

نوح کے طوفان مین کسقدر آدمی غرقاب ہوے تھے ـ

جواب ۱۳

ٹھیک ٹھیک تعداد تو خدا جانے مگر بعض انگریزی محققون نے یہ دریافت کیا ہے کہ
اگر کوئی امر بنی آدم کے توالد تناسل مین عائق نہ ہو تو اونکا عدد ۲۵ برس کے
بعد دونا ہو جاتا ہے پس اس اندازہ کے موافق انہون نے حساب کرکے
بتایا ہے کہ طوفان کے ہنگام سے چھپن ہزار نو سو چھہتر کرور اٹھاون لاکھ تیرہ ہزار
آٹھ سو اٹھاسی آدمی پانی مین لقمہ نہنگ اجل ہوے + ٥٦٩٧٦٥٨١٣٨٨٨ ـ
راقم نے جو اس حساب کو بموجب قاعدہ مرقومہ بالا کے پرتالا تو یہ تعداد نو سو چھہتر برس
پر جاکر تمام ہو گئی اور طوفان نوح سولہ سو چھپن برس بعد پیدایش دنیا کے واقع
+ تذکرہ کرکے یہ حال ان ... روسن صاحب کی تاریخ یونان سے لیا گیا ہو کہین کہین سیر متقدمین خیرالبشری
اور تذکرۃ الکاملین کی مطابقت سے بھی کچھ اضافہ ہوا ہے ـ

+ ـ سیر متقدمین ـ

ہوا تھا وہان تک حساب لگانے سے غرق ہونے والون کی تعداد بقدر آتی ہے —

۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۶	۳	۷	۸	۹	۹	۷	۶	۲	۹	۴	۸	۳	۸	۲	۰	۳	۲	۶	۲
مہا پدم	دس پدم	پدم	دس سنکھ	سنکھ	دس نیل	نیل	دس کھرب	کھرب	دس ارب	ارب	دس کرور	کرور	دس لاکھ	لاکھ	دس ہزار	ہزار	سینکڑہ	دہائی	اکائی

یعنی چھہ مہا پدم ۳۷ پدم ۸۹ سنکھہ ۹۷ نیل ۶۲ کھرب ۹۴ ارب ۸۳ کرور ۸۲ لاکھ تین ہزار دو سو باسٹھہ —

یہ غلط ہے کیونکہ آجکل کے تخمینہ کے بموجب دنیا مین کم و بیش ایک ارب آدمی دریافت کیے گئے ہین پس ابتداے آبادی مین اتنے بہت آدمیون کا کہ جنکی تعداد بیس مراتب پر جا کر ٹھہرے صرف ساڑھے سولہ سو برس مین ایک آدمی کی نسل سے موجود ہونا ناممکن ہے اس صورت مین یا تو یہ قاعدہ ہی غلط ہے یا اوسکے حساب لگانے مین کچھ غلطی واقع ہوتی ہو مین اوسکا کچا حساب واسطے طبع آزمائی ارباب ذوکا کے بجنسہ پیش کرکے + دو ایک دلیل بھی بحث کے نیچے لکھتا ہون —

دیکھو سیاجی راٹھور سمت ۱۳۰۰ مین مارواڑ مین تنہا آیا تھا مگر اولاد اوسکی اب تک باوجود گذرنے عرصہ قریب ساڑھے چھہ سو برس کے پانچ لاکھ نفری سے نہین بڑھی اسیطرح دولو کچھواہہ کی نسل باوجود گذرنے عرصہ نوسو برس کے تین لاکھ آدمی سے زیادہ نہین اب وہ حساب کہان رہا جسکے بموجب راٹھورون کی تعداد ۳۳۵۵۴۴۳۲ اور کچھواہون کی ۶۸۷۱۹۴۷۶۷۳۶ ہونی چاہیے اگر کوئی کہے کہ ان کے توالد اور تناسل مین بڑے بڑے موانع اور حادثہ عائق ہوے اور آدم کی اولاد کو طوفان تک کوئی بڑا واقعہ

+ دیکھو تتمہ نمبر ۱ —

مانع ترقی نسل نہ ہوا تھا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ کچھواہون کو ہمیشہ راٹھورون کی بہ نسبت حادثہ کم پیش آئے مگر پھر بھی راٹھورون کی نسل ان سے زیادہ ہے ہرچند کہ اون کا خاندان کچھواہون سے پونے تین سو برس بعد قائم ہوا تھا۔

اب ایک دو مثال مسلمانون کی تواریخ سے بھی لکھی جاتی ہے۔

روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ہارون رشید خلیفہ عباسی نے سنہ ۲۰۱ ہجری مین ۳۳ ہزار بنی عباس کے روبرو امام علی رضا کو ولیعہد کیا اسوقت تک عباس کے عہد سے ڈہائی سو حد پونے تین سو برس گذرے ہون گے۔

اس سے طرفہ تر طبقات محمود شاہی مین لکھا ہے کہ سنہ ۲۹۰ ہجری کی عالم سوز وبا سے بصرہ مین ستر ہزار آدمی صرف انس بن مالک کی اولاد سے راہی ملک عدم ہوئے تھے۔ یہ عرصہ بہت ہی کم ہے کیونکہ اس واردات اور انس بن مالک کے درمیان کا زمانہ سو حد سوا سو برس کا تسلیم کر سکتے ہین پس اس عرصہ مین جسقدر اوسکی ولادہ کی ترقی ہوئی وہ عجائبات روزگار سے ہے اور اوسکے دیکھتے ہوئے اس قاعدہ کی رہی سہی بنیاد بھی قطع ہوئی جاتی ہے۔

پس ہم کیا کوئی آدمی بھی طوفان نوح کے ڈوبے ہوؤن کی صحیح تعداد کسی طرح نہین بتا سکتا ہے۔ ہان یہ کہہ سکتے ہین کہ اس طوفان مین بیعدد غرقاب ہوئے تھے کہ بموجب روایات توریت اور انجیل کے صرف نوح اور اوسکے تین بیٹے مع اپنی عورتون کے زندہ بچ رہے تھے۔

سوال ۱۵

واٹرلو کی لڑائی قبل از سنہ مسیح ہوئی تھی یا بعد اور اوسکا ثبوت کیا ہے۔

جواب ۱۵

واٹرلو کی لڑائی مشہور تو وہی ہے جو ۱۸۱۵ء مین ہوئی تھی جسمین انگریزون نے فرانس کے غاصب نپولین بوناپارٹ کو شکست دیکر گرفتار کرلیا تھا + اور ثبوت اوسکا یہ ہے کہ بعد جنگ مذکور جو عہد و پیمان فرانس و انگلستان مین ہوسے تھے وہ اتبک قائم ہین اور اس عرصہ مین پھر کبھی دونون سلطنتون مین لڑائی بھڑائی کا اتفاق نہ پڑا۔

سوال ۱۶

دنیا مین اول کون کون قوم عقلمند مشہور رہی۔

جواب ۱۶

ہند و یونانی اور اہل چین۔ اگرچہ اہل مصر بھی بہت عقلمند ہو گذرے ہین مگر انہون نے انکے برابر شہرت نہین پائی۔

سوال ۱۷

مسلمانون کے علوم نے کہان سے کہان تک اثر پیدا کیا۔

جواب ۱۷

جبکہ مسلمانون کے غلبہ پانے اور اگلی سلطنتون کے برباد ہو جانے سے یونانیون اور فارسیون کے علوم معرض زوال مین آگئے تھے مسلمانون کے علوم نے جو خلفاے عباسیہ کے عہد مین بڑی ترقی پر تھے کل ایشیا کو باستثناے چین و ہند کے فیض پہونچایا تھا جس وقت یورپ کے طالبعلمون سے جبتک کہ کوئی اندلس

+ جنرل ہسٹری جلد سوم۔

کے عربی مدرسہ مین داخل ہوکر وہان کی سند حاصل نہین کرتا تہا فاضل نہین سمجہا جاتا تہا
دمشق بغداد بلخ اندلس سناسیہ نظامیہ سمرقند وغیرہ مقامات کے مدرسہ اور رصدخانہ
ترقی علم وفضل اسلامیہ کی گواہی دیتے ہین چنانچہ صرف اندلس مین چہ لاکہہ کتابین
اور سات کتب خانہ وقفی تہے ابو علی ابو موسی ابو العلا وغیرہ مسلمانون مین ایسے
حکیم ہو گذرے ہین کہ جنکی بزرگی اور ہمہ دانی کا اعتراف اکثر انگریزی مصنف اپنی تصنیفات
مین کرتے ہین مسلمانون مین اہل تالیف وتصنیف بہی بہت گذرے ہین جنہون نے
بیشمار کتابین تصنیف کی ہین اور علم طب وحکمت ومنطق وریاضی وشعر وعلم ہیئت ونجوم
کو بطور خود تحقیق انتہاء کمال پر پہونچاکر چہوڑا ہے ہم اونکی تصنیفات اور ترجمون کا
تذکرہ بخوف اطناب چہوڑکر اس مطلب کو اسطرح پر ختم کرتے ہین کہ جب سے مسلمانون نے
روم فرنگ فارس ماوراالنہر ہندوستان وغیرہ ولایتون کو قتل ونہب سے غارت و
برباد کیا ویسے ہی بعد ازان اون کے علوم اور ہنرپروری نے وہان کے لوگون
مین تہوڑا بہت اثر بہی پیدا کیا ۔

سوال ۱۸

یونانیون نے علم کہان سے حاصل کیا تہا ۔

جواب ۱۸

ہندوستان سے ۔ چنانچہ افلاطون حکیم اپنی تصنیفات مین تمام ہندیون کی بہت کچہ
تعریف لکہتا ہے جس سے اوسنے علم حکمت تحصیل کیا تہا ۔ حکیم فیثاغورث نے
حرکت محوری زمین کا مسئلہ بہی ہندوستان سے حاصل کیا تہا ۔ سکندر کیساتھ
ہندوستان سے ایک اوکی حکیم کلیان نامی گیا تہا جسکی تعریف یونانیون نے اپنی تصنیفات

مین بہت کچھ لکھی ہے —

چین کے لوگ شہر بنارس عرف کاشی کو اپنے علم اور حکمت کی مان بتاتے ہین فارسیون نے اکثر عجیب و غریب صنائع کی ایجاد کو ہندون سے منسوب کیا ہے بہرام گور بادشاہ ایران نے ہندوستان سے بہت سی گانے والے بلوائے تہے اور فارسیون نے علم موسیقی اون سے اخذ کیا —

ابو ریحان البیرونی نے خوارزم شاہ کے حکم سے چالیس برس تک ہند مین رہکر علم حکمت اور فلاسفہ سیکہا ابو معشر نجومی نے بہی بنارس ہی مین علم نجوم تحصیل کیا تہا —

اسی طرح انگریزی مورخ علوم اور فنون کے باب مین ہندوستان کو معلم قدیم بیان کرتے ہین چنانچہ ایک محقق فریڈ ریشلر نامی کا قول ہے کہ ہند وہ عظیم الشان مدرسہ تہا کہ جہان سے سب یوروپ کے مہذب قدمانے عرفان صنائع بدائع اور فنون و علوم کا اقتباس کیا —

ہندوون کی تصنیفات کی ہر ولایت مین قدر ہوئی اور ہر متنفس نے اون سے فیض اٹھایا چنانچہ ارسطو نے ترک شاستر یعنی منطق کے مسائل ہندی حکیمون سے اخذ کیے اور اقلیدس ہندسہ کے علم کو ہندوستان سے سیکہکر چین اور یونان مین لیگیا نوشیروان بادشاہ نے برزو حکیم کو بہیجکر کلیلہ و دمنہ کا ترجمہ منگوایا منصور دوانقی خلیفہ بغداد کے عہد مین بہت سی تقویمون اور رسالون کا ترجمہ محمد بن ابراہیم نے عربی مین کیا ابو صلاح نے سنہ ۱۱۵ھ مطابق سمت ۱۲۰۰ مین راج نیت کا ترجمہ سنسکرت سے عربی مین کرایا حکیم بو علی نے بہت سے رسائل علم طب اور کوک وغیرہ کے عربی مین ترجمہ کیے فیروز شاہ کے عہد مین کتاب بطاری اور مصطلاح اور فال نیمی کے ترجمہ ہوے زین العابدین بادشاہ کشمیر نے اکثر نسخہ علم موسیقی و تواریخ و حکمت وغیرہ کے فارسی مین ترجمہ کرائے اکبر کے عہد مین فیضی خان خانان عبدالقادر

بدایونی ابو الفضل ملا احمد ٹھٹوی وغیرہ فضلا نے راماین امرکوش لیلاوتی اتھربن بید سنگھاسن بتیسی مہابہارت اور رسائل علم موسیقی و نجوم و ہیئت و تصوف کو ترجمہ کرکے یادگار چھوڑے سے عالمگیر کے زمانہ مین مرزا خان نے علم کوک سنگار رس نایکا بھید پنگل قیافہ المنکار یعنی صنائع بدائع اور لغت وغیرہ کا فارسی مین ترجمہ کرکے ایک عجیب مجموعہ تحفۃ الہند نامی ترتیب دیا۔ غرضکہ پہلے پہلے تو ہندوستان کے علم دوست سیاحون نے مغرب مین عرب تک اور شمال مین چین تک پہونچکر علم کی روشنی پہیلائی اور یہان کے علوم و فنون نے مصر و یونان مین جاکر اور وہان سے یوروپ مین منتقل ہوکر نگارنگ کے گل کہلائے اور اہل عالم کو گوناگون ثمرۃ الفواد سے متمتع کیا جب کہ انقلابات زمانہ سے ہندوستان مین بدنظمی اور جہالت پہیلی اور وہان کے علوم قدیمہ حالت افسردگی مین پہونچکر چہپ جانے کے قریب پہونچے تب صاحبان انگریز بہادر کا قدم آیا اور اونکی برکت سے پہر کچہ علم کا چرچا ہوا چنانچہ بہت سی چہپی ہوئی کتابین زوایائے خمول سے نکلین اونکا انگریزی ترجمہ ہوا اور اہل یوروپ نے باوجود موجد ہونے اکثر صنائع بدائع کے پہر بہی اون سے کچہ نہ کچہ فائدہ ہی اوٹھایا۔

جو ترجمہ ہندی اور سنسکرت کی کتابون کے علمائے انگلینڈ اور فضلائے فرانس نے اپنی اپنی زبانون مین کیے ہین اونکی تفصیل لکہتا مگر خوف اطناب سے باز رہا۔

سوال ۱۹

پارلیمنٹ کی رسم کہان سے نکلی ہے۔

جواب ۱۹

یونان سے وہان سے روم مین مروج ہوئی اور روم سے انگلستان مین جہان کہ بخوبی

شہرت اور ترقی کو پہونچی —

سوال ۲

سیواجی مرہٹہ کا سوانح عمری اور حسب نسب بیان کرو —

جواب ۱۹

ایسا تحقیق ہوا ہے کہ لاکہاجی رانا کا ایک بیٹا سدرن سنگہ نامی میواڑ چہوڑ کر ملک مرہٹہ
چلا گیا تہا جو مرہٹوں سے میل جول اور شادی بیاہ کا بیوہار کرکے بہوسلہ اور انتونیہ
نامی دو خاندانوں کا بانی ہوا ازانجملہ خاندان بہوسلہ نے بڑی شہرت پائی [illegible]
ایک شخص مالوجی نامی نظام الملک والی احمدنگر کی سرکار مین [illegible] سواروں کا [illegible]
ایک دن کسی تیوہار کی تقریب سے لوکہ جی جادو راے کے مکان پر گیا جو اوسکا اعلی افسر
اور دس ہزار سواروں کا کماندر تہا لوکہ جی نے سادہ دلی سے مالوجی کے [illegible] بیٹے
کو ایک زانو پر اور اپنی سہ سالہ لڑکی کو دوسرے زانو پر بٹہا کر ہنسی ہنسی مین کہا کہ یہ جوڑا تو
لائق بیاہ کردینے کے ہے مالوجی نے اوسی وقت حاضرین دربار سے کہا کہ تم سب گواہ رہنا
لوکہ جی اپنی لڑکی میرے لڑکے کو دے چکے ہین یہ بات اگرچہ اوسوقت لوکہ جی کے دل
پر بہت گران گذری مگر جب چند ہی روز مین مالوجی نے بسبب [illegible] پنج ہزاری
سواروں کی افسری حاصل کرکے ایک ایسا ضلع جاگیر مین پایا کہ جسکا صدر مقام پونہ تہا تو
ناچار جادو راے نے اپنی دختر کی شادی ساہوجی بہوسلہ سے کردی [illegible]
سمت ۱۶۸۴ مین وہ آفت کا پرکالا یعنی سیواجی پیدا ہوا —

سیواجی کے خیر مقدم سے ساہوجی کی حشمت دوچند ہوگئی اور اوسنے دکن سے ہندوستان
تک ناموری پائی سمت ۱۶۹۳ مین جبکہ نظام الملک کی سلطنت کو شاہجہان اور بیجاپور کے

بادشاہ نے باہم تقسیم کرلی توساہوجی کی جاگیر بیجاپور والے کے حصہ مین آئی اور اوسنے
اوسکے خیرخواہون سکی خواہش ہوکر ایک بہت بڑی جاگیر اوسکو ملک میسور مین عطا فرمائی
جسکا صدر مقام بنگلور تہا —

ساہوجی اکثر میسور مین رہا کرتا تہا اور اوسکا فرزند دادا جی کھنڈو پونہ رہتا تہا جسکے تعلق
سیواجی کی اتالیقی بہی تہی سیواجی بچپن ہی سے شوخ چالاک اور بیباک تہا اوسنے اپنی
ملکی طرز لقیون کے بموجب شہسواری اور سپہ گری کے فنون مین خوب مہارت پیدا کی اور
شکار کے بہانے سے جنگل اور پہاڑون مین جاکر وہان کے سپاہی پیشہ اور غارتگر قومون
سے ایسی آشنائی بہم پہونچائی کہ بہت لوگ اوسکے رفیق ہوگئے جنکی ہمراہی سے سیواجی کی
طبیعت مین بڑے بڑے ارادے پیدا ہوے اور شجاعت اوسکے خون مین جوش
مارنے لگی تب وہ دادا جی کے قابو سے نکلگیا اور بیجاپور کی عملداری مین لوٹ مار کرکے
سمت امین قلعہ تورنا پر قابض ہوگیا اور وہان کے مسلمان قلعدار کو نکالکر بادشاہ کا
اطمینان کردیا کہ مین اس قلعہ کو آپکے ملازمون کی بہ نسبت اچھی طرح رکھونگا مگر
جب اوسنے قلعہ درست کرکے کہائی خندق بیچ بارہ اور لڑائی بہڑائی کے سامان سے
مستحکم کیا تو بادشاہ کو اندیشہ ہوا اور اوسنے ساہوجی کو اوسکی شکایت لکہی ساہوجی نے
دادا جی کو لکہا کہ سیواجی کو علاقہ بیجاپور مین لوٹ مار نہ کرنے دے چنانچہ وہ اپنی زیست تک
سیواجی کو منع کرتا رہا مگر اوسکے بعد سیواجی مطلق العنان ہوگیا اور اوسنے باپ
کی جاگیرون پر قبضہ کرکے اوسکے عاملون کو بیدخل کردیا اور سنگر کا قلعہ شاہ بیجاپور کے
مسلمان قلعدار کو ملاکر اپنے تصرف مین داخل کیا اور پرندر کا مشہور قلعہ کہ جسکی حراست
پر دو حقیقی بہائی قوم برہمن آباد متعین تہے سیواجی نے اونکو بیچ مین پہڑکر دغا سے

لے لیا یہ سب کامیابیان اوسکو سمت ۱۷۱۲ مین حاصل ہوئین —

بعدہ سیواجی کوکن مین گیا اور بادشاہی خزانہ کی کراچیون کو لوٹکر بڑے بڑے پانچ قلعہ جو گھاٹی مین ہتے وہ لیے اور اوسکے افسر قوم برہمن نے کلیانی کے مسلمان حاکم پر چھاپہ مارا اور اوسکو گرفتار کرکے سارے قلعون کی کنجیان اوس سے چھین لین اور اوسکو سیواجی کی خدمت مین پیش کیا سیواجی نے اوسکی جان بخشی کی اور اپنے ممالک مقبوضہ مین شاہ بیجاپور کے ضبط کیے ہوے اوقاف اور معافی اور جاگیرات کو ہندون کے نام بحال کرکے وہانکی پرانی رسمون کو تازگی بخشی —

سیواجی کی طبیعت مین تعصب مذہب اور پاس قومی دونون موجود تھے وہ مسلمانون کے وجود اور اونکی راہ ورسم سے سخت نفرت رکھتا تہا اور اون کے استیصال سے اپنے مذہب اور اپنی قوم اور اپنی رسمون کو ترقی دیا چاہتا تہا یہ مزاج اوسکا تدابیر ملکی سے ایسا راس آیا کہ اوسنے بخوبی کامیابی پائی اور یہ دعوا کیا کہ دیوتے مجہپر مہربان ہین اور اوتارون نے مجکو کرامتین بخشی ہین —

بیجاپور کی سرکار نے اس غلط فہمی سے کہ سیواجی نے اپنے باپ کے سکھانے سے یہ دہوم مچائی ہے ساہوجی کو فریب سے گرفتار کرلیا ساہوجی نے بہت کہا کہ مین بیٹے کی بدذاتیون مین شامل نہین ہون مگر قبول نہین کیا اور اوس فتنہ کے فرو کرنے کے لیے اوسکو معقول مہلت دی اس عرصہ مین ساہوجی نے بیٹے کو ہر طرح کی تاکید شدید لکھی مگر وہ اپنے ارادون سے باز نہین آیا تب ساہوجی کو قید کرلیا اور یہ دہمکی دی کہ اگر اسقدر عرصے مین تیرا بیٹا مطیع نہ ہوگا تو تجکو مار ڈالین گے سیواجی یہ سنکر بہت گھبرایا اور اوسنے شاہجہان بادشاہ دہلی سے اعانت چاہی جسکے علاقہ مین اب تک اوسنے ابھی احتیاط

لوٹ مار نہ کی تھی ۔

شاہجہان نے سیواجی کو غیر اری منصب دیکر اوسکے باپ کو بعد مقید ہی چار سال کے رہا
کروادیا سیواجی باپ کے جان کے خوف سے کچھ عرصے تک چپ بیٹھا رہا لیکن یہہ
بیکاری اوسپر بہت شاق گذرتی تھی آخر کرناٹک مین فساد ہوا سرکار بیجاپور نے ساہوجی
کو وہان کے انتظام پر بہیجا سیواجی نے اس موقع کو غنیمت سمجھکر اوس ہندو راجہ کو جو
گہاٹون سے دریاے کشنا کے بالائی حصون تک سارے پہاڑی ملکون واقع جنوب
پونہ کا ایک سا بغاوت کی ترغیب دی اور جب وہ اوسکا شریک نہوا تو اوسکو مارکر اوسکے
تمام مقبوضات پر قبضہ کیا اور پہر جس ترکیب اور جس حیلہ سے ہوسکا ۱۶۵۵ء مطابق
سمت ۱۷۱۲ تک ملک گیری کی شہزادہ اورنگ زیب اسی سال مین دکن کا صوبہ ہوکر آیا سیواجی
نے اسکی اطاعت حاصل کی اور اپنے ممالک مقبوضہ کو بادشاہی سندون سے مستحکم کیا
مگر جب یہ دیکہا کہ شاہزادہ گولکنڈہ فتح کرنے مین مصروف ہے اور یہ مہم بہت طول پکڑیگی
تو اوسکا ساتھ چھوڑ دیا اور مغلون کی قلمرو پر دہاوا کرکے جنیر کو لوٹ لیا اور احمد نگر کا قصد
کیا مگر اورنگ زیب کے جلد جلد فتیاب ہونے سے اوسکی امیدین پوری نہوئین ۔

اس عرصہ مین شاہجہان بیمار ہوگیا اور اورنگ زیب ہندوستان کو جانے لگا تو سیواجی
نے واسطے عفو تقصیرات کے ملتجی ہوکر عرض کی کہ میرے حقوق جو ممالک شاہی مین ثابت
ہین وہ دیے جاوین تو مین جان نثاری کو مستعد ہون مگر اورنگ زیب نے اپنے
انتظام کی مصلحت آیندہ پر نظر رکھکر اوسکے قصور اس شرط پر معاف کیے کہ وہ اپنے سوارون
کے گروہ کو اوسکی فوج مین داخل کرے سیواجی بہی اورنگ زیب کے مانند چالاک حیلہ ساز تہا
وہ زبان سے تو سب کچھ قول قرار کرتا رہا مگر سوارون کے بہیجنے کو صاف اوڑا گیا ۔

بعد روانگی اورنگ زیب کے سیواجی نے پہر ملک بیجاپور مین چہاپہ مارنے شروع کیے
اس عرصہ مین وہان کا بادشاہ مرچکا تہا اور اوسکا جانشین خوردسال تہا وزیرون نے
سیواجی کی مدافعت کو ایک بڑی فوج افضلخان کی افسری مین بہیجی جب وہ پہاڑ جنگلون کو
طے کرکے پرتاپگڈہ کے قریب پہونچی تو سیواجی نے حیلہ گری سے اطاعت ظاہر کی اور
افضلخان کو ایسے ایسے فقرے دیے کہ وہ ایک خدمتگار اور ایک تلوار لیکر اوسکے ملنے کو
قلعہ پر گیا سیواجی دگلے کے تلے فولادی زرہ پہنکر اوسکی پیشوائی کو آیا اور بغلگیر ہوتے ہی
ایسی تلوار ماری کہ اوسکا کام تمام ہوگیا اور اوسی وقت سیواجی کی فوج نے جو سپاہ غنیم کو
گرد جنگلون مین چہپی ہوئی تہی اوسپر حملہ کرکے فتح پائی سیواجی نے فراریون کی جان بخشی
اونمین جتنے مرہٹہ تہے وہ سیواجی کی ملازمت مین داخل ہوے مگر ایک مرہٹہ سردار نے
ولینعمت کی نمکحلالی سے سیواجی کی نوکری قبول نہ کی سیواجی نے اوسکو خلعت و قیمت
دیکر رخصت کیا ـــ

اس فتح سے جو ماہ نومبر سمت ۱۶۵۹ع مین حاصل ہوئی اوسکا حوصلہ بہت بڑہ گیا اور اوسنے
اوسپاس پڑوس کے ملکون کو غارت اور سب پہاڑی قومون کو فتح کرکے کوکن کی طرف
عزیمت کی تاکہ وہان کی فتوحات کو خاتمہ پر پہونچا دے راستہ مین سنا کہ اوسکے مقابلہ کو
ایک لشکر عظیم بیجاپور سے روانہ ہوا ہے پس وہ وہین سے لوٹا اور قلعہ پنالا مین آبیٹہا
بیجاپور کی لشکر نے اخیرماہ مئی ۱۶۶۰ع مین اوسکا محاصرہ کیا سیواجی کچہ عرصے تک اوس سے
لڑا ایک اندہیری رات مین باہر نکلگیا وہ قلعہ چار مہینے اور لڑکر آخر فتح ہوگیا مگر سیواجی
کے ہاتہ نہ آنے سے شاہ بیجاپور کو اس فتح کی خوشی نہ ہوئی بلکہ اسقدر غصہ آیا کہ خود اپنی
فوج لیکر چڑہا کہ سیواجی اوسکا مقابلہ نہ کرسکا اور شاہ نے اکثر ملک اوسکا فتح کرلیا اسی

اس عرصہ مین کرناٹک مین ایسا فساد ہوا کہ بادشاہ اوسکے فرو کرنے کو گیا اور دو برس تک
اوسمین مصروف رہا سیواجی نے فرصت پاکر اپنے سکئے ہوئے علاقہ ہی واپس نہ کیے بلکہ
وہ اور بہت سا ملک بیجاپور کا دبا بیٹھا آخر ساہوجی نے بیچ مین پڑکر فیمابین شاہ اور سیواجی
کے آشتی کرادی سیواجی صلح کے بعد ایسے ملک پر قابض رہا جو سمندر کی جانب سے
اٹہائی سو میل چوڑا چکلا اور کوکن کا وہ حصہ تہا جو گوا اور کلیانی کے بیچ مین پڑتا ہے
اور گہاٹون کے اوپر سے طول اوسکا پونہ کے شمال سے لیکر مقام مرچ واقع دریای کشنا کی
جنوب تک ڈیڑہ سو میل کے قریب قریب ہے اور عرض اوسکا مشرق سے مغرب تک زیادہ
سے زیادہ سو میل تہا اس مختصر ملک مین سات ہزار سوار اور پچاس ہزار پیادہ اوسنے قائم
کیے اور ایک خودمختار حکومت کا ڈہنگ ڈالا —

سیواجی کو جو بیجاپور کی مہم سے فراغت حاصل ہوئی تو وہ قلمرو مغل کی طرف متوجہ ہوکر
جنیر مین آیا اور اوسکے سوار اورنگ آباد تک لوٹتے چلے گئے شائستہ خان صوبہ دار اورنگ آباد
نے اون سوارون کو بہگا کر پونہ کے قریب ڈیرے لگائے سیواجی جو اوسوقت سنگر کے
قلعہ مین چلا آیا تہا ایکدن شام ہوتے ہی پونہ کو روانہ ہوا اور راستہ مین پیادونکی چوکیان
بٹہاتا ہوا پچیس مرہٹون کے ساتہ ایک برات کی معیت مین شہر مین داخل ہوا اور شائستہ خان
کے پہرون کی قطار سے گذر کر سیدہا اوسکے محل مین گہس گیا شائستہ خان جی چھوڑکر بہاگا جب
کہ وہ ایک کہڑکی سے نیچے کو کود آیا تہا اوسکے ہاتہ کی دو انگلیان سیواجی کی تلوار سے
کٹ گئین اور بیٹا اوسکا جان سے مارا گیا بعدہ سیواجی ایسی تیزی اور تندی سے لوٹ
گیا جیسا کہ آیا تہا اور کسیکو اوسکے آنے جانے کی خبر نہ ہوئی اور اوسنے سنگر کے قلعہ پر پہونچکر
اس خوشی مین ایسی روشنی کی کہ اوسکا تماشا بادشاہی فوج والے بارہ میل سے دیکہتے تہے

سیوا جی کا یہ کام ایسا بڑا سمجھا گیا کہ اتبک مرہٹہ اوسکو فخر و عزت کے ساتھہ بیان کرتے ہین۔ اورنگ زیب اس شکست سے بہت برہم ہوا اور جب شایستہ خان نے اس بلاے ناگہانی کو اپنے معاون مہاراجہ جسونت سنگہ کی دغا بازی سے منسوب کی تو جسونت سنگہ اوس سے ناراض ہوکر اورنگ آباد چلا گیا اور شایستہ خان کی بدلی بنگالہ کو ہوگئی۔

سیوا جی نے دشمنون کے خرخشون سے امن پاکر چار ہزار سوار سے سورت پر دہاوا کیا اور … تہذ نگرشہ کر چہہ روز تک دل کھولکر لوٹا گو انگریزون اور ہالینڈ کے کارخانہ دارون نے جنکے پاس بہت سے ہندوستانی تاجر بہی پناہ گزین ہوے تھے مرہٹون کو مارکر اپنی سرحد سے نکالدیا لیکن پہر بہی وہ بیشمار دولت لے گئے اور سیوا جی تنہہ راے گڈہ واقع کوکن مین جاکر راجہ ہو بیٹہا یہ واقعہ ۵۔ جنوری ۱۶۶۴ع مطابق ۱۰۔ ماہ جمادی الثانی ۱۰۷۴ھ موافق ستی ماہ بدی پرو اسمت ۱۷۲۱ کو واقع ہوا کچہہ عرصے بعد ساہوجی شکار کہیلتے مین گہوڑے سے گرکر مرگیا اوسنے اپنی جاگیر واقع مندراس کا انتظام اچہی طرحسے کیا تہا اور جنوبی فتوحات کو بیجاپور کے نام سے بہت شہرت بخشی تہی اوسکی فتوحات شہر مندراس تک پہونچی تہین اور تنجور کی ریاست بہی بیجاپور مین شامل ہوگئی تہی۔

ساہوجی کے مرتے ہی سیواجی نے راجگی کا خطاب اختیار کیا اور اپنے نام کا سکہ جاری کرکے جہازون کا ایک بیڑہ بنایا اور اوسکے ذریعہ سے شاہ دہلی کے اکثر جہازون کو لوٹا ایکدفعہ چار ہزار آدمیون کو ساٹہہ کشتیون پر بٹہاکر صوبہ کنارا کے ایک دور دراز مقام پر اوترا اور بارسلور کو جو بیجاپور کا مالدار بندر تہا لوٹ کر اون سب بندرون کی

اس سکہ مین یہ کندہ تہا۔ سیوا مہاراجہ چہترپتی۔

بہی خبر لے ڈالی جہان اوسکی رسائی کا سان گمان بہی نہ تہا۔

شروع سنہ ۱۶۶۵ء مطابق سمت ۱۷۲۲ مین اوسنے بیجاپورا ور اورنگ زیب کی سلطنتون کو ایک ساتھہ غارت کرنے کا ارادہ کرکے فوج کو تو علاقہ بیجاپور مین روانہ کی اور خود اورنگ زیب کے قلمرو مین گیا اور اوسکا بہت کچہ نقصان کیا اورنگ زیب نے جو حاجیون کی کشتی کے لوٹے جانے اور بندر سورت کے تباہ ہونے سے جو حاجیون کے اوترنے کی وجہ سے مقدس سمجہا جاتا تہا غضبناک ہو کر راجہ جے سنگہ اور دلیر خان کو سیواجی کی مہم پر روانہ کیا۔ انہون نے نربدا پار ہو کر پونہ اور پورندر کے قلعون کو فتح کرلیے اور سیواجی کے پکڑنے مین بہت مصروف کی جو کہ بعد مہم سیواجی کے اونکو بادشاہ کا حکم بیجاپور جانے کا تہا اور سیواجی کو بیجاپور کا تباہ کرنا تلوون سے لگا ہوا تہا اسلیے اوسنے راجہ جے سنگہ سے صلح کرلینا مناسب سمجہا تاکہ اوسکے ساتہہ ہو کر بیجاپور کو لوٹے چنانچہ اوسنے راجہ سے خط کتابت شروع کی راجہ نے بہی اوسکو جان کی سلامتی اور بادشاہ کی نوازش کا اوسے یقین دلایا کہ وہ جریدہ اوسکے پاس چلا آیا اور دونون کی مشورت سے ایک عہدنامہ لکہا گیا جسمین سیواجی کی طرف سے بیس قلعون کے پیشکش کرنے اور بادشاہی اطاعت مین جان نثار رہنے کی شرطین تہین اور بادشاہ کی طرف سے اوسکے بیٹے سنبہاجی کو پنجہزاری منصب دینے اور بیجاپور کے مفتوحہ ممالک کے محاصل سے فیصدی کے حساب سے کچہ اوسکا حق مقرر کرنے کا وعدہ تہا مگر بادشاہ نے پچہلی شرط کو قلم انداز کرکے اور باقی شرطون کی منظوری کا ایک مفصل عہدنامہ سیواجی کے نام لکہہ بہیجا اور سیواجی دوہزار سوار اور آٹہہ ہزار پیادہ لیکر راجہ کے ساتہہ بیجاپور کو روانہ ہوا اور وہان کی مہمات مین بڑی خیرخواہی اور دلاوری بہدوے کار لایا۔

اورنگ زیب نے اس جلدو مین تعریف آمیز فرمانون اور عام وعدون سے سیواجی کو خوش کر کے دہلی مین بلوایا سیواجی باوجودیکہ بڑا متفنی اور ہوشیار تہا اورنگ زیب کے اقرارون اور جے سنگہ کی مہربانیون سے دہوکا کہاکر مع سنبہاجی کے دہلی کو روانہ ہوا وہان اوسکی خاطر تواضع جیسی کہ وہ چاہتا تہا نہ ہوئی غرضکہ جب وہ دہلی کے قریب پہنچا تو کمتر درجہ کا سردار جے سنگہ کے بیٹے کے ساتہہ اوسکی پیشوائی کو آیا اور دربار مین بادشاہ نے اوسکو تیسرے درجہ والے یعنے پنجہزاری سردارون مین بلا امتیاز کہڑا کیا سیواجی اس خفت سے غیرت اور غصہ کے مارے بیہوش ہو کر گر پڑا اور جب کچہہ ہوش مین آیا تو رامسنگہ کو اوسکے باپ کی دہوکا دہی اور وعدہ خلافی کی بڑی لعنت ملامت کی اور بادشاہی نوکرون سے کہا کہ جیسے میری آبرو خاک مین ملا دی ویسے مجکو بہی خاک مین ملا دو اور اوسی عالم مین بلا حصول خلعت دربار سے باہر چلا گیا اورنگ زیب نے اوسکے مکان پر پہرہ قائم کر دیے اور یہ حکم دیا کہ جب تک جے سنگہ کی رپوٹ اون وعدون کی بابت جو تمسے کیے ہین نہ آجاوے تمکو یہان رہنا پڑے گا—

سیواجی نے اپنی مخلصی کی تدبیرون کو سوچکر اول تو بادشاہی اجازت سے اپنے ہمراہیون کو جو پانسو سوار اور ہزار پیادہ تہے وطن کو بہیج دیے اور پہر خود بیماری کے بہانہ سے کہاٹ پر پڑ گیا اور بادشاہی بیدون سے جو اوسکے معالجہ کو آتے تہے سازش کر کے باہر کے رئیسون سے بات چیت جاری رکہی اور فقیرون کے واسطے بڑے بڑے ٹوکرون مین شیرینی اور کہانا بہیجنا شروع کیا جب دیکہا کہ پہرے والے ٹوکرون کو بے روک ٹوک آنے جانے دیتے ہین تو ایک روز وہ ایک ٹوکرے مین بیٹہکر اور بیٹے کو دوسرے ٹوکرے مین بٹہا کر پہرہ والون کی حفاظت سے باہر نکل گیا کچہہ دور آگے اوسکا گہوڑا کہڑا تہا اوسپر سوار

پہنچے کے بہیکر بہت جلد متہرا مین داخل ہوا وہان اوسکے رفیق بہیس بدلے ہوئے پہرے
تہے سیواجی سنبہاجی کو ایک برہمن کی حفاظت مین چہوڑکر دکن کو روانہ ہوا اور تعاقب
کرنے والون سے بڑے فن و فطرت سے جان بچاکر نو مہینے کے عرصے مین ماہ پوس سمت ۱۷۲۳
کو راے گڈہ مین صحیح و سلامت داخل ہوگیا —

جو کہ راجہ جے سنگہ قبل از پہونچنے سیواجی کے اورنگ آباد مین مرگیا تہا اور اوسکی فوج نے
بالاگہاٹ اور پائین گہاٹ کے قلعون کو بے حفاظت چہوڑ دیا تہا اسلیے سیواجی کے افسرون نے
اون سب کو تہوڑی تہوڑی لڑائیون مین لے لیے تہے اور جب سیواجی پہونچا تو اوسی
گرما گرمی مین اور بہت سے قلعون پر قابض ہوے —

جے سنگہ کی جگہ شاہزادہ معظم دکن مین آیا اوسکے ساتہ جسونت سنگہ بہی تہا جو شاہزادہ
کی طبیعت پر حاوی اور بادشاہ کے برخلاف ہندؤن کا خیر خواہ تہا اور سیواجی کا دوست
سیواجی نے اوسکی حمایت اور دوستی اور شاہزادہ معظم کی تائید سے یہ فائدہ اوٹہایا کہ
بادشاہ نے اوسکے سارے قصورون سے چشم پوشی کی اور بہت سا ملک اوسکو واپس
دیکر جاگیر بہی صوبۂ برار مین عطا فرمائی اور راجگی کا خطاب اوسکا تسلیم کیا —

سیواجی اپنے قوی دشمن اورنگ زیب سے فراغت حاصل کرکے گول کنڈہ اور بیجاپور
کی طرف متوجہ ہوا ان بادشاہون نے اوسکے مقابلہ مین آپ کو کمزور اور اورنگ زیب کو کمین
مین دیکہکر اوسکو سالانہ خراج دینے کا وعدہ کیا —

بعدہ سیواجی نے دو برس امن چین مین بسر کیے اور اپنی قلمرو کا انتظام ایسی شائستگی
سے کیا کہ جسکی تعریف انگریز بہی کرتے ہین مختصر یہ ہے کہ اوسکی سرکار مین دس سوار سے
لیکر پانچہزار سوار تک کے افسر تہے اور اونکی تنخواہین بڑی بڑی تہین مگر کسیکو یہ اختیار

نہتا کہ اپنے کسی ماتحت کو برطرف کرسکے یا اوس سے جرمانہ لے کل سپاہ کو تنخواہ خزانہ سے ملتی تھی لوٹ کل سرکار مین داخل ہوتی تھی اور سپاہیون کو اوسکے عوض اضافہ تنخواہ سے خوش کردیتے تھے —

ملکی حکومت کا بھی یہی حال تھا کہ عاملون کی طرف سے رعایا پر ظلم نہ ہونے پاتا تھا کاشتکار غریب نہین کرسکتے تھے کل محکمون مین برہمن کاردار تھے جو بہت کفایت اور ضروری سے کام کرتے تھے —

عالمگیر نے جو سیواجی کا ملک واپس کیا تھا اور صوبہ برار مین جاگیر دی تھی اوسکا مقصد یہ تھا کہ سیواجی کو اپنے قابو مین لاوے اور شاہزادہ اور مہاراج کو خفیہ خفیہ اوسکی گرفتاری کی تدبیرین بتاتا تھا مگر سیواجی نادان نہ تھا کہ اوسکے جال مین پہنس جاتا بلکہ اوسنے یہان تک فیلسوفی برتی تہی کہ رشوتین دیکر دونون کو اپنا طرفدار بنا لیا تھا اور برخلاف منشاے بادشاہ کے ایک بڑا مفسدہ برپا کیا چاہتا تھا تب تو اورنگزیب نے علانیہ حکم اوسکی گرفتاری کا جاری کیا جس سے دکن مین پھر لڑائی شروع ہوئی اور سیواجی نے سنگہڑے قلعہ پر چڑہائی کی یہ بڑا مضبوط قلعہ تھا اور بادشاہ کی طرف سے ایک بڑا گروہ راجپوتونکا یہان رہتا تھا مگر سیواجی کا جنگی افسر رات کو زینہ لگاکر چڑہ گیا قلعہ والونکو مارکر نکالدیا سیواجی نے اس فتح کی خوشی مین اپنے سپاہیون کو چاندی کے جوشن عنایت کیے —

بعدہ سیواجی نے سورت کو پھر لوٹا اور خاندیس کو بے چراغ کیا اور اسدفعہ پہلے پہل ملک مذکورہ سے چوتھ حاصل کی اور ایک بیڑہ جہازون کا مرتب کرکے جنجرہ کے حبشیون پر جو اوسکے قدیمی دشمن تھے چڑہ گیا حبشیون نے اورنگزیب سے پناہ مانگی تب اورنگزیب

محے شاہزادہ کو معطل کرکے چالیس ہزار سوار مہابت خان کی افسری مین دکن روانہ کیے سیواجی کی فوج ایک مضبوط قلعہ پر جسکو مہابت خان نے گھیرا تہا اوس سے مقابل ہوئی اور غالب آئی یہ میدان کی پہلی لڑائی تہی جسمین مرہٹون نے مغلون پر ایک بڑی فتح پائی اور فراریون کا اورنگ آباد تک تعاقب کیا یہ واقعات سنہ ۱۶۷۲ اور ۷۳ مین واقع ہوے—

اورنگ زیب نے شاہزادہ اور مہابت خان کو طلب کرکے خان جہان صوبہ گجرات کو اونکی جگہ مامور کیا اور خود یوسف زئی پٹھانون کی تنبیہ اور تادیب مین مشغول ہوا- جنہون نے اوسکی شرقی اور شمالی سرحد پر ایک بڑا فتنہ برپا کر رکہا تہا اس عرصے مین بیجاپور کا بادشاہ مرگیا اور اوسکی سلطنت کی بازی ابتری ہوگئی سیواجی نے اس موقع کو غنیمت سمجہا اور دوبرس کے اندر اندر بہت سی لڑائیون اور محاصرون کے بعد ایک بڑا حصہ اوس قلمرو کا فتح کرلیا جسکی وجہ سے اوسکی جاہ و حشمت کو اسقدر ترقی ہوئی کہ اوسنے بادشاہی آداب اور قاعدے کا برتاو مناسب سمجہکر راج گڈہ مین ایک بڑے جشن کا سامان مہیا کیا اور سلاطین تیموریہ کی تقلید پر تخت نشین ہوکر سونے چاندی کے تلاوان کیے اور اپنے متوسلون کو خلاع فاخرہ تقسیم کرکے بڑے بڑے افسرون کے خطاب فارسی سے سنسکرت مین بدلے اور مذہبی باتون کی طرف متوجہ ہوکر کہانے پینے اور علاوہ اوسکے تمام چیزون مین جو ہندو دہرم اور حفظ نسب سے علاقہ رکہتی ہین بڑی احتیاط برتی تہی—

اکزنڈین صاحب جو بمبئی کے فرنگی تاجرون کی طرف سے اس راج تلک کی تقریب مین سیواجی کے پاس گئے تہے کہتے ہین کہ یہ راج تلک ۱۶ جون سنہ ۱۶۷۴ء کو اسی شان و

شوکت سے ہوا جو اوس ابتداے عروج مین اوس سے متوقع نہ ہوسکتا تھا —

سیواجی نے بعد تخت نشینی کے اپنی فوجون کا اورنگ زیب کے قلمرو مین روانہ کین جنہون نے دو بڑے قلعہ فتح کیے اور مغلون کی قلمرو کو خاندیس اور برار تک لوٹا اور گجرات مین بہروچ تک تاخت و تاراج کی مرہٹہ اسدفعہ پہلے پہل فوج لیکر نربدہ سے اوترے تھے —

پہر سیواجی نے باپ کی جاگیر واقع میسور کا جواب تک اوسکے بہائی ونکاجی کے قبضہ مین تہی ارادہ کرکے گول کنڈہ کے بادشاہ سے موافقت کی اور بیجاپور والون اور مغلون کی لشکرکشیون کے وقت اوسکی رفاقت کا اقرار کرکے سمت ۱۷۳۴ مین تیس ہزار سوار اور چالیس ہزار پیادہ لیکر گول کنڈہ گیا اور وہان عہد سابق کے سوا اتنا اور قرار پایا کہ جو سیواجی باپ کی فتوحات سے آگے بڑہے تو بادشاہ کو حصہ دے اور بادشاہ اوسکے عوض اوسکو توپخانہ اور روپیہ دے گا —

بعد ازان سیواجی دریاے کشتنا کو عبور کرکے بیجاپور کے قلاع کو جو پیش آتے گئے فتح کرتا ہوا میسور مین پہونچا اور ونکاجی سے ملکر باپ کے ترکہ سے حصہ مانگا جب اوسنے انکار کیا تو سیواجی نے جبرا سب ترکہ پدری واقع میسور پر قبضہ کرلیا اور آیندہ اور بہی ملک گیری کیا چاہتا تہا کہ آمین گول کنڈہ پر مغلون اور بیجاپور والون کے چڑہ آنے کا چرچہ لگا تو وہ مجبوری علاقہ میسور باقرار دینے نصف آمدنی کے ونکاجی کو دے کر گول کنڈہ کو روانہ ہوا مگر والی گول کنڈہ اوسکے آنے سے پہلے اون سے تصفیہ کرچکا تہا تب سیواجی بلاری اور ادونی وغیرہ قلاع متعلقہ بیجاپور کو فتح کرتا ہوا بعد سفر اٹھارہ مہینے کے سمت ۱۷۳۵ مین راجگڈہ مین پہونچ گیا —

بعد وشاہزادہ معظم اور دلیر خان نے بیجاپور کا محاصرہ کرلیا اور بیجاپور کے وزیر نے
سیواجی سے امداد چاہی مگر وہ اودہر تو نہ گیا اور مغلون کی قلمرو پر بڑی زور شور سے
حملہ آور ہوا اس یورش مین ہزیمت نصیب ہوئی لیکن بار دیگر پہر ایسے زور و قوت
سے نمایان ہوا کہ ویسا کبہی نہ ہوا تہا اور بہت سے قلعہ مغلون سے خالی کراکر تصرف
مین لایا بیجاپور کے وزیر نے پہر نیت تمام کمک کی استدعا کر کے لکہا کہ ہماری مدد اوس
سے پہلے کرنا چاہیے کہ بعد اوسکے وہ کام نہ آئے سیواجی اوسکی درخواست پر روانہ ہونیکو
تہا کہ ناگاہ اوسکو اپنے بیٹے سنبہاجی کے مغلون سے ملجانے کا پرچہ لگا یہ نوجوان شاہزادہ
جسمین باپ کی لیاقتون سے سواے دلیری کے اور کسی قسم کی لیاقت نہ تہی یہان تک
عیاش ہوگیا تہا کہ اوسنے ایک برہمن کی جورو کے ناموس پر دست درازی کی تہی جسکی
سزا مین باپ اوسکو ہمیشہ ایک قلعہ مین مقید رکہتا تہا مگر وہ اب قید سے بہاگ کر دلیر خان
سے جاملا تہا سیواجی کو اس معاملہ سے بڑی تشویش ہوئی لیکن وہ چند روزہ تہی کیونکہ
بادشاہ نے دلیر خان کو لکہا کہ سنبہاجی کو قید کرکے ہمارے پاس بہیجدو مگر دلیر خان نے
اسمین اپنی بدنامی دیکہکر اوسکو سیواجی کے پاس پہونچا دیا اور سیواجی نے بیجاپور کی
مخلصی پر مصروف ہوکر بادشاہی رسدون کو چارون طرف سے ایسا بند کردیا کہ دلیر خان
گہبرا کر واپس چلا آیا اور بیجاپور والون نے منت پذیر ہوکر وہ سب علاقہ دے ڈالا
جو کشنا اور تنگ بہدرا ندیون کے درمیان مین ہے اور جو حقوق اوسکے باپ
کی جاگیر واقع میسور پر حاصل تہے وہ بہی اوسکو عنایت کیے سیواجی کا یہ عروج اوسکے
بہائی ونکاجی کے دل پر استقدر شاق گذرا کہ اوسنے حسد اور غیرت کے مارے جوگی ہوجانے کا
عزم مصمم کرلیا تہا کہ اسی عرصے مین سیواجی کے تمام ارادے ایک سخت بیماری سے

صدمہ سے فسخ ہو گئے اور وہ تاریخ ۵ - ماہ اپریل ۱۸۷۰ مطابق ۲۴ - ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۷ ہجری موافق بیساکہہ بدی ۹ - سمت ۱۹۲۷ کو ترپن برس کی عمر مین راہی بقا ہوا اور جو حکومت پیدا کر کے چہوڑ گیا تہا وہ اوسکے بعد اعلیٰ درجہ کو پہونچکر مفلون کے زوال کی باعث ہوئی ٭

سوال ۲۱

سمرامس بیگم جو حسب بیان انگریزون کے سب سے پہلے ہند پر حملہ آور ہوئی تہی کس ملک مین حکومت کرتی تہی —

جواب ۲۱

سمرامس بیگم نینوہ کے بادشاہ نینوس کی بیگم تہی جسنے نمرود کے جانشینون سے شہر بابل چہین کر سلطنت اعصریہ مین جو دنیا کی سلطنتون مین اول سلطنت خیال کی گئی ہے (اور عراق و کلدیہ ہی اوسی کو کہتے ہین اور ایران و روم بہی اوسمین شامل تہے) عمل کر لیا تہا جب وہ مرا تو سمرامس اوسکی جانشین ہوئی اور حبش کو فتح کر کے ہندوستان پر چڑہ آئی مگر ہندؤن نے مکرر محاربہ کر کے اوسکو سندہ کے پار بہگا دیا یہ واقعہ سنہ عیسوی سے تخمیناً دو ہزار برس پیشتر واقع ہوا تہا + اکثر انگریزی مورخون کا قول ہے کہ معرکہ عظیم دیواسر سنگرام جو پورانون مین درج ہے اوسکی اصل شاید یہی لڑائی ہے —

سوال ۲۲

چین مین عجیب چیز کیا ہے —

٭ تاریخ الفنسٹن - گرنیڈ ڈف صاحب کی تاریخ مرہٹہ —

+ سیر متقدمین —

جواب ۲۱

چین کی دیوار جو واسطے روکنے حملہ تاتار کے فغفور چی وانگ تی نے بنوائی تہی اوسکا مفصل احوال تاریخ چین مصنفہ کارکرن مین درج ہے۔

سوال ۲۳

روس کی عجائبات بیان کرو۔

جواب ۲۲

اس سے عجیب اور کیا بات ہوگی کہ ملک روس مین گرمیون مین کسی مہینے تک آفتاب غروب نہین ہوتا ہے۔

سوال ۲۴

ہندوستان مین کون کون عمارتین عمدہ ہین۔

جواب ۲۳

روضۂ تاجگنج۔ دیگ کے بہون۔ ہمایون کا مقبرہ۔ دہلی کی جامع مسجد۔ مندر جین در قمع کوہ آبو۔ دیوگڈہ کا قلعہ جو ایک لخت پتہر کا تراشا ہوا ہے۔ ایلورا۔ اور ایلیفنٹا کی عمارتین جو پہاڑون کے غارمین پتہر تراش کر بنائی ہین۔

سوال ۲۵

یہ سچ ہے کہ فارس کے بادشاہون نے تمام دنیا مین فرمانروائی کی ہے۔

جواب ۲۴

یہ سچ نہین ہے کیونکہ تمام دنیا کی تاریخین اوسکی گواہی نہین دیتین۔

سوال ۲۶

راجپوت کس کس چیز کی زیادہ عزت کرتے ہین۔

جواب ۲۵

اپنی عورت اور اپنے گھوڑے اور اپنی تلوار کی۔ تشریح اسکی یہ ہے کہ راجپوت لوگ سب قومون سے زیادہ اپنی مرجاد کے پابند ہوتے ہین اور عورتون کی عزت و توقیر کرنا اونکی مرجاد مین داخل ہے اور یہ بات شاستر کی روسے بھی ممنوع نہین ہے راجپوتون کی عورتین گو شوہر پرست ہوتی ہین مگر مزاج ویسا ہی رکھتے ہین اور وہی اقتدار اور وہی غیوری جو راجپوتون کی طینت سے مخصوص ہے۔ اگر اونکے شوہر اون کی خاطر خواہ عزت اور آبرو نہ کرین تو وہ اس غم و غصہ مین اپنی جان ہلاک کر ڈالتی ہین۔

تلوار کی عزت اسلیے کرتے ہین کہ وہ اونکا خاص ہتھیار ہے راجپوت لڑائی مین جسقدر تلوار پر بھروسہ رکھتے ہین اور کسی ہتھیار پر نہین رکھتے تلوار ہر وقت اونکے پاس رہتی ہے وہ اوسکو بزم مین ایک عمدہ مصاحب اور رزم مین ایک کار آمد رفیق سمجھتے ہین گھوڑے سے اونکو لڑائیون مین بڑی مدد ملتی ہے جب اونکا پسندیدہ گھوڑا مرجاتا ہے تو مثل آدمی کے اوسکو دفن کرتے ہین اور اگر ہوسکتا ہے تو اوسکی یادگاری کے لیے ویسی ہی صورت پتھر یا مٹی کی بنوا کر مدفن پر رکھدیتے ہین مجھے اسوقت ہاڈا راجپوت کی وہ بات یاد آئی جو اوسنے بادشاہ علاء الدین خلجی سے کہی تھی کہ آپ تین چیز راجپوت سے کبھی مت مانگنا ایک اوسکی تلوار ایک اوسکی عورت ایک اوسکا گھوڑا۔ راجپوت کی عورت تلوار گھوڑے نے اس مصرعہ کا مضمون باطل کر دیا ہے۔

۴ اسپ وزن و شمشیر وفادار کہ دید ✤

اسلیے کہ جسقدر وفاداری راجپوتون کی عورتون کی تواریخ مین صحیح ہوئی ہے ویسی کسی قوم کی عورات کو نہین ہوئی راجپوتون کی عورتین ایام مصیبت اور مہیب ناک لڑائیون مین اپنے شوہرون کا ایسا ساتھہ دیتی ہین کہ ہتیار باندہکر دشمنون سے لڑتی ہین اور جب فتح کی امید نہین رہتی ہے تو اونکی غیرت اور عزت کے بچانے کو جوہر کرکے زندہ آگ مین جلجاتی ہین یا اور کسی ترکیب سے جان دیدیتی ہین تاکہ دشمن کے پنجہ مین نہ پہنسین اور جب اونکے شوہر مرجاتے ہین تو اونکے ساتھہ ستی ہوجاتی ہین اگر ستی نہین ہوسکتی ہین تو عمر بہر اون کے نام پر بیٹھی رہتی ہین ۔

اونکی تلوار کی وفاداری یہ ہے کہ وہ اونکو قتل نہین کرسکتی کیونکہ وہ اپنی تلوار کو کبھی جدا نہین کرتے نہ اوروں کو حوالہ کرکے سیر شکار کو جاتے ہین جیساکہ آجکل اکثر قوم کے امرا کو دستور ہے ۔ اور دشمن کے وار سے جیتے جی ہتیار نہین ڈالتے ۔

اونکا گہوڑا یہ وفاداری کرتا ہے کہ جب وہ لڑنے کو جاتے ہین اور جانبازی کے موقع پر اوسکو چہوڑکر پیادہ ہوتے ہین تو وہ اونکے پاس کہڑا رہتا ہے اور تا اختتام جنگ اودہر اودہر نہین جاتا اور جب دیکہتا ہے کہ اوسکا سوار مارا گیا تو اوسکی پگڑی منہ مین لیکر گہر چلا آتا ہے تاکہ اوسکا بیٹا باپ کی پگڑی کو جو راجپوتون مین عمدہ میراث ہے باندہکر جانشین ہووے راجپوتون کی تواریخ مین گہوڑے کی وفاداریون کی بہت کچہ مثالین درج ہین چنانچہ گوگا چوہان کے گہوڑے جوادیہ نے اوسکے ساتھہ ایسی وفاداری کی تہی کہ راجپوت لوگ جب اپنے گہوڑے سے خوش ہوتے ہین تو اوسکا نام جوادیہ رکہتے ہین رانا پرتاپ کے چیتک اور انگارہ نامی گہوڑون کی تعریفین دفتر تواریخ مین

لکہی گئی ہین اور اونکی قبرین ابتک میواڑ مین موجود ہین اسی طرح سرجی امید سنگہ راجہ بوندی کے وفادار گہوڑے کی معقول یادگار ملک بوندی کے دفاتر اور سرزمین مین باقی ہے —

سوال ۲۶

یہ کیونکر تحقیق ہوا کہ مامون رشید نے چیتور پر حملہ کیا تہا —

جواب ۲۶

میواڑ کے مورخون نے کہمان راول کے وقت مین وحشیون کی ایک بڑی لشکر کشی کا ذکر کیا ہے اور حملہ آور کا نام محمود خراسان پت لکہا ہے چونکہ کہمان راول ہمعصر ہارون رشید خلیفہ بغداد کا تہا اور اوسکا بیٹا مامون رشید خراسان کا صوبہ دار تہا اسلیے یہ ہی خیال کیا گیا ہے کہ جو محمود خراسان سے فوج لیکر آیا تہا وہ مامون ہے حالانکہ مسلمانونکی کوئی تاریخ اس بات کی شہادت نہین دیتی —

سوال ۲۷

جہالا کون قوم ہے —

جواب ۲۷

راجپوت ہے اور راجپوتون کی چہتیس کُلی مین داخل — مگر یہ نہین کہہ سکتے کہ یہ لوگ سورج بنسی ہین یا چندر بنسی یا اگن بنسی کیونکہ انکا سلسلہ ان تینون خاندان مین کسی ایک سے نہین ملتا —

سوال ۲۹

یوروپ کا ملک مسلمانون کی چڑہائیون سے کیونکر محفوظ رہا —

جواب ۲۸

چارلس مارٹل بادشاہ فرانس کی مردانگی سے۔ کیونکہ جب بنی امیہ کی بندرہوین خلیفہ ہشام کی فوج سپہ گری عبد الرحمن فرنگستان کے شہرون کو ایک ساتھہ فتح کرتی ہوئی فرانس کے قریب پہونچی تو چارلس مارٹل نے بمقام ٹورس اوسکو ایسی شکست فاحش ۷۳۲ع مین دی کہ پہر کبھی مسلمانون نے یورپ کی طرف رخ نہ کیا اور وہ ترقی اونکی تنزل کے ساتہہ مبدل ہوگئی +

سوال ۳۰

ران کنبہان کسکو کہتے ہین۔

جواب ۲۹

اوس لڑائی کو کہتے ہین کہ جو کہمان راول کے وقت مین چیتور پر مسلمانون سے ہوئی تہی اور ہر قوم کے راجپوت سردار چیتور کی حفاظت کے لیے کہمان راول کے جہنڈے کے تلے جمع ہوے تہے جنہون نے مسلمانون کو متواتر چوبیس شکستین دیکر بہگا دیا تہا مفصل احوال اس معرکہ عظیم کا کتاب کہمان رس مین درج ہے۔

سوال ۳۱

قوم موری راجپوتون مین داخل ہے یا نہین۔

جواب ۳۰

داخل ہے بلکہ ہم اوسکا اسقدر پتا بہی بتاتے ہین کہ وہ ایک شاخ قوم پنوارکی ہے مشہور راجہ چندر گپت اور راجہ چترنگ بانی چیتور اور راجہ مان جسکے عہد مین مسلمانون

+ جنرل ہسٹری۔ ترجمہ ٹاڈ راجستان صفحہ ۲۰۲۔

سنے اول ہی اول چیتور پر حملہ کیا تہا اسی شاخ سے تھے +

سوال ۳۲

ہند کو مسلمانون کے آنے سے کیا فائدہ ہوا —

جواب ۳۲

یہ عجیب سوال ہے کہ جسکی نسبت بجز اسکے اور کچھ نہین کہہ سکتے کہ ہند کو مسلمانون کے آنے سے بجز صد ہا نقصانون کے اور کچھ فائدہ نہ پہونچا کیونکہ مسلمانون نے آتے ہی ہند کے لوگون کو قتل کیا اونکے مذہب مین رخنہ ڈالے ہندون کو زبردستی اپنے مذہب مین لائے ہند کی عمدہ اور قابل یادگار عمارتون کو توڑ ڈالین ہند کے مندرون کو خراب کیے ہند کی قدیمی رسمون اور خاندانون کو تباہ اور بے چراغ کردیا ہند کی پورانی اور کارآمد کتابون کو جلادین ہند کے بڑے بڑے شہر او جاڑے ہند کی دولت لوٹکر لے گئے ہند کی آزادی ختم کردی ہند والون کو خواہ مخواہ واجب القتل سمجھکر اون سے جزیہ لیا اور جس حیلہ سے چاہا اونکا مال لوٹا ہند کے تیرتھون کو ناپاک کیا جاتریون پر کر لگایا ان کے علاوہ ہند کے اور بھی بہت نقصان اونکے ہاتھون سے ہوے مگر باایں ہمہ ایک بات توایسی ہوئی کہ جسکو شاید اہل تواریخ فائدے کے نام سے تعبیر کرین گو عوام کا اوسپر اتفاق نہو وہ یہ ہے کہ مسلمانون کے آنے سے ہزار آٹھ سو برس کی مسلسل تواریخ ہندوستان کی ہمارے ہاتھ لگی اور اس سے پہلے کے واقعات ایسے سلسلہ وار نہین ملتے گو چند کبیشر نے پرتھی راج کے وقت مین ہندوستان کی تواریخ ساٹھہ ستر جلدون مین لکھی ہے مگر آج کل

---

* ناٹور اجستان کے مقامات مختلف —

بہت سی جلدین اوسکی نایاب ہین۔ٹ

سوال ۳۲

قوم سیسودیہ نیپال مین کیسے قابض ہوئے۔

جواب ۳۲

جب سمت ۱۲۴۹ مین بمقابلہ شہاب الدین غوری راول سمرسی والی چیتوڑ پرتھی راج چوہان کے ساتھ

---

‡ ہمارے ایک مسلمان دوست نے اس قوم سوال کے جواب مین بہت سے فائدون کا ذکر کیا ہے انجملہ یہ ایک البتہ قابل التفات ہے (کہ مسلمانون نے ہندکو ایرانیون کی خراج گذاری سے چہوڑایا) یہ بات مسلمان مورخ تسلیم کرتے چلے آئے ہین کہ ہندوستان پہلے ایرانیون کا خراج گذار تھا اور اوسکی وجہ ایک تو یہ ہے کہ وہ ہندون کی تواریخ سے بہت کم واقف تھے دوسرے انہون نے ایرانیون کی تعلی آمیز تواریخ کو مسلم رکھی تھی جسمین خاص کر بادشاہون کو تمام دنیا کا مالک بیان کیا گیا ہے از انجملہ عرب کی نسبت تو کچہ شک ہی نہین کہ وہ فی الحقیقت مطیع و باجگذار ایرانیون کا تھا اگر دنیا کے باقی حصون کی نسبت کلام ہے خصوص ہندوستان کی بابت سو ہمین نے بڑی تحقیقات کے بعد اسقدر پتہ لگایا ہے کہ ایرانی بادشاہون سے صرف دارا نے تین ضلع سندکے اپنے تحت مین کر لیے تھے جنکو میدل سندہ کہتے ہین دارا کے بعد سکندر اونپر قابض ہوا وہ خود یونانی بادشاہ تھا اوسکو فارسیون کی تواریخ سے کچہ تعلق نہین سکندر کے بعد نوشیروان کی لشکر کشی کا ذکر کیا گیا ہے اسکا کچہ ثبوت تکلف کے ساتہ ملتا ہے نوشیروان اور خسرو پرویز کے بعد ایران کی سلطنت خود ضعیف ہو گئی تھی اور جب مسلمانون نے زور پکڑا تو یہی سہی بہی جاتی رہی اسمین مسلمانون کا کیا احسان ہوا اور انہون نے کیونکر ہندوستان کو اہل ایران کی خراجگذاری سے چہوڑایا ہان اگر مسلمان ہندکیطرف سے کمر باندہ کر فارسیون سے لڑتے تو جب بہی اس منت کے رکہنے کی کوئی وجہ نکل آتی اور اگر بالفرض انہون نے یہ احسان کیا تو ہندوستان کو پہر بہی اوسکا نتیجہ جو آزادی ہے حاصل نہوا کیونکہ جیسا انہون نے اپنے زعم مین اوسکو آزاد کیا ویساہی خود دبا بیٹھے پس وہ مثل ہوئی سے کہ از چنگال گرگم در ربودے ع

مارا گیا اور اوسکی اولاد مین تفرقہ پڑا تو اوسکا ایک بیٹا کوم کرن نامی بھاگ کر نیپال کے پہاڑون مین چلا گیا اور کچھ عرصہ بعد اوسنے وہان اپنی قوم کو پھیلا دی جو رفتہ رفتہ سلطنت پر قابض ہو گئی۔

پھر دیم عاقبت خود گرگ بود ۔

ایک صاحب نے لکھا ہے کہ ہندوستان پہلے بہت کم آباد تھا اسقدر آبادی تو مسلمان کے آنے سے ہوئی ہے اور دولت و آسودگی بھی پہلے اتنی نہ تھی جتنی مسلمانون کے عہد مین ہوئی۔

میرے دانست مین یہ دونون باتین بھی غلط ہین شق اول کا جواب تو یہ ہے کہ آجکل زیادہ سے زیادہ مسلمان ہندوستان مین پانچ کروڑ ہون گے اور پانچ کروڑ ہندو صرف ایک دکھنی بادشاہ نے کرناٹک و تلنگانہ کے باشندون سے قتل کر ڈالے تھے اور حیدر کا اور غوری بادشاہونکے مقابلہ اور قتل عام مین اہل ہند مارے گئے ہین اونکا کچھ شمار ہی نہین پھر کیونکہ ہندوستان مسلمانون کے آنے سے پہلے کیونکر بہت کم آباد تھا دوسری دلیل یہ ہے کہ جو ہندو راجہ محمود غزنوی اور محمد غوری وغیرہ سے لڑے ہین اونکے فوجونکی تعداد مسلمان مورخون نے لاکھون ہی لکھی ہے اور سپاہ کی کثرت بغیر کثرت آبادی کے ممکن نہین ہندوستان مین قومونکی تفریق ہمیشہ سے ہی ہے اگر ہر قوم سے ایک ایک آدمی لیکر سو آدمی جمع کرو تو انمین صرف ایک شخص لڑنے والا ہتیار باندہنے والا نکلیگا پس جب اوسوقت ایسی قوم کے لاکھون آدمی ہندوستان کے ایک ایک حصہ مین موجود ہون تو اور قوم کے آدمی اونکا تو شمار ہی نہین کہ کسقدر ہون گے۔

علاوہ اسکے یہ بات بخوبی تحقیق ہو چکی ہے کہ ہندوستان کے عین آسودگی شائستگی اور دولتمندی و آبادی کا زمانہ تو وہی تھا کہ جب مسلمانون کا قدم شریف نہ آیا تھا اور جب سے انہون کی آمد ہوئی تب سے یہان کی ہر بات کو تنزل ہی ہوتا رہا پس یہ بات محض غلط ہے کہ مسلمانون کے آنے سے ہندوستان کی آبادی کو بہت ترقی ہوئی ہے۔

سوال ۴۴

بخت نصر کا خواب اور اوسکی تعبیر معہ ثبوت کے بیان کرو۔

جواب ۴۴

بخت نصر بادشاہ بابل نے اپنے جلوس کے چوتھے برس یا سنہ عیسوی سے چھ سو برس قبل ایک ایسا عجیب خواب دیکھا کہ جسکی تعبیر میں کو نجومیون اور جادوگرون سے پوچھنے لگا انہون نے عرض کی کہ جبتک خواب کا اظہار نہو ہم کیونکر اوسکی تعبیر کہہ سکتی ہین تب بخت نصر نے غضبناک ہو کر اون سب کے قتل کا حکم دیا جن مین دانیال نبی بھی تھے جسکو بروقت فتح اورسلیم کے بخت نصر معہ بہت سے یہودیون کے اسیر کرکے بابل مین لے آیا تھا۔

دانیال نے جب دیکھا کہ موت قریب آئی اور بادشاہی جلاد اوسکے قتل کو مستعد ہوگئے تو خدا سے دعا مانگی اور بادشاہ کے روبرو جا کر کہنے لگا کہ اے بادشاہ وہ جو تونے دیکھا ہے

اری دولتمندی کی کثرت سو یہ بھی مسلمانون کے آنے سے پہلے ہی تی اگر اوسوقت دولتمندی اور مالداری کی کثرت نہوتی تو محمود غزنوی اور محمد غوری وغیرہ ہزارہا من چاندی اور صدہا من سونا اور جواہرات کہان سے لیجاتے اور پھر کیونکر بار بار آتے کیونکہ یہان اگر نہین ہوتا وہان کی کیون بیٹھنے لگی تھی۔

یہان کی قدرتی دولتمندی اور زرخیزی کے ثبوت کے لیے صرف یہ ایک مثال کافی ہے کہ یہان کے تین ضلع واقع ساحل دریای سندہ جو کچھ دنون ایران کے بڑے بادشاہ دارا کے قبضہ مین رہے تھے تو کہتے ہین کہ جتنی آمدنی سارے ایران کے ملک کی اوسکے خزانے مین آتی تی اوسکی ایک تہائی صرف ان ضلعون سے اوسکو ملتی تھی بلکہ ایران والے تو اوسکو باج مین چاندی دیتے تھے اور ان ضلعون کے زمیندار سونا پہونچاتے تھے۔

پس ایسی وجوہات کے ہوتے ہوئے کون شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ مسلمانون کے آنے سے ہندوستان کو یہ فائدہ ہوا کہ اوسکی آبادی بڑہی اور دولتمندی و زرخیزی نے ترقی پائی۔

ایک مورت ہے جسکی تجلی بے نہایت تہی اور شکل مہیب سر اوسکا خالص سونے کا چہاتی اور ہاتہ چاندی کے پیٹ اور رانین پیتل اور لوہے کی اور پانون لوہے اور مٹی سے آمیز۔

بادشاہ اوس مورت کو تک رہا تہا کہ ناگاہ ایک تپہر پہاڑ سے کہ بغیر نقاشی کے منقوش تہا اوس مورت کی پیر پر کہ لوہے اور مٹی کا تہا لگا جس سے وہ مورت چکنا چور ہو گئی اور لوہا نہ پیتل سونا اور روپا سب ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور وہ تپہر بڑا سا پہاڑ ہو کر زمین مین پہیل گیا۔

دانیال نے یہ کہکر پہر تعبیر بیان کی کہ یہ خواب تین سلطنت کی علامت ہے جو تمہاری سلطنت کے بعد دنیا مین مشہور ہون گی یعنے فارسی یونانی اور رومی۔ بعد ان سلطنتون کے آسمان کا مالک اپنی ایک سلطنت کہڑی کرے گا جو کبہی برباد نہ ہوگی اور اوسکی خدمت اور لوگون پر نہ چہوڑی جائیگی

ثبوت اسکا یہ ہے کہ فارس کی سلطنت جسکا باقی کیخسرو مانا گیا ہے سکندر تک دوسو آٹہہ برس رہی یونانی سلطنت گو کہ قدیم ہے اور اوسکا ذکر سنہ عیسوی کے دو ہزار برس پیشتر سے ہوتا چلا آیا ہے مگر یہان یونانی سلطنت فیلقوس اور سکندر کے عروج کی ابتدا سے سمجہی گئی ہے جسکا دور قیصر اغوسطس رومی تک تین سو برس [illegible] ہے۔

رومی سلطنت قیصر اغوسطس سے شروع ہو کر ۴۷۶ء تک قائم رہی اور بعد اوسکے ایک نئی سلطنت قسطنطنیہ مین قائم ہوئی جسکو مسلمانون نے برباد کیا۔

انکے بعد جس سلطنت کا ذکر ہے اوسکے لیے عیسائی کہتے ہین کہ وہ عیسی مسیح کی سلطنت کی پیشین گوئی ہے +

سوال ۵۳

ہند کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

* سیر متقدمین۔ روضۃ الصفا مین بہی اس خواب کا حال ازرک تغیر کے ساتہہ لکہا ہے

جواب ۴۴

ایک کتاب مین یون لکھا ہے کہ اس ملک کا نام یونانیون نے (جو سب سے پہلے اس سے واقف ہوئے تھے) اندر کہا تھا وہ سندندی کو انڈس کہتے تھے جیسا کہ اب بھی انگریز لوگ ہند کو انڈیا اور سند کو انڈس بولتے ہین #

گر مین ایک مدت سے سوچا کرتا تھا کہ ہند اور ہندو کی اصل کیا ہے کیونکہ جو لفظ جس قوم یا جس ملک کا کسی غیر زبان مین استعمال کیا جاتا ہے وہ یا تو اوسی قوم اور ملک کی زبان کا لفظ معرب کیا ہوا ہوتا ہے یا اوسکی کچھ نہ کچھ اصل ایسی ہوتی ہے جسکو اوس زبان سے تعلق ہو پس یہ جستجو میری واجب تھی کہ لفظ ہند اور ہندو کو ہندون کی اصلی زبان سے کیا تعلق ہے تاکہ اوسکی وجہ تسمیہ تحقیق ہووے مین نے اول اول ہند اور ہندو کی معنی کی بہی تحقیقات کی کہ شاید اوس سے کچہ نتیجہ مرتب ہو مگر نہوا کیونکہ ہندو کے معنی مسلمانون نے چور رہزن حرامی اور سیہ فام لکھے ہین جو سب قیاسی اور فرضی ہین اور اونکو اصل معنی سے کچہ تعلق نہین کیونکہ ان دونون لفظون کی اصل جو ایک مدت کے غوص اور تعمق سے اس عرصہ مین میرے ذہن نشین ہوئی ہے یہ ہے کہ لفظ ہندو اصل مین اندو تہا اور شاستری زبان مین اندو چاند کو کہتے ہین اور قدیم قوم چندر بنشی کا ایک نام اندو بہی تہا اور یہ اکثر ہندوستان کی شمالی اطراف مین رہتے تھے چنانچہ کابل قندہار اور باہیک دیس عرف بلخ کے قدیمی راجہ اسی قوم سے تھے اور یونانی مورخون نے جو سیتہیا عرف تاتار کی اقوام کے بیان مین ایک قوم انڈو سیتھک نامی کا ذکر کیا ہے وہ اسی قوم اندو سے مراد ہے جو اوسوقت اون اطراف مین آباد تہی اور یونانی وانگریزی محاورہ کے بموجب اندو کا معرب انڈو ہو سکتا ہے اسیطرح فارسی اور عربی مصنفون نے اپنے روزمرہ کے موافق

تاریخ بلند شہر صفحہ ا

اندو کو ہندو لکھا اور پڑھا اور انکے اصلی وطن آریاورت کا نام ہندوستان جسکا مخفف ہند ہے رکھا لفظ ہندو کو وہان کے کل باشندون پر عائد کیا اور متاخرین نے ہند کی یہ وجہ تسمیہ بنائی کہ اوسکو کے بیٹے ہند نے آباد کیا تھا اور ہندو اوسکی نسل سے ہین اور جب مسلمان ہند مین آئے تو اونکے اور تلفظ سے اس لفظ نے عام رواج پایا کہ اب اس کشور عظیم کے تمام باشندہ یہ ہی جانتے ہین کہ قدیم سے ہمارا اور ہمارے مذہب کا نام ہندو ہی ہے جیسے مسلمان اپنے مذہب کو اسلام اور اپنے قوم کو مسلم و اہل سلام کہتے ہین ویسے ہی ہندو بھی خود کو ہندو اور اپنے مذہب کو ہندو دہرم کہتے ہین اگر وہ اپنے مذہبی کتابون مین سو برس تک جستجو کرین تو یقین ہے کہ اس لفظ کی کچھ بنا پائین کیونکہ اس ملک کا اصلی نام کتب شاستری مین بھرت کھنڈ بھارت ورش و آریاورت لکھا ہے اور باشندون کا خطاب آریہ۔

پس یہ جو کچھ اصل ہندو لفظ کی مین نے اپنی عقل سے نکالی ہے اس لائق ہے کہ بڑے بڑے طباع اور محقق آدمی اوسمین غور اور توجہ کرین اور اوسکے صحیح و غلط ہونے کی بابت اپنی اپنی رای لکھین ؂

سوال ۳۶

قطب نما کسنے ایجاد کیا۔

جواب ۳۵

کلمبس حکیم نے جسنے اوسکے ذریعے سے سمندر مین بیڑہ ترک جہاز رانی کی اور بحری

مین جانتا ہون کہ ہندو لفظ کی وجہ تسمیہ جو مین نے اپنے ذہن کی جودت اور واقفیت سے نکالی وہ ابتک کسی کے خیال مین نہ آئی ہوگی اور بتقدیر صحت اس امر کے مین اپنی منصف سرکار سے مستحق ہوا امید وار اوسکی تصدیق جو رجسٹری کا ہون۔

کی راہ سے دور دراز سفر کر کے امریکہ کا پتہ لگایا ‡

سوال ۲۷

رانا سانگا اور رانا پرتاب کا مختصر احوال لکھو۔

جواب ۲۷

رانا سانگا جسکا اصلی نام ہندوپت مہارانا سنگرام سنگھ ہے نوجوانی میں اپنے بھائیونکی بیمے عرصہ تک جلاوطن رہا اور اس عالم میں اوسنے زمانہ کا حال خوب سے دیکھا اور بڑے بڑے تجربے اوٹھائے مگر جب سمت ۱۵۶۵ میں اوسکا والد رانا رایمل بیکنٹھ باشی ہوا تو اوسنے تخت میواڑ کو اپنے قدم سے زینت بخشی اور ریاست آبائی کو معراج علیا پر پہونچائی مورخون کا قول ہے کہ اوسوقت میں میواڑ کا راج رفعت اور شوکت میں مثل ایک فلک فرسا گنبد کی تھا اور ہندوپت مہارانا سنگرام سنگھ اوس بلند گنبد کا کلس تھا۔ اوسکے وقت میں ہندوستان کی سلطنت چھوٹی چھوٹی بادشاہون میں منقسم تھی اور میواڑ کے پڑوسی بادشاہ یعنے مالوہ اور گجرات والے گو باہم متفق ہو گئے تھے مگر میواڑ کا کچھہ نہیں کر سکتے اور رانا سانگا اونسے صف جنگ لڑتا تھا چنانچہ مشہور ہے کہ اوسنے اٹھارہ لڑائیون میں دہلی اور مالوہ کے بادشاہون پر فتح پائی منجملہ اونکے مقامات گیہونلی اور بکرولی میں ابراہیم لودی شاہ دہلی کو بکر شکست دی اور بہت سا لشکر اوسکا تہ تیغ کر کے ایک شاہزادہ بھی قید کر لیا اور ایک ہی لڑائی میں محمود خلجی شاہ مالوہ کو گرفتار کیا اور اوس سے اوسکے مورث اعلے کا تاج و کمربند چھین لیا اسیطرح وہ ایک دفعہ مظفر شاہ گجرات کا تعاقب کرتا ہوا وہان تک جا پہونچا تھا کہ جہانسے احمد آباد بہت قریب رہگیا تھا پھر اوسنے بیانہ تک اپنی عملداری کی سرحد مقرر کی اور اسی طرح بہت سا علاقہ مالوہ کا محمود خلجی سے چھین کر جنوبی سرحد کو پھیلیسہ اور رائسین تک وسعت دی

احمد مسلمانون سے لیکر کرم چند راجہ سری نگر کو عطا کیا کالپی چندیری کاگرون اور آبو مین اپنے تھانے بٹھائے اور آمیر مارواڑ بوندی گوالیار کے راجون اور میوات کے خانزادون پر خراج مقرر کیے سب راجپوت اوسکے صفات حسنہ کی تعریف کرتے تھے اور اوسکا حکم بدل مانتے تھے اور جب کوئی مہم پیش آتی تھی تو اسی ہزار سوار اور سات بڑے راجہ اور نو راو اور ایکسو چار چھوٹے سردار اور پانسو جنگی ہاتھی اوسکے ہمراہ میدان جنگ مین جاتے تھے وہ ہندؤن کے غلبہ کو اعلے ترین ترقیات پر پہونچا چکا تھا اگر اوس نازک وقت مین بابر بادشاہ ہند پر حملہ آور ہوکر مسلمانون کے عزم شکستہ کو پھر مدد نہ دیتا تو ہندو پت سپکرورتی ہوکر تخت خلافت کو دہلی سے چتوڑ مین منتقل کرتا —

بابر جب کابل مین تھا تو سانگا نے بسبب عداوت سلاطین دہلی کے جو اوسکو بزرگون سے پہونچی تھی اوسکے پاس ایلچی بھیجکر یہ اقرار کیا تھا کہ اگر تو دہلی پر چڑھائی کریگا تو مین آگرہ پر یورش کرونگا مگر جب بابر نے ابراہیم لودی کو مارکر دہلی چھین لی تو راناکو وہی طبیعی عداوت جو دلی والونکے ساتھ تھی بابر سے بھی ہوگئی اور جبکہ دہلی کے فراریون نے اوسکے پاس پناہ لی وہ اقوام راجپوت کو جمع کرکے بابر پر چڑھ گیا اور بیانہ فتح کرکے مقام کنوہ پر بابر کے ہراول کو مار بھگایا اس واردات سے راجپوتون کا خوف مغلون کے دل پر ایسا بیٹھ گیا اور وے ایسے مایوس ہوگئے کہ بابر خود اپنی زبان سے کہتا ہے کہ کسی مین اتنی جان نہ تھی کہ کلمات بہادری کے زبان سے نکالتا یا یہ کہتا کہ آگے بڑھ کر تلوار مارو —

بابر دو ہفتہ تک سوچ مین بیٹھا رہا اور سلہدی تنور کو جو رانا کا محترم سردار تھا درمیان مین ڈال کر اس شرط پر صلح چاہی کہ رانا بیانہ تک قابض رہے اور دہلی و آگرہ کو میرے پاس چھوڑ دے رانا نے نمانا تب بابر اپنی فوج کو دم دلاسا دیکر لڑنے مرنے پر مستعد ہوا اور توپخانہ

اور لشکر کے سامنے قائم کیا

راجپوت اوسکی توپون تک لڑتے چلے آئے اور اونکے سوار مارتے ہوئے مورچون مین گھس گئے رانا کا سردار ... تمکرام تنور تھا جو بابر کیطرف سے سفارت کرتا تھا اور اب وہ دغا دیکر بابر سے جا ملا اوسکے ملتے ہی راجپوتون کی عزم پست ہو گئے اور رانا جو اول فتحیاب نظر آیا تھا آخرکار زخمی ہوکر پیچھے کو ہٹا اور بڑے بڑے سردار اوسکے میدان جنگ مین کام آئے بابر نے فتح پاکر اپنا لقب غازی رکھا جو اوسکی نسل مین اخیر تک چلا آتا تھا۔

رانا یہ کہکر کہ بغیر فتح کیے چیتور مین ہرگز نہ جاؤنگا کوہستان میوات مین چلا گیا اگر وہ جیتا رہتا تو ضرور اپنا اقرار پورا کرتا لیکن اوسی سال اوسکو کسی نے زہر دیدیا اور وہ مقام بسوا میں جو میوار کیطرف ہے جان بحق ہوا۔

سانگا کا جسم قوی قد میانہ چہرہ حسین تھا اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں مرتے وقت اوسکے جسم کے زخمون سے ثابت ہوا کہ وہ ایک جنگی شہسوار تھا اسلیے کہ ایک آنکھ اوسکے بھائی کے فساد میں جاتی رہی تھی اور ایک بازو اوسکا شاہ دہلی کی لڑائی مین کٹ گیا تھا ایک ٹانگ اوسکی ایک اور لڑائی مین بندوق سے ٹوٹ گئی تھی اور اوسکے تمام جسم پر اسی زخم تیر اور تلوار کے لگے تھے۔

بابر گو اوسکو کافر کہتا ہے مگر اپنی تزک مین ہمیشہ اوسکے نام کو بڑی عزت اور توقیر سے لکھتا ہے اور اوسکی جوانمردی اور لیاقت کا اقرار اس بیان سے کرتا ہے کہ وہ محض اپنی بہادری اور تلوار کی زور سے اعلیٰ درجہ کو پہونچا اور جو کہ بابر دوسری مرتبہ رانا سے مقابل ہوا تھا اور نہ اوسکا تعاقب کیا اس سے پایا جاتا ہے کہ وہ اوسکا خوف کرتا تھا یا ادب اور پھر اوسکا یہ الزام اپنے ذمہ لینا کہ رانا کے تعاقب مین مجسے غفلت ہوئی رانا کی عزت کو بڑھاتا ہے۔

؎ تاریخ چغتائی تزک بابر

اور ہندوپت مہارانا پرتاپ سنگھ کا مختصر حال یہ ہے کہ وہ جب شاہ میواڑ ہوا تو
ملک کی حالت نہایت ابتر تھی چتیوڑ کا قلعہ اکبر بادشاہ نے اوسکے بھگوڑے باپ اودے سنگ
سے چھین لیا تھا مغلوں کی نوبت وسعت اور جمعیت بڑی ہوئی تھی راجپوتانہ کی آزادی جاتی
رہی تھی آمیر مارواڑ اور دوسرے رئیس اکبر کے مطیع ہو گئے تھے بعض راجوں نے دولت کے
لالچ سے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا تھا پرتاپ جدھر آنکھ اوٹھا کر دیکھتا تھا تو دشمن نظر آتے
تھے یا دغاباز مددگار جسپر بھروسا ہو کوئی نتھا جس سے یہ اپنا دکھ کہتا یا وہ اوسکی تشفی کرتا بلکہ اوس نازک
وقت میں خاص اوسکا بھائی بھی اوسکو چھوڑ کر اکبر کے پاس چلا گیا اور اکبر نے اوسکو رانا کے لقب
سے ملقب کیا اور رانا کے قدیم خراج کو بدولت اون کو جو عبارت مارواڑ آمیر بوندی وغیرہ کے راجوں سے
ہے اوسکی بربادی پر ... لیکن چونکہ وہ خود مرد اولالعزم اور شجاع باحوصلہ تھا اور طبیعت
اوسکی ازبس آزاد ... اور ... ماری کی پابند واقع ہوئی تھی اور اوسکی ذات مین
اولالعزمی ... جو دیکھی ... ہمیشہ اپنی تواریخ میں اپنے بزرگوں کے کارنامے نمایاں
کی پیروی کرتا تھا ... غیرت ... کہ اوسکا کوئی مقبوضہ ... خود مختار ... نام
اوسکا ... مقل ... مردانگی ... پر قایم رہا اور کبھی اس بات پر راضی نہوا کہ یا ... کی
اطاعت ... سکی ... اطاعت قبول کرے بلکہ جب اوسکے ... موت
... فرات ... چتوڑ ... تو ناک ... تھا اور کبھی کبھی تو رسول
کی بات بھی ... کرتا تھا —

... ایک اوس کی ... مثال یہ ہے کہ ... جب ... کسیلوا اپنی پگڑی
بخشتا تھا تو ... سے کہدیتا تھا کہ خبردار میری پگڑی باندھکر کسی کو
سر مت جھکانا اگر ایسا ناگوار قصور ہو جائے گا تو تیرا سر توڑ ڈالونگا

راج پرستی مین لکھا ہے کہ ایک بھاٹ جسکو رانا نے پگڑی دی تھی بادشاہ کے دربار مین گیا اور سلام کرتے وقت پگڑی اوتار کر آداب بجالایا بادشاہ نے پوچھا یہ کہان کی رسم ہے کہ تو نے ننگے سر ہمکو سلام کیا بھاٹ نے عرض کی حضور اسوقت میرے سر پر رانا پرتاب سنگہ بہادر کی پگڑی تھی جو کہ وہ کسی ہندو مسلمان کو سر نہین جھکاتا ہے اسلیے مین نے حضور کو سلام کرتے وقت وہ پگڑی ہاتھ مین لے لی تاکہ اوسکی حرمت باقی رہے —

پرتاب نے شاہنشاہ کے مقابلہ مین مستعد رہنے کے لیے اپنی مان کے دودھ کی قسم اٹھائی تھی اور اوسکو حق المقدور وفا کی وہ تمام پچیس برس تک شاہنشاہ کا مقابلہ کرتا رہا اور پھر شکست لگاتی تو وہ میدان مین مغلون کو [illegible] کبھی ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ مین بھاگتا پھرتا تھا اوسکا خاندان تو اپنے وطن کے پہاڑون مین اوقات بسر کرتا تھا اور اوسکا طفل خوردسال [illegible] اور عوض [illegible] جنگل کے وحشی جانورون [illegible] سیرت قومون مین پرورش پاتا تھا پرتاب [illegible] کارہاے نمایان جو عین حیات اور [illegible] مین آئے اتنک ہر گھاٹی مین زبان زد خاص و عام اور راجپوتون کے دل پر نقش ہین اور بہت سی اونمین سے اکبری تواریخ مین بھی درج ہین —

پرتاب کے سردار بھی ایسے ہی عالی وقار اور صاحب تمکنت تھے کہ جنھون نے اکبر کے ایمان گسل ترغیبات کو منظور نہ کر کے اوسکو ٹھکرا دیا چنانچہ جے مل شجاع کے بیٹے اور دلاور فتا کے جانشین اور سلومر اور دیلواڑہ کے رئیس اوسکی طرف سے ایسے لڑے کہ جان و مال سب اوسپر تصدق کر دیے —

پرتاب نے بربادی چیتوڑ کی یادگار کے لیے حکم قطعی دیا کہ جب تک محلات شاہی چیتور کی دوبارہ حاصل نہون ہم اور ہمارے جانشین لباس فاخرہ نہ پہنین داڑھی پر استرہ نہ پھیرواین

زمین پر سوئین نقارہ فوج کے پیچھے رکھیں کھانا پتون مین کھائین ۔

پرتاپ سنگہ اکثر یہ کہا کرتا تھا کہ اگر اودی سنگہ پیدا نہوا ہوتا یا فیما بین میرے اور رانا سانگا کے چند ضعیف جانشین نہوئے ہوتے تو راجستان کبھی ترکون کے ہاتھ نہ آتا اور اونکا قانون اس ملک مین جاری نہوتا اور بعض اوقات یہ بھی فرماتا کہ کیا کرون کہ میرا ہمعصر بھی مجھہ سا ہی ہے اگر اوسکی جگہہ اور کوئی ہوتا تو جب بھی مین بہت کچھ کر سکتا تھا بلا کر کے دکھا دیتا ۔

میوا ڑ کے لئیق لئیق مورخون کا قول ہے کہ پرتاپ کا نظیر اوس عہد مین کوئی نہ تھا اگر کچھ تھا تو اوسکا دشمن اکبر ہی تھا ۔

پرتاپ نے آزمودہ کار اور صاحب تجربہ سرداروں کی امداد سے ریاست کا انتظام نئے طرح پر کیا جو موافق آمدنی ملک اور ضرورت وقت کے تھا جاگیرون کی نئی نئی سندین عطا ہوئین اور نئی نئی شرطین خدمت کی اونمین درج تھین کوبلمیر گوگھوندہ اور دوسرے پہاڑی قلعہ مستحکم کیے گئے لیکن جب اوسنے دیکھا کہ اکبر سے قوی دشمن کا مقابلہ میدان جنگ مین نہین ہو سکتا ہے تب اوسنے حکم دیا کہ جو کوئی رعایا مین سے میدان چھوڑ کر پہاڑون مین پناہ گزین نہوگا پہانسی پائیگا اس حکم کی تعمیل بڑی سختی سے کروائی اور کبھو اوس سے منحرف ہونے دیا اوسکی تواریخ مین بہت سے قصے اس بارہ کے لکھے گئے ہین چنانچہ ایک دفعہ وہ چند سوار لیکر دیکھنے کو گیا کہ میرے حکم کی تعمیل بخوبی ہوتی ہے یا نہین پس اوسنے دیکھا کہ میدان مطلق ویران پڑے ہین انسان کی آواز کان مین نہین پہونچتی اناج کے کھیتون مین گھاس اوگی ہوئی ہے تمام سرسبز اور سرسبز ضلعون کی زمین اربلی پہاڑ سے لیکر مغربی بلند قطعہ تک جو بناس اور بیرچ ندیون کی آبریزی سے ہمیشہ شاداب رہتی تھی اوجڑ بنجر پڑی ہے جہان پہلے رعایا سکونت رکھتی تھی وہان اب درندہ وگزندہ جانور دوڑتے پھرتے ہین ۔

اس تمام مدت اور ویران و برباد بگہہ مین صرف ایک چیز راجہ نے شاہ کے حکم سے انحراف کیا تھا وہ اس خیال سے کہ مجھکو کون دیکھے گا اپنا ریوڑ اوتالا کے سبزہ زار ون مین جو بناس کے کنارون پر سر سبز اور شاداب مکرمے سے تھے چرایا پھرتا تھا شاہ نے بعد چند سوالات کی اسکو قتل کیا اور درخت سے لٹکا دیا غرض اس سختی سے جو براہ حب الوطنی اور حفظ ناموس رعایا کے عمل مین آئی پرتاب سنے اپنا ملک ایسا بے چراغ کر دیا کہ فتح کرنے والے اوس سے کچھ فائدہ نہ اوٹھا سکے اور تجارت جو فیما بین شاہ مغل اور فرنگستان کے میواڑ کی راہ سے جاری ہوئی تھی مسدود ہو گئی اور اسباب تجارت کی آمد و رفت مین حرج ہی واقع نہوا بلکہ وہ مال بجا لطبع ہی لگا

اس عرصہ مین جو راجپوت راجہ مذہبی تعصب چھوڑ کر اور عزت جھکر اکبر کو بیٹیان دینے لگے تھے اور سمجھا اسکے کہ اونکو پرتاب کا ساتھ دینا چاہیے تھا مسلمان بادشاہ کا پاس کر کر شاہ راجپوت کے دشمن ہو گئے تھے پرتاب نے اونسے ربط اخلاص و شادی بیاہ کا سلسلہ توڑ دیا اور سمجاے اونکے دہلی گجرات مالوہ اور مارواڑ کے قدیم بادشاہون کی اولاد کو جو اوسکے امیرون مین اول درجہ رکھتے تھے اپنے اور اپنے خاندان کی بیٹیان دیکر سرفراز و سربلند فرمایا

جب کہ ہندوپت ایسی تدبیرون مین مصروف تھا راجہ مان سنگھ کچھواہہ گجرات فتح کر کے میواڑ مین آیا اور شاہ راجپوت کو ملاقات کا پیغام بھیجا وہ کوملمیر سے اودے ساگر تک اوسکی پیشوائی کو آیا مگر چونکہ خاندان کچھواہہ ایک غیر کفو ترک کو بیٹی دیکر راجپوت نرہا تھا اسلیے وہ کھانا کھانے کے وقت اوسکا شریک نہوا جب کھانا چنا گیا تو راجہ مان سنگھ نے شاہزادہ امر سے پوچھا کہ رانا جی نہین آئے شاہزادے نے کہا کہ اونکے سر مین درد ہے راجہ مان سنگھ ایسا بیوقوف نتھا جو اس عذر کی وجہ نہ سمجھ جاتا چنانچہ اوسنے بیساختہ کہا کہ مین اوس درد سر کا باعث خوب جانتا ہون مگر یہ مرض لاعلاج ہے اگر ہندوپت ہی میرے روبرو کھانا نہ رکھیگا

تو کون رکھیگا رانا نے جب دیکھا کہ بھید کھلگیا پھر عذر کرنا لاحاصل ہے پس صاف کہلا بھیجا کہ مجھے
بھی آپ کے تمنا کھانے کا بڑا رنج ہے مگر کیا کرون کہ مین اوس شخص کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتا
جس نے اپنی بہن ترک سے بیاہ دی ہے اور اوسنے غالباً تمہارے ساتھ کھانا کھایا ہوگا۔
راجہ مان نے یہ سنکر رانا کا کھانا نہ چھوا صرف چند دانہ چاول کے اوٹھا کر اپنی پگڑی مین رکھ لیے
اور چلتے وقت رانا سے جو اوسکے پہونچانے کے لیے آیا تھا کہا کہ اگر مین تمہاری شیخی نہ چھڑاؤنگا
تو میرا نام مان نہیں ہے پرتاب نے جواب دیا کہ کیا مضائقہ ہے جیسے مل سکو ہمیشہ تمسے ملونگا
اور اوسی وقت کسی نے گستاخی کرکے یہ بھی کہدیا کہ تم اپنے بہنوئی اکبر کو بھی ہمراہ لانا بہولنا نہیں
جس زمین پر یہ دعوت ہوئی تھی وہ ناپاک متصور ہوکر کھدوا ڈالی گئی اور گنگا جل
سے پاک کی گئی سرداروں سب نہائے اور پوشاک بدلی گویا اوسکے آنے سے ناپاک ہوگئی تھی
اس طعنہ کی خبر فوراً شاہ مغل کو پہونچی اور اوسنے شاہ راجپوت پر دھاوہ کرنے کو اجمیر مین
چھاؤنی ڈالی پس وہ لڑائیاں شروع ہوئین جن مین پرتاب نے شہرت حاصل کی از انجملہ
ہلدی گھاٹ کی لڑائی ہے کہ جبتک قوم سیسودیہ صف آرا ہے میواڑ ہے اور مورخون کی
تصنیفین موجود ہین تب تک وہ کبھی فراموش نہوگی۔
اس لڑائی مین شاہ سلیم وارث تخت دہلی غنیم کا افسر اعلے مقرر ہوا تھا اور راجہ مان سنگھ
اور مہابت خان اوسکے مشیر تھے پرتاب بائیس ہزار جنگی راجپوت لیکر میدان ہلدی گھاٹ
جو چارون طرف پہاڑون کے سلسلہ سے محدود ہے سلیم سے مقابل ہوا اور قوم بھیل
جو دراصل رانا کے اصلی باشندے اور پرتاب کے رفیق دلسوز تھے تیر و کمان لیکر پہاڑ کی چوٹیون
پر ... گئے ... خوب لڑائی ہوئی شاہ راجپوت قرمزی جھنڈا لیے گرم میدان مین
... اور اوسکے بہادر سپاہی اوسکے روبرو جانفشانی کر رہے تھے جب راجہ مان نے

اونکا قافیہ تنگ کر دیا تو پرتاپ اپنے گھوڑے چیتک نامی کو کاوہ دیکر سلیم کے گاردین گھس آیا
اور اوسپر برچھہ چلایا اگر او سکے ہودے مین فولاد کے تختے نہ لگے ہوتے تو وہ قتل ہو گیا ہوتا
تواریخ مین اس لڑائی کا نقشہ اسطرح پر لکہا ہوا ہے کہ گھوڑے کا ایک پانو ہاتھی کے سرپر رکہا
ہوا ہے اور اوسکا سوار اپنے دشمن کو برچہی مارتا ہے فیلبان مارا گیا اور فیل سلیم کو ایکطرف
لے بھاگا اس مقام پر بڑی خونریزی ہوئی کہ مغل تو اپنے باپ کے بچانے کو دوڑے اور
ہا اوران میواڑ اپنے شاہ کی امداد کو جو ابھی سات زخم کھا چکا تھا جمع ہوئے پرتاپ تین مرتبہ
دشمنون مین سے بچکر نکلا چو تھے مرتبہ قریب تھا کہ مغلوب ہو کر گر پڑے مگر رانا جہالا شاہی
آفتاب گیر اور نہ مزی محبت ڈالیکر ایک طرف کو بھاگا مغل اوسکو رانا سمجھکر پیچھے دوڑے
اور پرتاب صحیح وسالم نکلگیا —

امیر جہالا مع اپنے ہمراہیون کے مغلون سے لڑکر کام آیا رانا نے اوس جانفشانی
کے صلہ مین اوسکی اولاد کو داہنی طرف بیٹھک دی اور حکم دیا کہ جب دربار مین آئین تو محل
شاہی تک نقارہ بجائین اور علامات شاہی یعنے آفتاب گیر و جھنڈہ بھی اپنے ہی پاس رکھین
یہ حقوق اتبک رانا کی اولاد کو حاصل ہین —

انجام اس لڑائی کا یہ ہوا کہ بائیس ہزار راجپوت ایسے قوی دشمن پر کہ جسکے
پاس بے شمار توپین تھین اور اونٹون کے رسالے غالب نہو سکے اور قریب دو ثلث کے
مارے گئے پرتاب تن تنہا بھاگا اور مغل اوسکے تعاقب مین شتابان ہوئے راستہ مین ایک
ندی حائل ہوئی اوسکو پھلانگ گیا باوجودیکہ وہ مثل اپنے آقا کے زخمی ہو گیا تھا مغل بھی
بھی ساتھ تھے اور اونکے گھوڑون کے نعل سے جو شعلہ نکلتا تھا وہ دشمن کے لیکے بڑھے
آنے کی خبر دیتا تھا کچھ دیر بعد پرتاب نے اپنی زبان مین یہ آواز سنی کہ او نیلے گھوڑے کے سوار

جب پیچھے پھر کر دیکھا تو ایک سوار نظر آیا وہ اوسکا بھائی سکت سنگہ تھا جو اوسکی دشمنی سے میواڑ چھوڑ کر اکبر کے پاس چلا گیا تھا اکبر نے اوسکو بھنیسرور کا علاقہ دیدیا تھا وہ اس لڑائی مین سلیم کے ساتھہ تھا جب اوسنے دیکھا کہ میرا بھائی تنہا نیلے گھوڑے پر چلا جاتا ہے تو اوسکو محبت کا جوش ہوا اور بے تکلف تعاقب کرنے والون کے ساتھہ ہو لیا اور ایک موقع پر دونون کو برچھے سے مار کر بھائی سے جا ملا اس دفعہ دونون بھائی اپنی زندگی مین اول مرتبہ محبت سے بغلگیر ہوئے یہان چیتک بیٹھ گیا تب سکت سنگہ نے اپنا گھوڑا نذر کیا جو نہین رانا نے چیتک سے اپنا اسباب اوتار کر اوسپر رکھا چیتک مر گیا سکت سنگہ جو پیر بھائی سے ہنسی مذاق کر کے رخصت ہوا چلتے وقت یہ کہہ گیا جسوقت پھر موقع ہوگا تمسے آن ملونگا۔

یہ ہلدی گھاٹ کی لڑائی جسمین سرداران میواڑ کا خوب خون بہا تھی ساون بدی ۷ سمت ۱۶۳۲ مطابق ماہ جولائی ۱۵۷۶ء کو واقع ہوئی اور پانسو آدمی خاص رشتہ دار شاہ راجپوت کے قتل ہوئے اور رام ساہ والی گوالیار جو رانا کے یہان مہمان تھا اور رانا جسکو آٹھہ سو روپیہ روز ضیافت کے دیتا تھا معہ ساڑھے تین سو بہادر قوم تنور کے کام آیا یہ تمام حال اودے پور مین اکثر گھرون کی دیوار پر تصویرون مین کھچا ہوا ہے۔

سلیم اس فتح سے خوش ہو کر چلا گیا موسم برشگال تو رانا نے عیش مین کاٹا مگر شروع بہار مین دشمن پھر آیا اور پھر لڑائی شروع ہوئی پرتاب حب الوطنی کی راہ سے ہر درہ اور ہر گھاٹی مین مغلون سے لڑ کر آخر کو کومبلمیر مین پناہ گزین ہوا مگر والی سروہی کی نمک سے جو اکبر سے ملگیا تھا شاہ نواز خان نے وہ قلعہ فتح کر لیا اور رانا محال چھپن مین چلا گیا تب دشمن نے اوسکا ہر طرف سے گھیر لیا اور بڑے بڑے شہر اور قلعہ لے لیے پرتاب کو نا امید ہو گیا مگر عالی ہمتی اور ہر دل عزیزی سے اوس حالت مین کہ دشمن اوسکی خبرون سے

نکلنے سے یہ گمان کرتے تھے کہ وہ کسی تاریک گوشہ مین جا کر چھپا ہوگا ہر بار اپنی بولی سے اپنے لشکر کو جمع کر کے دفعتہً غنیم پر آگرتا تھا یا تو فتح پاتا تھا یا جب پسپا ہو کر پہاڑون مین چلا جاتا تھا ایسی لڑائی مین کئی سال گذر گئے اور وہ انتقام کو نہ پہونچی ہر چند کہ ہر برس پرتاب کی کامیابی کے ذریعے اور وسیلے کم ہوتے جاتے تھے مگر کبھی اوسنے یہ ارادہ نہ کیا کہ کمر کھول ڈالے اور دشمن سے عجز کرے عیال و اطفال کی طرف سے البتہ اوسے تشویش رہتی تھی کہ کہین دشمن کے ہاتھ نہ آجائین بلکہ ایکدفعہ ایسا اتفاق ہو بھی گیا تھا مگر قوم بھیل اونکو سہ کنڈہ کے ٹوکرون مین چھپا کر لی گئی اور عرصہ تک اونکو جوار کی کھان مین محفوظ رکھا۔

ہندوپت کے عیال و اطفال پر سخت مصیبت تھی وہ ونکو تو دشمنون کے خوف سے پہاڑون مین روپوش رہتے تھے اور شب کو درندون کے ڈر سے درختون پر ٹوکرون مین لٹکائے جاتے تھے اور بھیل تیر و کمان سلیے اونکے پاس بیٹھے رہتے تھے وہان درختون مین اونکے جھولون کے نشان ابتک موجود ہین۔

اکبر نے جو جاسوس رانا کے پیچھے چھوڑے تھے اونمین سے ایک نے آکر بیان کیا کہ پرتاب معہ اپنے سردارون کے کھانے پر بیٹھا ہوا تھا اس موقع پر وہ سب رسمین جو امن وامان کے وقت مین مروج تھین بجنس ادا ہوتی تھین یعنے رانا اپنے آگے سے کھانے کے دونے جن مین جنگل کے میوے رکھے ہوئے تھے اوٹھا اوٹھا کر بڑے بڑے سردارون کو دیتا تھا اور ہر سردار اوسکو بڑے ادب سے لیتا تھا۔

اکبر نے یہ سنکر اوسکے حوصلے اور جوانمردی پر بہت آفرین کی اور خان خانان نے بہت سے دوہے بنا کر رانا کے پاس بھیجے جنکا خلاصہ یہ ہے کہ زر اور زمین دونون نیست و نابود ہو جاوینگے مگر نامی گرامی اشخاص کی نیکنامی ہمیشہ بنی رہیگی اور اونکے نامون کو

زندہ رکھنے کی پرتاپ نے دربار اور زمین دونون کو چھوڑ دیا لیکن اپنا سر کبھی اطاعت مین نہ جھکایا
ہندو راجون مین اوسی نے اپنی قوم کی عزت بچائی ہے —

پرتاپ کو جب اپنے عیال و اطفال کی یاد آتی تھی دیوانہ وار ہوجاتا تھا کیونکہ وہ پہاڑون
اور غارون مین بھی محفوظ نہین رہ سکتے تھے چھوٹے چھوٹے بچے اوسکے پاس کھانے کے لیے روتے
تھے غنیم نے اونکا ایسا تعاقب کیا تھا کہ پانچ مرتبہ کھانا جو تیار ہوچکا تھا چھٹ گیا ایک مرتبہ
ایسا اتفاق ہوا کہ اوسکے اور اوسکے بیٹے کی بی بی نے چند روٹیان ایک گھاس کی جڑ کی
پکائین ایک ایک روٹی ہر ایک کو دی اور یہ کہا کہ آدھی اسوقت کھانا اور آدھی شام کو —

پرتاپ بات لیٹا ہوا اپنی مصائب کا خیال کر رہا تھا کہ ناگاہ اوسکی لڑکی چلا اوٹھی وہ چونک
کر اوٹھا تو معلوم ہوا کہ بلی آدھی روٹی اوسکی کھا گئی اور وہ بھوک کی شدت سے روتی ہے
ابتک پرتاپ کے استقلال مین ذرا فرق نہوا تھا گو اوسکے بھائی بیٹے اور رشتہ دار اوسکے سامنے
مارے گئے تھے اوسکا قول بھی یہ ہی تھا کہ راجپوت اسی واسطے پیدا ہوتے ہین کہ میدان مین مارے جائین
مگر اب روٹی کے لیے اوسکی لڑکی کے رونے کی آواز اوسکے صبر و استقلال کو ہلا گئی اوسنے
کہا کہ ایسی بادشاہت پر تف ہے اور اکبر سے درخواست کی کہ میری مصیبتون کو کم کرو —

اکبر نے اس درخواست کو تابعداری کی علامت سمجھکر بہت غنیمت تصور کی اور حکم دیا
کہ بہت خوشی کے شادیانے بجے اور جشن کیا جاے اور وہ تحریر سب کو دکھائی تب پرتھی راج برادر
راجہ بیکانیر نے جو شاعر بے بدل اور بہادر بے مثل تھا عرض کی حضور کسی نے راجپوتون
کے نام پر دھبہ لگانے کو فریب کیا ہے مین پرتاپ کو خوب جانتا ہون اگر آپ اپنی کل سلطنت
بھی اوسکو دینگے وہ کبھی تمہاری شرائط کو قبول نہ کریگا مجھے اجازت ہوجاے تو مین دریافت
کرکے کیفیت تحقیقات کروان کہ کیا وہ درحقیقت اطاعت کیا چاہتا ہے بادشاہ نے کہا اچھا پرتھی راج نے

نے جبکا منشا اس گفتگو سے راناکو اس حرکت سے باز رکھنے کا تھا بہت سے پرتاپ ہندی شعر بنا کر رانا کے پاس بھیجے گو ترجمہ مین اصل مضمون کی بندش اور لطافت کی خوبیان جاتی رہتی ہین لیکن پھر بھی اون دو ہون کا ترجمہ جو دلون مین جو ایک عمدہ اثر آزادی اور ہمدردی کا پیدا کرتا ہے یہ ہے —

ہندون کی امید ہندوپت پر ہے اور پھر وہ اونکو دغا دیتا ہے — پرتاب ہی بچانے تو بچے ورنہ اکبر تو سب کو خراب کر دیگا ہمارے سب سردار بزدلے ہو گئے ہین اور عورتون کی عزت خراب — اکبر ہماری قوم کا برباد کرنے والا ہے اوسنے سوا پرتاب کے سبکو رشوت دیکر اپنی طرف کر لیا ہے — وہ اودے سنگھ شیر نر بیٹے کو خرید نہین سکتا ہے — کون ایسا راجپوت ہے کہ تھوڑی زندگی کے لیے اپنی عزت کھو دیگا لیکن اسپر بھی بہت سے لپیٹ مین آگئے ہین کیا چتیوڑ بھی اس بازار مین آوے گا جہان کہ چتریون کے تمام تعہد اور ناموس کی فروخت ہو چکی ہے گو پرتاب کی دولت ضائع ہو گئی ہے لیکن یہ خزانہ تو اوسنے اسکا بچا ہی رکھا بہت سے ناامید ہو کر اس بازار مین فروخت کے لیے آگئے ہین اور بے عزتی ہوئی ہے ایسی بدنامی کے داغ سے رانا ہمیر کی اولاد ہی محفوظ رہی ہے —

دنیا یہ بات پوچھتی ہے کہ پرتاب کو اوسکے گوشہ مین کہان سے مدد ملتی ہے جواب کہین سے نہین — لیکن اوسکی بہادری اوسکی تلوار اوسکے چتریون کی عزت بچا رہی ہے —

یہ انسانون کا ٹوٹنے والا ممکن نہین کہ ہمیشہ زندہ رہے کسی نہ کسی دن تو اجل ہو گا ہماری قوم اوسی وقت پرتاب سے رجوع لائیگی ~~مراد اکبر سے ہے~~ پرتاب ہی پر سب کو بھروسہ ہے اور وہی اونکو اندھیرے سے نکالکر اوجالے مین لائیگا —

اس سا محمود شاعر کی فصاحت مین دس ہزار آدمی کا زور تھا پرتاب اوسکو پڑھتے ہی پھر جوش مین آیا اور اوسکا عزم پھر زندہ ہوا اوسکی ہمت پھر تازہ ہوئی اور پھر لڑائی کی تیاری مگر بسبب تہیدستی اور غلبہ دشمن کے بجز اسکے کچھ نہ بن آئی کہ پرتاب اپنے سردار خاندان اور اون لوگون کو جو جلا وطنی کو بے عزتی پر ترجیح دیتے تھے ہمراہ لیکر سندہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ ریگستان بے آب کو اپنے اور دشمن کے درمیان مین ڈال کر راجہ امرکوٹ سے مدد حاصل کرے مگر جب وہ کوہ اربلی سے اوترکر ریگستان کی اخیر سرحد پر پہونچا تو اوسکے موروثی وزیر کو اوسکی مصیبت پر رونا آیا اور اوسنے فوراً اپنے اور اپنے بزرگون کی جمع کی ہوئی دولت ولی نعمت کے نذر کی یہ اسقدر تھی کہ اوس سے پچیس ۲۵ ہزار آدمی بارہ برس تک پرورش پا سکتے تھے۔

پرتاب وزیر کی دولت اور پرتھی راج کی فصاحت سے حوصلہ پکڑکر شہنشاہ شہباز کے کیمپ پر بمقام دیویر آگرا اور اوسکو مثل گاجر مولی کے کاٹ کر سفر ورین کا آمیٹ تک تعاقب کیا اور اوسی سرگرمی مین کومل میر پر حملہ کرکے عبداللہ کو معہ لشکر تہ تیغ کیا اور بعد ازان اسیطرح ۳۲ مقامات مستحکم کو چھین کر دشمنون کو مار بھگایا۔

مورخ کا قول ہے کہ ایک ہی سال کی لڑائی مین تمام میواڑ اجمیر چتیور اور مانڈل گڑھ کے سوا دوبارہ فتح ہوا اور پرتاب نے راجہ مان کی گوشمالی کو جو خوش ہوتا پھرتا تھا کہ مین نے پرتاب کو کیسے مخاطرہ مین ڈال دیا امیر پر حملہ کیا اور اوسکے پر دولت شہر مالپورا کو لوٹ کر خاک مین ملا دیا۔

پرتاب کی اخیر زندگی آرام سے بسر ہوئی اور اکبر جو اون دنون اور طرف مصروف تھا اوسکی طرف سے بالکل چشم پوشی کرگیا اسکی وجہ صرف یہ ہی تھی کہ وہ کابل پنجاب

کشمیر اور سندہ کی مہمات سے خالی نہ تھا بلکہ اوسنے ایک بڑی دوراندیشی سے رعنا کو اوسکے حال مین چھوڑ دیا کیونکہ اوسنے بڑے بڑے راجون سے سازش کرکے رجپتان مین بلوای عام برپا کرنے کو اندیشہ اکبر کے دل مین پیدا کر دیا تھا۔

پرتاب کو آرام پسند نہ تھا اور نہ اوسکے سردارون کو وہ جب اودے پور کے درہ پر چڑھکر چتیوڑ کے کنگرہ کو دیکھتا تھا تو اوسکا دل ایسا بیتاب ہو جاتا تھا کہ اوسوقت سوا لڑکر مر جانے کے اوسکو اور کچہ نہ سوجھتا تھا۔

اوسکی تمام عمر مصیبت اور جفاکشی مین گذری اوسکا تمام بدن زخمون سے چور تھا اوسکی جوانی غم اور فکر کی کثرت سے جلد پیری کے ساتھ مبدل ہو گئی اوسکے ہاتھ پاؤن نے رات دن کی دوڑ دھوپ اور بیابان نوردی سے عین جوانی مین جواب دے دیا ضعف سے اوسکو طرح طرح کی بیماریان پیدا ہوئین اوسکی حالت نزع اوسکی بہادری کا حال بتاتی تھی اوسنے مرتے وقت اپنے جانشین کو قسم دلوائی کہ تو ہمیشہ دشمن سے لڑتا رہنا اور کبھی لڑائی سے پہلو تہی نہ کرنا اگرچہ شاہزادہ امرا نے قسم کھائی اور عہد کیا مگر اوسکی تشفی نہوئی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ میرا فرزند آزادی اور سرفرازی کے مصائب کا متحمل نہوگا۔

پرتاب اور اوسکے ہمراہیون نے پچھولا جھیل کے کنارے پر کئی جھونپڑیان ڈال رکھی تھیں جن مین وہ مصیبت کے ایام بسر کرتے تھے اور مینہ اور آندہی کے صدمہ سے محفوظ رہتے تھے شاہزادہ امرا کو یہ تو خیال نرہا کہ جھونپڑا بہت نیچا ہے اور ایک ٹھنڈا اوسکا باہر نکلا ہوا ہے چنانچہ جب وہ جھونپڑے سے باہر نکلا تو اوسکے منڈاسہ کی تہ ڈانڈے مین اٹک گئی اور وہ اوسکو بغیر نکالے ہوئے چلا گیا پرتاب نے

جو اپنے بیٹے کی حالت میں یہ بے استقلالی پائی تو بہت رنجیدہ ہوا اور یقین کیا کہ یہ
اون سختیوں کی برداشت کبھی نہیں کر سکیگا جو دشمن کے مقابلے کے لیے ضرور ہوتی ہیں

پرتاب مرتے وقت ایک خراب خستہ مکان میں پڑا ہوا تھا اوسکے سردار جو
لڑائیوں میں اوسکے ہمراہ بڑی وفاداری ست لڑے تھے اوسکے سرہانے بیٹھے تھے
اور اوسکی جان کندنی کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے آخر سلومر کے سردار نے ایک آہ
سرد دل پر درد سے کھینچکر پوچھا کہ ایسی کیا تکلیف تیری جان پر پڑی ہے کہ وہ نکلتی نہیں آخر
پرتاب نے سنبھلکر اور کچھ ہوش میں آکر جواب دیا کہ میری تشفی کرو کہ بعد میرے یہ
ملک ترکون کے حوالے نہ کیا جائیگا میری جان اسی خیال میں تن سے جدا نہیں ہوتی
میں جھونپڑی کی سرگذشت سے اپنے فرزند کے مزاج کا قیاس کرسکتا ہون کہ وہ بجاے
اونکے مکانات عالیشان بنائیگا اور اونمین آرام سے بیٹھ جائیگا میواڑ کی آزادی
جسکے لیے ہمنے اسقدر خون بہایا ہے اوسکے ہاتھ سے جاتی رہیگی۔ اے میرے دشمن شکار
سردارو کیا تم بھی اوسی کے پیروی کروگے ۔

تب انہون نے باپا راول کے تخت کی قسم کھا کر کہا کہ ہم شاہزادہ کیطرف سے
ضامن ہین کہ جب تک میواڑ کی آزادی دوبارہ حاصل نہوگی ہم اوسکو محل بنانے اور
چین سے بیٹھنے نہ دینگے یہ بات سنکر اوسکو ایسی تشفی ہوئی کہ اوسکی جان نکلتی نکلگئی

ٹاڈ صاحب کہتے ہین کہ اون ولایتون کے باشندون کو جو انقلاب کی آفتون سے
محفوظ ہون سوچنا چاہیے کہ کسقدر جذبہ شجاعت اور بہادری کا اوس شاہ راجپوت میں
ہوگا کہ جسنے تھوڑے سے ہی لشکر اور دولت سے اوس شہنشاہ کا مقابلہ کیا کہ جسکی
فوج تعداد مین اوس سے بھی زیادہ تھی جو کبھی ایرانی یونانیون پر چڑھا لے گئے تھے

اربلی پہاڑ مین کوئی ایسا درہ نہین کہ جو پرتاپ کے کسی نہ کسی عمل سے پاک ومتبرک نہوا ہو یعنے جہان کہ اوسنے کوئی جوہر بہادری کا نہ دکھایا ہو یا تو وہان اوسکو فتح نصیب ہوئی ہوگی یا ایسی شکست کہ جس سے اوسکو شان حاصل ہوئی اور اوسکا نام ہوا از انجملہ بلدی گہوٹ اور دیویر کی لڑائی بہت مشہور ہے ۔

گذارش مؤلف

ہمکو یہ نچاہیے کہ جب تواریخ مین ذی مقدور اور کم مقدور حریفون کا احوال دیکھین تو ظاہری اسباب اور رسمی استعداد پر تکیہ کرکے خواہ مخواہ ذی مقدور کیطرف ہوجاوین اور کم مقدور کو اوسکا ہم پلہ نہونے سے حقیر سمجھکر چھوڑ دین بلکہ لازم یہ ہے کہ جب ایسے دو حریفون کے معاملات باہمی کو دیکھین تو اونکے ذاتی اوصاف کو باہم مقابلہ کرین کیلئے کہ کم مقدور اپنی ریاست اور لشکر مین وہی حقوق اور اختیارات حاصل رکھتا ہے جو ذی مقدور کو بے شمار افواج اور سلطنت عظمی مین حاصل ہوتے ہین پھر جب وہ دونو مقابلہ کرتے ہین تو سپہ داری اور حکمرانی کی حیثیت سے برابر ہوتے ہین پس جب تک ایک دوسرے کا مطیع نہوجاوے آزادی اور خودمختاری کی وجہ سے کسی کو کسی پر ترجیح نہین ہوسکتی ۔

پس رانا پرتاب سنگہ اکبر کا برابر کا دشمن تھا اور جو اونکی خوخصلت اور اطوار اوضاع وصفات ذاتی پر غور کیجاوے تو اون مین بھی پرتاب سنگہ اکبر سے کم نہ تھا بلکہ بعض صفات اوسمین ایسے تھے کہ جنکا آزاد اور اولوالعزم اشخاص کی ذات مین موجود ہونا ضروریات سے ہے ۔

ٹاڈ راجستان جلد اول ۔

دیکھو وہ کیسا مستقل اور ضابطہ تھا کہ باوجود متواتر شکستون اور عملی لااتصال لڑائیون کے اپنے دعوے پر قائم رہا اور سب ملک کے چھٹ جانے اور ہزار ہا سپاہ کے مارے جانے پر بھی ہراسان نہوا اوسکے اخلاق کیسے تھے کہ جب اوسکے پاس کچھ نہ تھا تو صرف خوش خلقی سے اپنا کام نکالتا تھا وہ ایسا ہر دل عزیز ہوگیا تھا کہ جب چاہتا تھا ہزارہا آدمیون کو جان دینے پر مستعد کرلیتا تھا ہر چند کہ بے شمار آدمی اوسکی خیرخواہی مین ہلاک ہو چکے تھے لیکن اوسکی رعایا اور خاندان والے اوسکو ویسا ہی چاہتے تھے۔

جابر اور منتظم ایسا تھا کہ اپنے ملکی قانون اور دربار کے قاعدون اور بزرگون کے طریقون کو جیسا برتاو امن وامان کے زمانہ مین بھی بہت کم لوگون سے ہوسکتا ہے۔ مصیبت مین اور بدبختی کے ایام مین بخوبی مرعی وملحوظ رکھتا تھا۔

حب الوطنی اور آزادی کی چاہ اوسپر ختم ہو چکی تھی جفاکشی کا یہ عالم تھا کہ قیام کرتا تھا اور تخت کی جگہ پتھر پر بیٹھتا تھا اور بجاے چتر درخت کی چھانون اور آرام کے لیے پوری سی ٹھنڈی ہوا بھی نہین ملتی تھی تاہم اپنے موروثی جنگل اور کوہستان دشمن کو نہین دیا چاہتا تھا۔

آخر ان سب محنتون کا نتیجہ یہ ہوا کہ اوسنے اپنا گیا ہوا ملک شہر کے دائرہ سے نکالا اور بقیہ عمر آرام سے بسر کی کسی نے سچ کہا ہے **شعر** مشکلے نیست کہ آسان نشود ٭ مرد باید کہ ہراسان نشود ٭

مین نے راجپوتون کی بڑی بڑی تاریخین دیکھی ہین اور اونکی بہادری اور جفاکشی کے عجیب عجیب قصے سنے ہین مگر ان سب مین دو شخصون کو لاجواب و بے نظیر [illegible] پایا ہے ایک تو [illegible] تاب سنگ جسکے احوال سے ایک شمہ [illegible]

دوسرا اہارا نا وا امید سنگھ جسنے اپنے باپ کا کھویا ہوا ملک صرف تلوار کے زور اور دل کی شجاعت اور بازو کی قوت سے بڑی بڑی لڑائیاں لڑکر حاصل کیا تھا۔

سوال ۳۸

عالمگیر کی قلمرو کا عرض طول بیان کرو

جواب ۳۷

عالمگیر کی سلطنت کا انبساط جانب عرض دس درجہ سے قریب ۳۵ درجہ کے تھا اور طول مدارج لگ بھگ اوسی کے تھا۔ عرض کل ہندوستان ایک دفعہ اوسکے قبضے مین آگیا تھا بلکہ اکثر اضلاع جو ہندوستان کے حدود سے باہر ہین مثل تبت خرد آسام کابل قندہار وغیرہ بھی اوسکے زیر حکم تھے اوسکی قلمرو کا طول شمال مین تبت خرد کے پرلے سرے سے جاری ہوکر دکھن مین سمندر تک تھا اور عرض مشرق مین برہما کی سرحد سے لیکر مغرب مین کابل سے اودہر ایران کی سرحد سے جا ملا تھا یہ طول و عرض تقریباً دو ہزار اٹھارہ سو میل کے قریب ہوسکتا ہے اور وسعت ۳۶ لاکھ میل مربع کی

سوال ۳۹

دنیا مین بہادر کون شخص ہو گذرا ہے

جواب ۳۸

بہادری کا انحصار ایک ہی شخص پر نہین ہوسکتا دنیا مین بے شمار بہادر ہوگذرے ہیں اور

جنرل ہسٹری

* ہندوستان کے مسلمان بادشاہون مین عالمگیر صرف ایک ہی بادشاہ ہوا ہے جسکی قلمرو اسقدر طویل تھی اور ادنیٰ اعلیٰ شرقاً غرباً جنوباً شمالاً دوہزار کوس تک یکسان نفاذ حکم جاری تھا۔

شجاع آدمی ہو گذرے ہین چنانچہ ہر قوم اور ہر ملک کی تواریخ مین بڑے بڑے بہادرون
کے ذکر موجود ہین اگر کوئی بہادرون کے انتخاب کرنے مین باعتبار ونکی بہادری اور
مہمات مشکل اور اوقات نازک پر مستقل اور ثابت قدم رہنے کی منصفی اور حق پژوہی کہ
کام لائیگا تو چند ہی شخص ایسے نکلین گے کہ جن پر بہادری کا خاتمہ ہوگا چنانچہ راقم
کے نزدیک ہندوؤن مین ابھمنو اور مسلمانون مین حسین بن علی ایسے لاجواب بہادر
ہو گذرے ہین اگر خدا جھوٹ نہ بلوائے تو ابتک دنیا مین کوئی مثل اون کے
نہین ہوا ہے ۔

ابھمنو کی بہادریون کا ذکر مہابھارت مین تمام و کمال لکھا ہی جسکا خلاصہ یہ ہے
کہ راجہ جدہشٹر نے جب دیکھا کہ میرا دشمن دریودہن فوج کی ایسی صفون مین جو مثل
چکابیوہ کے پیچ در پیچ مرتب کی تہین پوشیدہ ہو گیا ہے اور جو کوئی ان صفون کے توڑنے
کا ارادہ کرکے جاتا ہے وہ معہ ہمراہیون کے اوس فوج بحر امواج کے گرداب مین
پہنسکر غریق لجۂ عدم ہوتا ہے تو اپنے بھتیجے ابھمنو ابن ارجن سے کہا کہ اے لخت جگر
آج غنیم نے اپنی فوجون کو اس مضبوطی سے کھڑا کیا ہے کہ اپنے لشکر سے کوئی اوسپر
حملہ کرنے کی جرات نہین کرتا اور تیرا باپ جو صف چکابیو کی شکست کرنے کی تدبیر
جانتا ہے وہ دور لڑنے کو نکلا گیا ہے ۔

ابھمنو نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ مین صف چکابیو کو توڑکر اندر تو جا سکتا ہون
مگر باہر نکلنا نہین جانتا جدہشٹر نے کہا کہ مین بڑے بڑے بہادرون اور سپہ سالارونکو
تیرے ساتھ کرتا ہون اگر تو داخل ہو جائیگا تو یہ تجھکو سلامت نکال لائین گے غرض
ابھمنو روانہ ہوا اور صفین چیرکر اندر گھس گیا دشمنونسے لڑنے لگا اوسکے ہمراہی جو

اوس معرکہ کی لڑائی سے ناواقف تھے صفون کی باہر ہی ماریگئے اور کوئی اوس تک نہ پہونچا ابہمنو نے وہان جاکر دیکھا کہ میرے ساتھ کوئی نہین ہے اور دشمنون نے پیچ در پیچ صفین بنا رکھی ہین کہ اونسے نکلنا بہی مشکل ہے اور ہمراہیون کا آنا بہی مشکل بیان جی کہتے ہین کہ ابہمنو باوجود تنہائی اور ہجوم اعداکے ایسا لڑا کہ غنیم کے صدہا آدمیون کو مارا اور جدہر حملہ کیا اودہر صفین اولٹ دین اوسکا رعب دشمنون پر ایسا غالب ہوا کہ کسی کو اوسکے ساتھ تن تنہا مقابلہ کرنے کی جرات نہین رہی بلکہ بڑے بڑے بہادرون نے جواب دیدیا تب دشمن کے پانچ نامی رتہ نشین شخصون نے پانچ طرفسے اوسپر حملہ کیا اور فریب ودہوکا دیکر جو اوسوقت لڑائی مین حرام تہا اوسکے کمان کا چلہ کاٹ ڈالا رتہ کے گھوڑے مارے رتہ بان کو قتل کیا اور اوسکو مثل انگشتری کے حلقے مین گھیر لیا ابہمنو اسپر بہی نہ گھبرایا اور جہان تک اوسکی تلوار نہ ٹوٹی تلوار سے اور پھر گرز سے لڑا اور جو سامنے پڑا اوسکو زندہ نہ چھوڑا آخر ایک نامرد نے پیچھے سے ایسی ضرب ماری کہ زمین پر گر پڑا اور اوسکی روح عالم بالا کو پرواز کرگئی -

حسین رض کی سرگذشت بہی ایسے ہی ہے کہ وہ بہتر آدمیون کے ساتھ جنمین اکثر اوسکے بہائی بیٹے بھتیجے بہانجے اور دوسرے رشتہ دار تھے فرات کے کنارے پر یزید کے بیس ہزار سوار سے مقابل ہوا اور تین روزتک بہوکہا پیاسا اونسے لڑتا رہا اور اگرچہ سب خاندان اوسکا اوسکے آنکہون کے سامنے مارا گیا اور اوسکے معصوم بچے پانی کے لیے تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہوگئے مگر اسپر بہی اوسنے کچھ عاجزی نہ کی اور اوسی طرح صبر واستقلال کے ساتھ دشمنون سے لڑکر اپنی جان بہی دے دی اس معرکہ مین جیسی بہادری اور پامردی حسین اور اوسکے ہمراہیون سے ظہور مین آئی وہ طاقت

بشری سے غائب ہے۔۔

ابھمنو کی سرگذشت کو حسینؓ کی حالت سے مقابلہ کرنے مین جو نتائج پیدا ہوتے ہین وہ یہ ہین کہ ابھمنو جسوقت دشمنون سے لڑکر شجاعت کی آبرو لیگیا صرف چودہ برس کا تھا اور حسینؓ کی عمر بوقت شہادت ساٹھ برس کے قریب تھی حسین نے اپنی عمر مین بڑے بڑے معرکے اور دنیا کے نشیب و فراز دیکھے تھے ابھمنو نے (گو اوسکے باپ اور چچا ایک عرصے سے طرح طرح کی مصیبتین اوٹھا رہے تھے) اپنے ماموں سری کرشن جی کے گھر ناز و نعمت کے ساتھ پرورش پائی تھی حسینؓ اپنے حق پر لڑکر مارا گیا اور ابھمنو اپنے چچا جدہشتر کے حق کے لیے جان نثار ہوا لڑائی مین حسینؓ کے بہتر آدمی رفیق تھے اور اوسکا کوئی نہ تھا پس بہر حال ابھمنو کی عمر اور حالت قابل اس جانکشی کی نہ تھی اوس سے ظہور مین آئی ۔

[illegible]

[illegible] رحم کے قدر [illegible] آکسراجہ نی شوقیہ خط لکھا تھا۔

[illegible]

یہ خط [illegible] سے لکھا تھا جسکا مضمون یہ ہے کہ اگرچہ [illegible] آپ کی ملاقات حاصل کرون [illegible] مستفید ہون اور جو کام حسین [illegible]

[illegible] لکھا #

[illegible]

عجب نہین کہ یہ خط راجہ بکرماجیت نے لکھا ہو کیونکہ اگوسطس (آگسٹس)
جو سنہ عیسوی سے ۲۷ برس پہلے یا سمت ۳۰ بکرم مین تخت نشین ہوا تھا راجہ
بکرماجیت کا ہمعصر معلوم ہوتا ہے اور جو رومی مورخون نے لفظ پوروش لکھا ہے اوسکی
نسبت ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ انھون نے اوسکی قوم پنوار کو نام سمجھکر پوروس لکھدیا۔
دی آمیزل مورخ کہتا ہے کہ یہ چٹھی یونانی حرفون مین لکھی ہوئی تھی اور نیکولاز
دمشقی نے اوسکو اپنی آنکھون سے دیکھی تھی۔
سو اسکا بھی تعجب نہین کیونکہ راجہ بکرماجیت کے دربار مین ہر ملک کے عقیل اور
دانا آدمی حاضر رہتے تھے پھر بعض مورخون نے پوروش کی تخت گاہ کا نام اوزین لکھا ہے
اور اوزین معرب اوجین ہو سکتا ہے جو راجہ بکرماجیت کی دار الحکومت تھی ورنہ سو سلطنت
کا مالک ہونا بھی بکرماجیت کے لیے ناموزون نہین کیونکہ وہ تمام ہندوستان کا فرمانروا
تھا جیسا کہ اوسکی سمت کی رواج پانے سے پایا جاتا ہے ہندوستان اکثر اوقات چھوٹے چھوٹے
راجون پر منقسم رہا ہے اور اوس وقت متفرق راجون کی تعداد چھ سو کے قریب ہوگی۔

سوال ۴۱

مصر کب سے روم مین شامل ہے اور کلیوپیٹرہ کون تھا

جواب ۴۰

کلیوپیٹرا کوئی مرد نہین تھا جسکے لیے تھا کا لفظ لکھا بلکہ کلیوپیطرہ ایک شاہزادی تھی جو اپنے بھائی بطلمی*

---

* یہ بطلمی اوس بطلمی کی نسل مین تھا جس نے بعد سکندر کے مصر مین قبضہ کرلیا تھا اسکی
نسل مین دس بادشاہ ہوئے اسکندریہ اونکا پایہ تخت تھا اور اسکندریہ کا بڑا کتب خانہ خلفائے
نے جلا دیا انھون نے جمع کیا تھا اوس کتاب خانہ مین سات لاکھ کتابین تھین۔

والی مصر کی حکومت مین شریک تھی اور علاوہ اسکے وہ یہ چاہتی تھی کہ مین اکیلی بادشاہت کرون جب جولیس قیصر اپنے یا غیون کا تعاقب کرتا ہوا مصر مین آیا تو کلیوپٹرہ خفیہ اوسکے پاس گئی اور اوس سے اپنا مطلب بیان کیا قیصر اوسکی خوبصورتی دیکھکر کہ وہ ایک ماہ پارہ تھی فریفتہ ہوگیا اور اوسنے اوسکی حمایت پر ٹلومی سے لڑنے کا ارادہ کیا مگر بطلومی اوسی عرصے مین دریا مین گرکر مر گیا تب قیصر نے کلیوپٹرہ کو سلطنت مصر پر بالاستقلال قائم کرکے چہ سات مہینے اوسکے ساتھ عیش و آرام کیا اور پھر روم کو چلا گیا یہان کلیوپٹرہ حکومت کرتی رہی بعد مقتول ہونے جولیس قیصر کے اوسکے بھائی کے پوتے اگسطیوس کے بہنوئی انٹونیوس نے جو اگسطیوس کی سلطنت مین شریک تھا ایطالیہ مین آکر کلیوپٹرا کو طلب کی جسنے ایک دشمن کو پناہ دی تھی مگر کلیوپٹرہ اوسکے پاس ایسی زیب و زینت سے گئی کہ وہ مثل جولیس کے اوسپر عاشق ہوگیا اور اوسکے ساتھ مصر مین جاکر آٹھ نو برس تک عیش و عشرت کرتا رہا اور اگسطیوس کی بہن کو طلاق دیدی اسپر اگسطیوس ناراض ہوکر مصر پر چڑھ آیا اور ہنگام مقابلہ طرفین کے کلیوپٹرہ جنگی جہازون کی ہیبت سے بھاگی اور انٹونیوس بھی اوسکے ہمراہ ہوا اگسطیوس نے تعاقب کیا اور کلیوپٹرہ کو انٹونیوس کو قتل کرنیکی ترغیب دی مگر اوسنے نمانا اور اوسکے عوض اپنی بادشاہت کا دینا قبول کیا مگر پھر اگسطیوس سے مستعد مقابلہ ہوئی اور بعد وصف جنگ کی بیوفائی کرکے انٹونیوس سے صاف کنارہ کرگئی تب اوسنے اگسطیوس کی خوف سے آپ کو ہلاک کیا اور پھر کلیوپٹرہ بھی سانپ کو اپنے ہاتھ مین کٹوا کر مر گئی اور مصر کا ملک دو سو چورانوے برس بعد وفات سکندر کے روم مین شامل ہوگیا

د سیر متقدمین ۔ جنرل ہسٹری ۔ تاریخ مصر تصنیف رولن صاحب ۔

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب چہل جواب تاریخی مولفہ مورخ یکتا منشی دیبی پرشاد صاحب متوطن ٹونک بماہ دسمبر سنہ [illegible] مطابق ماہ شوال [illegible] ہجری حلیہ طبع سے آراستہ ہوکر حیرت افزا ہی جہان ہوئی

تتمہ نمبر ۱ بابت سوال ۱۳ شمار محققان طوفان نوح

نمبر شمار	تعداد سال	تخمینہ تضعیف بنی آدم
۱	۲۵	۱
	۵۰	۴
	۷۵	۸
۲	۱۰۰	۱۶
	۱۲۵	۳۲
	۱۵۰	۶۴
۳	۱۷۵	۱۲۸
	۲۰۰	۲۵۶
	۲۲۵	۵۱۲
۴	۲۵۰	۱۰۲۴
	۲۷۵	۲۰۴۸
	۳۰۰	۴۰۹۶
	۳۲۵	۸۱۹۲
۵	۳۵۰	۱۶۳۸۴
	۳۷۵	۳۲۷۶۸
	۴۰۰	۶[illegible]۵۳۶
۶	۴۲۵	۱۳۱۰۷۲

تتمہ جواب ما پتخی

نمبر شمار	تعداد سال	تخمینہ تضعیف بنی آدم
	۴۵۰	۲۶۲۱۴۴.
	۴۷۵	۵۲۴۲۸۸
۷	۵۰۰	۱۰۴۸۵۷۶
	۵۲۵	۲۰۹۷۱۵۲
	۵۵۰	۴۱۹۴۳۰۴
	۵۷۵	۸۳۸۸۶۰۸
۸	۶۰۰	۱۶۷۷۷۲۱۶
	۶۲۵	۳۳۵۵۴۴۳۲
	۶۵۰	۶۷۱۰۸۸۶۴
۹	۶۷۵	۱۳۴۲۱۷۷۲۸
	۷۰۰	۲۶۸۴۳۵۴۵۶
	۷۲۵	۵۳۶۸۷۰۹۱۲
۱۰	۷۵۰	۱۰۷۳۷۴۱۸۲۴
	۷۷۵	۲۱۴۷۴۸۳۶۴۸
	۸۰۰	۴۲۹۴۹۶۷۲۹۶
	۸۲۵	۸۵۸۹۹۳۴۵۹۲
۱۱	۸۵۰	۱۷۱۷۹۸۶۹۱۸۴
	۸۷۵	۳۴۳۵۹۷۳۸۳۶۸

نمبر شمار	تعداد سال	تخمینہ تضعیف بنی آدم
	۹۰۰	۶۸۷۱۹۴۷۶۷۳۶
۱۲	۹۲۵	۱۳۷۴۳۸۹۵۳۴۷۲
	۹۵۰	۲۷۴۸۷۷۹۰۶۹۴۴
	۹۷۵	۵۴۹۷۵۵۸۱۳۸۸۸
۱۳	۱۰۰۰	۱۰۹۹۵۱۱۶۲۷۷۷۶
	۱۰۲۵	۲۱۹۹۰۲۳۲۵۵۵۵۲
	۱۰۵۰	۴۳۸۸۰۴۶۵۱۱۱۰۴
	۱۰۷۵	۸۷۹۶۰۹۳۰۲۲۲۰۸
۱۴	۱۱۰۰	۱۷۵۹۲۱۸۶۰۴۴۴۱۶
	۱۱۲۵	۳۵۱۸۴۳۷۲۰۸۸۸۳۲
	۱۱۵۰	۷۰۳۶۸۷۴۴۱۷۷۶۶۴
۱۵	۱۱۷۵	۱۴۰۷۳۷۴۸۸۳۵۵۳۲۸
	۱۲۰۰	۲۸۱۴۷۴۹۷۶۷۱۰۶۵۶
	۱۲۲۵	۵۶۲۹۴۹۹۵۳۴۲۱۳۱۲
۱۶	۱۲۵۰	۱۱۲۵۸۹۹۹۰۶۸۴۲۶۲۴
	۱۲۷۵	۲۲۵۱۷۹۹۸۱۳۶۸۵۲۴۸
	۱۳۰۰	۴۵۰۳۵۹۹۶۲۷۳۷۰۴۹۶
	۱۳۲۵	۹۰۰۷۱۹۹۲۵۴۷۴۰۹۹۲

نمبر شمار	تعداد سال	تخمینہ تضعیف بنی آدم
۱۷	۱۳۵۰	۱۸۰۱۴۳۹۸۵۰۹۴۸۱۹۸۴
	۱۳۷۵	۳۶۰۲۸۷۹۷۰۱۸۹۶۳۹۶۸
	۱۴۰۰	۷۲۰۵۷۵۹۴۰۳۷۹۲۷۹۳۶
۱۸	۱۴۲۵	۱۴۴۱۱۵۱۸۸۰۷۵۸۵۵۸۷۲
	۱۴۵۰	۲۸۸۲۳۰۳۷۶۱۵۱۷۱۱۷۴۴
	۱۴۷۵	۵۷۶۴۶۰۷۵۲۳۰۳۴۲۳۴۸۸
۱۹	۱۵۰۰	۱۱۵۲۹۲۱۵۰۴۶۰۶۸۴۶۹۷۶
	۱۵۲۵	۲۳۰۵۸۴۳۰۰۹۲۱۳۶۹۳۹۵۲
	۱۵۵۰	۴۶۱۱۶۸۶۰۱۸۴۲۷۳۸۷۹۰۴
	۱۵۷۵	۹۲۲۳۳۷۲۰۳۶۸۵۴۷۷۵۸۰۸
۲۰	۱۶۰۰	۱۸۴۴۶۷۴۴۰۷۳۷۰۹۵۵۱۶۱۶
	۱۶۲۵	۳۶۸۹۳۴۸۸۱۴۷۴۱۹۱۰۳۲۳۲
	۱۶۵۰	۷۳۷۸۶۹۷۶۲۹۴۸۳۸۲۰۶۴۶۴